Postal Reg.No.GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 64

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ

قادیان

بدر

BADR

The weekly

Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 26

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

7-رمضان 1436 ہجری قمری 25-احسان 1394 ہش 25-جون 2015ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

حضرت مسیح فرماتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے نماز پڑھتا رہ اور زکوٰۃ دیتا رہ اور اپنی والدہ پر احسان کرتا رہ جب تک تُو زندہ ہے۔ اب ظاہر ہے کہ ان تمام تکلیفات شرعیہ کا آسمان پر بجالانا محال ہے

(ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام)

دیکھنا چاہئے کہ قرآن شریف میں یہ بھی آیت ہے جو حضرت مسیح کی زبان سے اللہ جلّ شانُہ فرماتا ہے وَاَوۡصٰنِیۡ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمۡتُ حَیًّا ○ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِیۡ یعنی حضرت مسیح فرماتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے نماز پڑھتا رہ اور زکوٰۃ دیتا رہ اور اپنی والدہ پر احسان کرتا رہ جب تک تُو زندہ ہے۔ اب ظاہر ہے کہ ان تمام تکلیفات شرعیہ کا آسمان پر بجالانا محال ہے۔ اور جو شخص مسیح کی نسبت یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ وہ زندہ مع جسدہ آسمان کی طرف اٹھایا گیا اس کو اس آیت موصوفہ بالا کے منشاء کے موافق یہ بھی ماننا پڑے گا کہ تمام احکام شرعی جو انجیل اور توریت کی رُو سے انسان پر واجب العمل ہوتے ہیں وہ حضرت مسیح پر اب بھی واجب ہیں حالانکہ یہ تکلیف مالا یطاق ہے۔ عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ یہ حکم دیوے کہ اے عیسیٰ جب تک تُو زندہ ہے تیرے پر واجب ہے کہ تُو اپنی والدہ کی خدمت کرتا رہے اور پھر آپ ہی اس کے زندہ ہونے کی حالت میں ہی اس کو والدہ سے جدا کر دیوے اور تا بحیات زکوٰۃ کا حکم دیوے اور پھر زندہ ہونے کی حالت میں ہی ایسی جگہ پہنچا دے جس جگہ نہ وہ آپ زکوٰۃ دے سکتے ہیں اور نہ زکوٰۃ کے لئے کسی دوسرے کو نصیحت کر سکتے ہیں اور صلوٰۃ کے لئے تاکید کرے اور جماعت مومنین سے دور پھینک دیوے جن کی رفاقت صلوٰۃ کی تکمیل کے لئے ضروری تھی۔ کیا ایسے اُٹھائے جانے سے بجُز بہت سے نقصان عمل اور ضائع ہونے حقوق عباد اور فوت ہونے خدمت امر معروف اور نہی منکر کے کچھ اَور بھی فائدہ ہؤا؟ اگر یہی اٹھارہ سوا کا نوے برس زمین پر زندہ رہتے تو اُن کی ذات جامع البرکات سے کیا کیا نفع خلق اللہ کو پہنچتا لیکن اُن کے اُوپر تشریف لے جانے سے بجُز اس کے اور کونسا نتیجہ نکلا کہ اُن کی اُمت بگڑ گئی اور وہ خدمات نبوت کے بجالانے سے بکلّی محروم رہ گئے۔

پھر جب ہم اس آیت پر بھی نظر ڈالیں کہ جو اللہ جلّشانُہٗ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ کوئی جسم کسی بشر کا ہم نے ایسا نہیں بنایا کہ بغیر روٹی کے زندہ رہ سکے تو ہمارے مخالفوں کے عقیدہ کے موافق یہ بھی لازم آتا ہے کہ وہ آسمان پر روٹی بھی کھاتے ہوں پاخانہ بھی پھرتے ہوں اور ضروریات بشریت جیسے کپڑے اور برتن اور کھانے کی چیزیں سب موجود ہوں۔ مگر کیا یہ سب کچھ قرآن اور حدیث سے ثابت ہو جائے گا؟ ہرگز نہیں۔ آخر ہمارے مخالف یہی جواب دیں گے کہ جس طرز سے وہ آسمان پر زندگی بسر کرتے ہیں وہ انسان کی معمولی زندگی سے نرالی ہے اور وہ انسانی حاجتیں جو زمین پر زندہ انسانوں میں پائی جاتی ہیں وہ سب اُن سے دُور کر دی گئی ہیں اور اُن کا جسم اب ایک ایسا جسم ہے کہ نہ خوراک کا محتاج ہے اور نہ پوشاک کا اور نہ پاخانہ کی حاجت انہیں ہوتی ہے اور نہ پیشاب کی۔ اور نہ زمین کے جسموں کی طرح اُن کے جسم پر زمانہ اثر کرتا ہے اور نہ وہ اب مکلّف احکام شرعیہ ہیں۔ تو اس کا یہ جواب ہے کہ خدائے تعالیٰ تو صاف فرماتا ہے کہ ان تمام خاکی جسموں کے لئے جب تک زندہ ہیں یہ تمام لوازم غیر منفک ہیں جیسا کہ اس نے فرمایا وَمَا جَعَلۡنٰھُمۡ جَسَدًا لَّا یَاۡکُلُوۡنَ الطَّعَامَ۔ ظاہر ہے کہ اس آیت میں جُز کے ذکر سے کُل مراد ہے یعنی گو اُتنا ہی ذکر فرمایا کہ کسی نبی کا جسم ایسا نہیں بنایا گیا جو بغیر طعام کے رہ سکے۔ مگر اس کے ضمن میں کُل وہ لوازم و نتائج جو طعام کو لگے ہوئے ہیں سب اشارۃ النص کے طور پر فرما دئے۔ سو اگر مسیح ابن مریم اسی جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر گیا ہے تو ضرور ہے کہ طعام کھاتا ہو اور پاخانہ اور پیشاب کی ضروری حاجتیں سب اس کی دامنگیر ہوں کیونکہ کلام الٰہی میں کذب جائز نہیں۔ اور اگر یہ کہو کہ دراصل بات یہ ہے کہ مسیح اس جسم کے ساتھ آسمان پر نہیں گیا بلکہ یہ جسم تو زمین میں دفن کیا گیا اور ایک اَور نورانی جسم مسیح کو مِلا جو کھانے پینے سے پاک تھا اس جسم کے ساتھ اُٹھایا گیا تو حضرت یہی تو موت ہے جس کا آخر آپ نے اقرار کر لیا۔ ہمارا بھی تو یہی مذہب ہے کہ مقدس لوگوں کو موت کے بعد ایک نورانی جسم ملتا ہے اور وہی نور جو وہ ساتھ رکھتے ہیں جسم کی طرح اُنکے لئے ہو جاتا ہے سو وہ اس کے ساتھ آسمان کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ جلَّ شَانُہٗ فرماتا ہے اِلَیۡہِ یَصۡعَدُ الۡکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالۡعَمَلُ الصَّالِحُ یَرۡفَعُہٗ یعنی پاک روحیں جو نورانی الوجود ہیں خدائے تعالیٰ کی طرف صعود کرتی ہیں اور عمل صالح اُن کا رفع کرتا ہے یعنی جس قدر عمل صالح ہو اُسی قدر روح کا رفع ہوتا ہے۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 331 تا 333)

124 واں جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 26، 27، 28 دسمبر 2015ء کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 124 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 26، 27، 28 دسمبر 2015ء بروز ہفتہ، اتوار، سوموار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کی نیت کرکے دعاؤں کے ساتھ تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسے سے کماحقہ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ جلسہ بکثرت سعید روحوں کی ہدایت کا موجب ہو۔ آمین۔ (ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

رمضان المبارک سے بھرپور فائدہ اُٹھائیں!

قرآن مجید اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان المبارک کی اہمیت اور برکات پر خوب روشنی پڑتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ماہِ مبارک بے شمار خوبیوں اور برکتوں کا حامل مہینہ ہے۔ اس ماہِ مبارک میں بے اختیار طبیعت نیکی کی طرف مائل ہوجاتی ہے اور انسان گناہوں کے ارتکاب سے بچتا ہے۔ باقاعدگی سے قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے۔ غرباء کا خیال رکھتا ہے۔ صدقہ وخیرات کرتا ہے۔ بھوکوں کو کھانا کھلاتا ہے۔ غرضیکہ ایک مسلمان اس مہینے میں ایک خاص ذوق وشوق کے ساتھ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی بھی کرتا ہے۔

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخر پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو رمضان کی برکتوں اور فضیلتوں سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا: لوگو تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ فگن ہوا ہے۔ یہ ایسا مبارک مہینہ ہے جس میں ایک رات ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کے روزوں کو فرض کیا ہے اور اس مہینہ کی راتوں میں قیام کو نفل مقرر کیا ہے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کی جزا جنت ہے اور غمخواری کا مہینہ ہے اور یہ ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے اور اس مہینہ میں کسی روزہ دار کو افطار کرانا گناہوں کی مغفرت اور گردن کو جہنم سے آزاد کروانے کا سبب ہے۔ افطار کرانے والے کے لئے روزہ دار کا سا اجر ہے اور اس سے روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے ہر شخص روزہ دار کو افطار کرانے کی استطاعت نہیں رکھتا تو آپ نے فرمایا یہ ثواب اس شخص کو بھی ملے گا جو روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ یا پانی یا کھجور سے افطار کرائے اور جو روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلائے گا تو اللہ اس کو میرے حوض سے سیراب فرمائے گا جو جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی حصہ رحمت ہے درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ دوزخ سے آزادی کا ہے۔ جس نے اپنے خادم کے کام میں تخفیف کی اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائے گا اور اس کو نارِ دوزخ سے آزادی عطا فرمائے گا۔ (مشکوٰۃ کتاب الصوم حدیث نمبر 1868)

اس ماہِ مبارک کی برکتوں اور رحمتوں سے محرومی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ہی افسوس کا اظہار فرمایا ہے اور اسے بڑی بدنصیبی قرار دیا۔ چنانچہ حدیث میں ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ماہِ رمضان آیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک یہ مہینہ تمہارے پاس آیا ہے اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے جو اس سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا اور اس کی بھلائیوں سے بدنصیب ہی محروم ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ بحوالہ ابن ماجہ کتاب الصوم حدیث 1867)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا ہلاک ہوا وہ شخص جس نے رمضان کو پایا اور وہ بخشا نہ گیا۔ (سنن ترمذی کتاب الدعوات باب قول رسول اللہ رغم انف رجل)

اسی مضمون کی ایک حدیث یوں بھی آتی ہے کہ دو اشخاص بہت ہی بدقسمت ہیں۔ ایک وہ جس نے اپنے ماں باپ دونوں کو یا اُن میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور اُن کی خدمت کر کے جنّت کا مستحق نہیں بنا۔ اور ایک وہ شخص جس نے رمضان پایا اور اُس کے گناہ بخشے نہیں گئے۔

ذیل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 19 جون 2015 سے چند ارشادات پیش ہیں۔

رمضان کے جمعوں کی خاص اہمیت :

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے بابرکت دن ہونے کی اہمیت کے بارے میں یہ خبر دی اور ہمیشہ کے لئے یہ خبر ہے کہ اس دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں مؤمن اپنے رب کے حضور جو دعا کرے وہ قبول کی جاتی ہے...... رمضان کے مہینے میں جو جمعے آتے ہیں ان کی اہمیت دوگنی ہوجاتی ہے۔ دن بھی قبولیت دعا کے دن ہیں اور راتیں بھی قبولیت دعا کی راتیں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں نہیں پتا کہ کون سی گھڑی قبولیت دعا کی گھڑی ہے اس لئے دن بھی اور راتیں بھی دعاؤں میں گزارو۔‘‘

لغو اور بیہودہ باتوں سے پرہیز :

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : ’’اللہ تعالیٰ کی رحمت اس مہینے میں خاص جوش میں آتی ہے اور مؤمنوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کی بارش ہوتی ہے لیکن ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فضلوں کو جذب کرنے کے لئے بعض شرائط بیان فرمائیں کہ نہ ہی ان دنوں میں بیہودہ باتیں ہوں نہ شور وشر ہو نہ ہی گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑا ہو۔ ہر برائی کے جواب میں روزے دار کا یہ جواب ہونا چاہئے کہ میں روزے دار ہوں اور میں خدا تعالیٰ کی خاطر ان تمام شرور سے بچتا ہوں اور جب یہ حالت ہوگی تو حقیقی رنگ میں روزے کا بھی علم ہوگا۔‘‘

سب سے اہم دُعا :

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : ’’سب سے اہم دعا جو ان دنوں میں کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ انتہائی عاجزی سے اور خالص ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا انسان کرے کہ اے اللہ مجھے صرف رمضان میں ہی نہیں بلکہ عام حالات میں بھی ان لوگوں میں شامل کرلے جن کی دعائیں رات کو بھی قبول ہوتی ہیں اور دن کو بھی قبول ہوتی ہیں تاکہ رمضان ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے والا ہو۔ تقویٰ پر چلانے والا ہو۔ میں مستقل ہدایت پانے والوں میں شامل ہوجاؤں۔‘‘

اللہ کے قرب کو پانے کی کوشش :

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : ’’ایک حقیقی بندے کو جو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کے لئے بےچین ہے انتہائی عاجزی اور انکساری سے اور اپنی کمزوریوں اور غلطیوں کا اعتراف کرتے ہوئے یہ دن دعاؤں میں گزارنے چاہئیں...... کامل عاجزی سے خدا تعالیٰ کا عبد بنتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے قرب کو پانے کی کوشش کرنی چاہئے۔‘‘

سچے دل سے توبہ :

یہ رمضان کا مہینہ اس لئے بھی ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں رکھتے ہوئے اگر سارے سال کی کمزوریوں اور غلطیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف اس نیت سے آئے کہ وہ اس کی توبہ قبول کرے تو اللہ تعالیٰ دوڑ کر اس کو گلے لگاتا ہے۔‘‘

جماعتی ترقیات کے لئے دعا :

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میری ترقی اور فتوحات دعاؤں کے ذریعہ سے ہوں گی۔ پس خدا تعالیٰ کے آگے جماعتی ترقیات مانگتے ہوئے بھی ہمیں بہت زیادہ جھکنا چاہئے اور ان دعاؤں کے دنوں میں اس کے لئے بھی بھرپور طور پر دعائیں کرنی چاہئیں۔ ہم اپنی دعاؤں کو صرف اپنی ذات یا اپنے قریبیوں تک محدود نہ رکھیں بلکہ اس کو بہت زیادہ وسعت دینے کی ضرورت ہے تبھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہونے کا حق ادا کرسکتے ہیں۔‘‘

اللہ تعالیٰ ہمیں ان ارشادات پر عمل کرتے ہوئے رمضان المبارک سے زیادہ زیادہ استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آخر پر حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انتہائی زرّیں، دلگداز، مفید مطلب دعائیہ کلمات پیش ہیں تاکہ ہم سارا رمضان اِن دعاؤں کو پیش نظر رکھیں۔ آمین۔ حضور فرماتے ہیں :

’’ان دنوں میں بہت دعائیں کریں۔ اپنے لئے بھی ایک دوسرے کے لئے بھی اور جماعت کی ترقی کے لئے بھی اور دشمن کی ناکامیوں اور نامرادیوں کے لئے بھی۔ اللہ تعالیٰ کے جلال اور شان کے ظہور کے لئے بھی۔ دنیا خدا تعالیٰ کے وجود سے انکاری ہوتی جارہی ہے خدا کرے کہ اللہ تعالیٰ کو پہچاننے والی بنے۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں اور غلطیوں کو معاف فرمائے اور ہمارے اندر ایسی طاقت پیدا کردے جس سے کام لیتے ہوئے ہم اسلام کو دنیا کے تمام ادیان پر غالب کرسکیں اور ہم میں سے ہر ایک اسلام کا سچا خادم بن جائے اور دنیا کی خواہشات ہمارے لئے ثانوی حیثیت اختیار کرلیں۔ ہمارے دل اس جذبے سے لبریز ہوں کہ دین کو بلند کرنے کے لئے اپنی تمام صلاحیتوں کو ہم نے بروئے کار لانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال اور صلاحیتوں میں ایسی طاقت اور قوت پیدا فرمادے کہ دشمن کی طاقت اور قوت ہمارے مقابلہ میں ہیچ اور ذلیل ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ ہماری خطاؤں کو نہ صرف معاف کرے بلکہ ہمارے دلوں میں گناہوں سے ایسی نفرت پیدا کردے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو کبھی توڑنے والے نہ ہوں۔ نیکیوں اور بھلائیوں سے ہمیں محبت پیدا ہوجائے تقویٰ ہمارے دلوں میں مضبوطی سے قائم ہوجائے اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور عشق ہماری غذا بن جائے۔ ہمارا ہر عمل اور ہمارا ہر قول وفعل اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہوجائے اور جب ہم اس کے حضور حاضر ہوں تو اپنی رضا کا پروانہ ہمیں دینے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ رمضان ہمیں حقیقت میں یہ سب کچھ حاصل کرنے والا بنادے۔‘‘ ☆

(منصور احمد مسرور)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تیسرے پوتے کی ولادت باسعادت

احباب جماعت کیلئے یہ خبر یقیناً بے حد خوشی اور مسرت کا باعث ہوگی کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور احسان سے مورخہ 11 ؍جون 2015ء بروز جمعرات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ مدظلہا کو تیسرے پوتے اور محترم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب اور محترمہ سیدہ ھبۃ الرؤف صاحبہ کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے نومولود کا نام عماد معوذ احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب ابن مکرم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب اور مکرمہ سیدہ امۃ الرؤف صاحبہ بنت مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب ومحترمہ صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم صاحبہ کا نواسہ ہے۔

ادارہ بدر اپنی طرف سے اور جملہ قارئین بدر اور احباب جماعت بھارت کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا، محترم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب اور آپ کی اہلیہ مکرمہ ھبۃ الرؤف صاحبہ، مکرمہ صاحبزادی امۃ الوارث فرح صاحبہ، مکرم فاتح احمد خان ڈاہری صاحب اور اسی طرح مکرم ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب اور آپ کے اہل خانہ اور جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ عماد معوذ احمد کو صحت وسلامتی والی، دین ودنیا کی لازوال سعادتوں سے مالا مال کرے اور اپنے بے انتہا فضلوں اور رحمتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اُن تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو آپ نے اپنی اولاد کیلئے کی ہیں۔ آمین

(ادارہ)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہورہا ہے
دنیا کے اکثر ممالک میں جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے یہ جلسے منعقد ہونا جماعت احمدیہ کے اہم پروگراموں کا ایک اہم حصہ ہے

آج جن ممالک کے جلسوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک غلام اور خلیفہ شامل ہوتا ہے اس میں شمولیت کے لئے لوگ دوسرے ممالک سے خرچ کر کے بھی پہنچ جاتے ہیں

ہم میں سے ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جلسے پر شمولیت ہمیں ہماری کمزوریوں کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے ہمارے اندر انقلاب لانے والی ہو

اس بات پر نظر رکھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسے کے انعقاد کے مقاصد کے لئے بیان فرمائی ہے۔یعنی خدا تعالیٰ سے تعلق اور اپنی زندگیوں کو اس کے حکم کے مطابق ڈھالنا۔اپنے بھائیوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے کوشش

یہاں آنے والوں کو ایک تو ذکر الٰہی کی طرف توجہ دیتے رہنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے اور دوسرے یہ ہر وقت ذہن میں رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان نیکیوں کو حاصل کرنے اور اپنانے والے بنیں اور پھر انہیں مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے والے بنیں جن کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے

جب ہم اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کریں گے اور اس کی مخلوق سے ہمدردی کریں گے تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے پیغام کو حقیقی رنگ میں دنیا کو پہنچانے کا حق ادا کرنے والے بن سکیں گے

اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے ہمیں خالص ہو کر اس کی عبادت بھی کرنی ہوگی اور اس کے احکامات پر عمل کرنا ہوگا

اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نئی زمین اور نیا آسمان بنایا اور لاکھوں انسانوں کی کایا پلٹ کر بتایا کہ یوں نئی زمین اور نئے آسمان بنتے ہیں

اب یہ دیکھنا ہے کہ آپ کی جماعت کا حصہ بن کر آپ علیہ السلام کی بیعت میں آکر ہم کیا کوشش کر رہے ہیں کہ ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان پیدا کریں کیا ہمارے نفسوں میں اتنا تغیر اور تبدیلی پیدا ہو گئے ہیں کہ لوگ کہہ اٹھیں کہ یہ تو بالکل بدل گئے ہیں۔انہوں نے نیا آسمان اور نئی زمین بنا ڈالی ہے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 05رجون 2015ء بمطابق 05احسان 1394ہجری شمسی بمقام کالسروئے (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ.
صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔دنیا کے اکثر ممالک میں جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے یہ جلسے منعقد ہونا جماعت احمدیہ کے اہم پروگراموں کا ایک اہم حصہ ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ہندوستان کے رہنے والے احمدیوں کے لئے بھی قادیان جلسے کے لئے آنا کرایوں وغیرہ کے اخراجات کی وجہ سے بہت مشکل تھا بلکہ بعض کے لئے ممکن نہیں تھا۔اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کو تحریک فرمائی کہ سال بھر اس مقصد کے لئے کچھ نہ کچھ جوڑتے رہیں تاکہ جلسہ سالانہ کے لئے زادِ راہ میسر آجائے۔

(ماخوذ از آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 352)

لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی یافتہ ممالک میں بلکہ بعض ایسے ممالک بھی جہاں جماعتیں بڑھی ہیں جو جلسے منعقد ہوتے ہیں ان میں شامل ہونے والوں کی اپنی سواریوں اور کاروں کی تعداد ہی اتنی ہوتی ہے کہ انتظامیہ کو کار پارکنگ کے لئے جو انتظام کرنا پڑتا ہے وہ بھی ایک محنت طلب کام ہے اور خاص طور پر کرنا پڑتا ہے۔آپ میں سے بہت سے ایسے ہوں گے جن کے آباؤ اجداد جلسے میں اپنے پر تنگی وارد کر کے اور تکلیف اٹھا کر جاتے ہوں گے۔بعض حسرت اور خواہش رکھنے کے باوجود کہ ہر سال جلسے میں شامل ہوں لیکن ان کے لئے ممکن نہ ہو سکتا ہوگا۔لیکن کبھی آپ میں سے کسی نے یہ بھی سوچا ہے کہ اتنی آسانیاں میسر آنے کے بعد، کشائش پیدا ہونے کے بعد جو آپ کو سفر کی سہولتیں اور توفیق ملتی ہے کیا یہ آپ کو اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بنانے اور ایمان میں بڑھانے کا باعث بنی ہیں؟ کیا جو ایمان ہمارے بڑوں کا تھا اور جو تعلق خدا تعالیٰ سے ان کا تھا اس معیار پر ہم بھی پہنچے ہیں۔بعض اس زمانے کے بزرگوں میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ پانے کے باوجود، آپ کو ماننے کے باوجود، خواہش کے باوجود جیسا کہ میں نے کہا ہے مالی روکوں کی وجہ سے سفر کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

والسلام تک نہ پہنچ سکے۔لیکن آج جن ممالک کے جلسوں میں حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک غلام اور خلیفہ شامل ہوتا ہے اس میں شمولیت کے لئے لوگ دوسرے ممالک سے خرچ کر کے بھی پہنچ جاتے ہیں۔میرے سامنے بھی کئی بیٹھے ہوئے ہیں بلکہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی صداقت جاننے کے لئے ایسے لوگ بھی دوسرے ممالک سے شامل ہونے کے لئے آجاتے ہیں جو ابھی آپ پر ایمان نہیں لائے۔ پس یہ بات جہاں اس لحاظ سے خوش کن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حالات بدل دیئے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام دنیا میں بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے وہاں ان بزرگوں کی اولادوں کے لئے اپنے جائزے لینے کی طرف متوجہ ہونے کی بھی ضرورت ہے کہ ہم اپنے جائزے لیں کہ ہم اپنے تعلق باللہ، اپنے ایمان اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلنے کی پابندی کرنے کے لحاظ سے کس مقام تک پہنچے ہیں۔اگر ہمارے خاندانوں میں ہمارے بزرگوں کے نیکی کے معیاروں کے مقابلے میں تیزی سے تنزّل ہو رہا ہے تو ہماری حالت قابل فکر ہے۔ ہماری کشائش اور ہماری کُھل بے فائدہ ہے۔ہم دنیا تو کما رہے ہیں لیکن ہمارا دین کا خانہ خالی ہو رہا ہے اور ایسے حالات میں پھر ایک وقت ایسا آتا ہے جب انسان دنیا کے دھندوں میں غرق ہو کر خدا تعالیٰ سے بالکل ہی تعلق ختم کر دیتا ہے اور یوں خدا تعالیٰ کی نظر سے گر کر شیطان کی جھولی میں جا گرتا ہے۔ پھر ایسے لوگوں کا جلسہ پر آنا صرف ایک رسم بن جاتا ہے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جلسے پر شمولیت ہمیں ہماری کمزوریوں کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے ہمارے اندر انقلاب لانے والی ہو۔ہمیں خدا تعالیٰ کا شکر گزار بنانے والی ہو۔ ہماری کشائش ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنانے والی ہو۔ہم ہمیشہ یہ دعا اور کوشش کرتے رہنے والے ہوں کہ ہم یا ہماری نسلیں کبھی خدا تعالیٰ کے غضب کا مورد نہ بنیں۔ ہم اپنے بزرگوں کی خواہشات اور دعاؤں کا وارث بننے والے ہوں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو جماعت کو وسعت مل رہی ہے۔ جماعت دنیا کے کونے کونے میں پھیل رہی ہے، اللہ تعالیٰ جو لوگوں کے دلوں کو کھول کر حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کی شمال سے بھی، جنوب سے بھی، مشرق سے اور مغرب سے بھی لوگوں کو توفیق دے رہا ہے، جو لوگ جماعت میں اپنے ایمانوں میں جلاء پیدا کرنے کے لئے شامل ہو رہے ہیں، اپنے تعلق باللہ کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں وہ اس جلسہ میں شامل ہونے کے مقصد کو پورا کرنے والے بھی بنیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کرے کہ ان کے دل کھلیں مزید کھلتے چلے جائیں۔ اس بات پر نظر رکھیں جو حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے جلسے کے انعقاد کے مقاصد کے لئے بیان فرمائی ہے۔یعنی خدا تعالیٰ سے تعلق اور اپنی زندگیوں کو اس کے حکم کے مطابق ڈھالنا۔ اپنے بھائیوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے کوشش۔ یہ تمام باتیں اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق ڈھالنے اور ایک قربانی کا مطالبہ کرتی ہیں۔

پس یہ جلسہ نہ کوئی دنیاوی میلہ ہے نہ دنیاوی مقاصد حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ یہاں آنے والوں کو ایک تو ذکر الٰہی کی طرف توجہ دیتے رہنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔اور دوسرے یہ ہر وقت ذہن میں رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان نیکیوں کو حاصل کرنے اور اپنانے والے بنیں اور پھر انہیں مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے والے بنیں جن کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

ذکر الٰہی کے ضمن میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ مجالس میں بیٹھنے والوں کا ذکر چاہے اپنے اپنے رنگ میں ہو رہا ہو الگ الگ انفرادی طور پر ہر کوئی کر رہا ہو جماعتی رنگ رکھتا ہے اور جہاں انسان کی ذات کو اس سے فائدہ ہو رہا ہوتا ہے وہاں جماعتی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔

پس جلسے کی کارروائی سنتے ہوئے، چلتے پھرتے ان دنوں کو ذکر الٰہی میں گزاریں اور پھر یہ بھی فائدہ ہے کہ جب انسان ذکر کر رہا ہوتا ہے، ایسی مجلس ہوتی ہے تو دوسروں کو بھی توجہ پیدا ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کو دیکھ کر وہ بھی اپنے ان دنوں کو بامقصد بنانے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ بے مقصد مجالس لگائی جائیں بے مقصد گفتگو کی جائے ان دنوں کو ہر ایک کو بامقصد بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ان دنوں کی عادت کا اثر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعد میں بھی کچھ عرصے تک تو رہتا ہے اور اگر انسان کی توجہ رہے تو پھر لمبا عرصہ رہتا ہے۔

پس یہ جلسہ سالانہ کی برکات میں سے ہے کہ ایک شخص کی دعائیں اسے خود بھی فائدہ پہنچا رہی ہوتی ہیں اور جماعت کی مجموعی ترقی کا بھی باعث بن رہی ہوتی ہیں اور اسی طرح دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ دلانے اور جلسے کے مقاصد کو حاصل کرنے کا باعث بنا رہی ہوتی ہیں۔

پس اپنے ان دنوں کو ہر شامل ہونے والے کو اس طریق پر گزارنا چاہئے جو حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا اور ہم سے توقع رکھی۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق کو مضبوط کریں اور دوسرے اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی محبت سے بھریں۔اپنے بھائیوں کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھیں۔ یہاں جلسے پر آ کر اگر کسی میں رنجشیں بھی ہیں تو ان کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ جب ہم اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کریں گے اور اس کی مخلوق سے ہمدردی کریں گے تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے پیغام کو حقیقی رنگ میں دنیا کو پہنچانے کا حق ادا کرنے والے بن سکیں گے۔لیکن ان تمام راستوں سے گزرنے کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے۔محنت شرط ہے۔ یہ جلسے اسی لئے منعقد کئے جاتے ہیں کہ روحانی ماحول سے، نیکی کی باتیں سننے سے، ذکر الٰہی کرنے سے ہم میں وہ عادتیں مستقل پیدا ہو جائیں جو ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والی ہوں۔

حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں:

’’یہ دنیا چند روزہ ہے اور ایسا مقام ہے کہ آخر فنا ہے۔ اندر ہی اندر اس فنا کا سامان لگا ہؤا ہے۔ وہ اپنا کام کر رہا ہے مگر خبر نہیں ہوتی۔ اس لئے خدا شناسی کی طرف قدم جلد اٹھانا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کا مزا اُسے آتا ہے جو اُسے شناخت کرے۔ اور جو اس کی طرف صدق و وفا سے قدم نہیں اٹھاتا اُس کی دعا کھلے طور پر قبول نہیں ہوتی اور کوئی نہ کوئی حصہ تاریکی کا اسے لگا ہی رہتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف ذرا سی حرکت کرو گے تو وہ اس سے زیادہ تمہاری طرف حرکت کرے گا۔لیکن اوّل تمہاری طرف سے حرکت کا ہونا ضروری ہے۔‘‘

پھر فرمایا: ’’بعض لوگ شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے سب نیکیاں کیں۔ نماز بھی پڑھی، روزے بھی رکھے، صدقہ و خیرات بھی دیا، مجاہدہ بھی کیا مگر ہمیں وصول کچھ نہیں ہؤا۔ تو ایسے لوگ شقی ازلی ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ انہوں نے سب اعمال خدا تعالیٰ کے لئے کئے ہوتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کے لئے کوئی فعل کیا جاوے تو یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ضائع ہو اور خدا تعالیٰ اس کا اجر اسی زندگی میں نہ دیوے۔‘‘

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 229-230۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ لندن)

پس اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے ہمیں خالص ہو کر اس کی عبادت بھی کرنی ہوگی اور اس کے احکامات پر عمل کرنا ہوگا۔ ہمارا کام اگر خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہوگا تو ہم اس کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنیں گے۔ ہمیں دنیاوی تاریکی سے نکل کر خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ وہ ہماری اصلاح کے لئے اپنے فرستادے، اپنے پیارے بھیجتا رہتا ہے اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم نے بھی اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کو مانا جنہوں نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور دین کی محبت کے اسلوب سکھائے اور ان پر چلنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جنہوں نے ہمیں مخلوق کے حق اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ جنہوں نے ہمیں فردی اور اجتماعی برائیوں سے بچنے کی طرف توجہ دلائی۔ قومی برائیوں سے بچنے کی طرف توجہ دلائی۔ انفرادی برائیوں سے بچنے کی طرف توجہ دلائی۔ عملی اور اعتقادی حالتوں کو درست کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

پس اگر ہم آپ کی بیعت میں آ کر پھر بھی ان باتوں کی طرف توجہ نہیں دیتے تو ہم اپنی ذمہ داریاں ادا نہیں کر رہے۔ انبیاء آتے ہیں اپنے ماننے والوں میں انقلاب پیدا کرنے کے لئے۔ ان کی حالتوں کو بالکل مختلف صورت دینے کے لئے۔ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے کشفاً دکھایا کہ آپ نے نئی زمین اور نیا آسمان بنایا ہے۔ پھر آپ نے کہا کہ آؤ انسان کو پیدا کریں۔

(ماخوذ از تذکرہ صفحہ 154 ایڈیشن چہارم 2004ء بحوالہ چشمہ مسیحی۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 375-376 حاشیہ)

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

کلام الامام

’’سچا اور زندہ خدا جس کی طرف رجوع کر کے انسان کو حقیقی راحت اور روشنی ملتی ہے وہ اسلام کے سوا نہیں مل سکتا۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 328)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

یہ نئی زمین اور نیا آسمان بنانا اور انسان پیدا کرنا وہ انقلاب ہے جو آپ نے اپنے ماننے والوں میں پیدا کرنا تھا۔ نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کا سب سے بڑھ کر اور کامل اور مکمل اظہار تو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں نظر آتا ہے۔ آپ نے کس طرح نئی زمین اور نیا آسمان بنایا کہ توحید کے دشمنوں کو توحید پر قائم کر دیا۔ وہی جو بتوں کو پوجنے والے تھے اور ایک خدا کے انکاری تھے وہ اَحَد اَحَد کہہ کر ہر طرح کے ظلم سہتے رہے۔ جو توحید کے قیام کے لئے اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے لیکن توحید سے انکار نہیں کیا۔ جن کو خدا تعالیٰ کا تصور ہی نہیں تھا ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اس طرح اترا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر الٰہی مادی کھانے سے زیادہ ان کی غذا بن گئی۔ انہوں نے دن کو روزوں اور راتوں کو نوافل میں گزارنا شروع کر دیا۔ ان کی عورتوں نے بھی عبادت کے شوق اور خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنے کے لئے رات کی اپنی نیندوں کو حرام کر دیا اور عبادت کی خاطر اپنی نیندوں کو دور کرنے کے لئے مختلف طریقے اختیار کرنے کی کوشش کی۔ ایک صحابیہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ نے ایک رسّی چھت سے لٹکائی ہوئی تھی جس کو پکڑ لیتی تھیں یا جس کے جھٹکے سے آپ ہوشیار ہو جاتی تھیں۔

(صحیح بخاری کتاب التہجد باب مایکرہ من التشدید فی العبادۃ حدیث 1150)

ایک دوسرے کی خاطر قربانی کا معیار یہ تھا کہ اپنی جائیدادیں تک اپنے بھائیوں کو دینے کے لئے تیار تھے بلکہ پیش کیں۔ لیکن دوسری طرف جن کو پیش کی گئی تھیں ان میں بھی ایک انقلاب آ چکا تھا۔ انہوں نے شکریہ کہہ کر یہ کہا کہ یہ تمہاری چیز تمہیں مبارک ہوں۔ ہمیں بازار کا رستہ بتا دو۔

(صحیح بخاری کتاب البیوع باب ماجاء فی قول اللہ عز و جل حدیث 2049)

کسی کے محتاج ہونے سے بہتر ہے کہ خود کما کر کھاؤں۔

سچائی اور ایمانداری کے معیار یہ قائم ہوئے کہ ایک مسلمان سو دینار کا ایک گھوڑا دیہات سے خرید کر لایا۔ جب وہ گھوڑا فروخت کے لئے بازار میں آیا تو دوسرے مسلمان نے کہا کہ یہ گھوڑا بہت اچھا ہے اس کی میرے نزدیک قیمت دو سو یا تین سو دینار ہے۔ مالک کہتا ہے کہ اس گھوڑے کی قیمت سو دینار ہے میں زیادہ رقم کس طرح لے سکتا ہوں۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 14 صفحہ 318)

وہ لوگ جو مال سے محبت کرتے تھے اور زیادہ کمانے کے لئے دھوکے سے بھی مال وصول کر لیا کرتے تھے وہ لوگ سچائی کے اس معیار تک پہنچے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ میں اتنے پیسے کس طرح لے سکتا ہوں۔ تو یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے ایسے اعلیٰ معیار پیش کئے۔ یہ وہ تغیر اور تبدیلی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کی۔ پھر عورت کو حقوق دلائے۔ اس کو عزت دلائی۔ اس کی عزت قائم کی۔ اسے معاشرے میں ایک مقام دلایا۔ ایسے معاشرے میں جہاں عورت کی کوئی عزت نہیں تھی یہ بہت بڑی بات تھی بلکہ اب تک ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جگہ اس بارے میں آج کے معاشرہ اور پہلے معاشرہ کا مقابلہ کرتے ہوئے ایک حقیقت بیان فرمائی ہے۔ آج کا مَرد معاشرہ بڑا نعرہ لگاتا ہے کہ ہم نے عورت کو حقوق دیئے اور یہ حقیقت ہے کہ پہلے معاشرے میں مرد عورت کو ستاتا تھا، مارتا پیٹتا تھا اور سمجھتا تھا کہ مار پیٹ جائز ہے اور آج بھی حسب سابق مرد عورت کو ستاتا اور پیٹتا ہے۔ یورپ میں بھی ایسا ہوتا ہے اور دوسرے ممالک جو عورت کی آزادی کے بڑے نعرے لگاتے ہیں ان میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ بعض وکیل میرے سامنے بیٹھے ہوں گے ان کو پتا ہے کہ ایسے کیس آتے ہیں۔ لیکن فرق یہ ہے کہ یہ سب کچھ کرنے کے باوجود اب مرد یہ کہتا ہے کہ عورت کو ستانا اور پیٹنا جائز نہیں۔ پہلے ستاتا بھی تھا، پیٹتا بھی تھا، مارتا بھی تھا، حقوق غصب کرتا تھا لیکن جائز سمجھ کر۔ اب یہ سب کچھ کرتا ہے اور ساتھ نعرہ لگاتا ہے کہ یہ جائز نہیں۔ عمل وہی ہے لیکن ظاہری اقرار بدل گئے ہیں۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 14 صفحہ 316-317)

تو ہر میدان میں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ایک انقلاب پیدا ہوا ہوا نظر آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا کہ جانوروں سے بدتر انسانوں کو انسان بنایا۔ پھر تعلیم یافتہ انسان بنایا۔ پھر باخدا انسان بنایا۔ (ماخوذ از لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 206)

تو یہ ایک عظیم معجزہ تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آیا۔ ان باخدا انسانوں نے ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق کرنا شروع کر دیا۔ پس یہی نئی زمینیں اور نیا آسمان تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے بنا اور اس زمانے میں آپ کے غلام صادق کو خدا تعالیٰ نے کہا کہ نئی زمین اور نیا آسمان بناؤ۔ کیا جو حالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسلمانوں کے تھے یا جو حالت روحانی اور اخلاقی ان کی تھی وہی حالت اب ہے؟ نہیں۔ بلکہ جو آپؐ کے آنے سے پہلے جہالت تھی وہ جہالت یہاں نئے سرے سے پیدا ہو چکی ہے۔ تبھی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق مسیح موعود اور مہدی موعود کو بھیجا تھا۔ ایک زمانہ تھا جب مسلمانوں نے توحید کی خاطر جانیں دیں۔ ہر قسم کی قربانیاں دیں۔ اسلام کو پھیلایا اور دنیا میں ایک نمایاں تغیر پیدا ہو گیا۔ لیکن اب مسلمان توحید کے بجائے قبروں کو سجدے کرتے ہیں۔ مُردوں سے مرادیں مانگتے ہیں۔ شرک میں مبتلا ہیں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ تو اب بھی ہے لیکن اب وہ کوئی تبدیلی پیدا نہیں کرتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے جاننے والے یا ماننے والے اس کا مطلب اور مفہوم نہیں جانتے۔ ان کا مسلمان ہونا برائے نام ہے۔ ایسے بھی ہیں جو بیشک پانچ دفعہ عبودیت کا ظاہری اقرار کرتے ہیں۔ نماز اور اذان میں توحید کی شہادت دیتے ہیں۔ لیکن حرکتیں مشرکانہ ہیں۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 14 صفحہ 315)

اچھے بھلے بعض پڑھے لکھے لوگ ہیں بلکہ پاکستان میں تو کئی پڑھے لکھے ہیں وزیر سفیر بھی ہیں جو پیروں کے پاس جاتے ہیں اور ان کے ساتھ ایسا سلوک ہے جس طرح پوجا کی جاتی ہے۔ اکثریت تو نماز ہی نہیں پڑھتی۔ صرف سمجھتے ہیں کہ احمدیوں کو کافر کہنے اور مولوی کے پیچھے چلنے سے ان کے مسلمان ہونے کے حق ادا ہو جائیں گے۔ پھر اسلام کے نام پر شدت پسند تنظیمیں ہیں جو صرف ایک لفظ جہاد کو جانتی ہیں اور وہ بھی غلط مطلب کے ساتھ، جس نے توحید پر تو کسی کو کیا قائم کرنا ہے یہ لوگ دنیا کو مذہب سے اور اسلام سے متنفر کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

پس ایسے وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنا ضروری تھا تا کہ وہ ایک نئی زمین اور نیا آسمان بنائیں اور آپ نے ایک انقلاب پیدا کر کے دکھا بھی دیا۔ ایک مشہور ڈاکو تھا اور دوسرے چھوٹے ڈاکو اور چور وغیرہ اس کو بھتہ دیا کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جگہ لکھا ہے کہ ان سے لوگ پوچھتے تھے کہ تم مرزا صاحب کی صداقت کا نشان بتاؤ۔ کوئی نشان تم نے دیکھا؟ تو انہوں نے کہا تم اور کیا نشان پوچھتے ہو مَیں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان ہوں اور یہ ثبوت ہوں کہ میری کایا پلٹ کر رکھ دی ہے۔ چوروں سے تعلق کٹ گیا اور ڈاکے ختم ہو گئے اور عبادات میں مشغول ہو گیا۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 14 صفحہ 319)

پس آپ نے بھی اس زمانے میں نئی زمین اور نیا آسمان بنایا اور لاکھوں انسانوں کی کایا پلٹ کر بتایا کہ یوں نئی زمین اور نئے آسمان بنتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے تو نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کر کے دکھا دیا اور بہت سارے نمونے ہم نے دیکھے۔ ہم نشانات دیکھتے بھی ہیں، سنتے بھی ہیں اور پڑھتے بھی ہیں۔ اپنے بزرگوں کی حالتوں کو دیکھ کر، ان سے سن کر مزید ایمانوں میں تازگی بھی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اس کشف میں نئی زمین اور نئے آسمان بنانے میں آپ علیہ السلام کی جماعت کو بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ اس لئے اب یہ دیکھنا ہے کہ آپ کی جماعت کا حصہ بن کر آپ علیہ السلام کی بیعت میں آ کر ہم کیا کوشش کر رہے ہیں کہ ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان پیدا کریں۔ کیا صحابہ نے جو اسلام کی حقیقی تعلیم اپنائی اور اس کا اظہار کر کے نئی زمین اور نیا آسمان بنایا وہ معیار ہم حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کیا ہمارے نفسوں میں اتنا تغیر اور تبدیلی پیدا ہو گئے ہیں کہ لوگ کہہ اٹھیں کہ یہ تو بالکل بدل گئے ہیں۔ انہوں نے نیا آسمان اور نئی زمین بنا ڈالی ہے۔ پس ہم نے اگر اس بات کی دلیل دینی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس طرح نئی زمینیں اور نیا آسمان بنایا تو اس کا سب سے بڑا ثبوت ہماری ذات ہونی چاہئے۔ توحید کا قیام ہماری اوّلین ترجیح ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے میں ہماری کوشش ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کی ہمیں بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف ہماری توجہ رہنی چاہئے۔ ہم صرف اعتقادی لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والے نہ ہوں بلکہ عملی تبدیلیاں بھی ہمارے اندر نظر آئیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا لوگ کہیں کہ یہ تو کوئی بالکل اور انسان ہو گیا۔

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka
طالب دعا: محمد مصطفی مع فیملی وافراد خاندان

کلام الامام

”اگر خدا تعالیٰ کی کچھ بھی عظمت ہو......تو ساری سستی اور غفلت جاتی رہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی عظمت کو دل میں رکھنا چاہئے اور اس سے ڈرنا چاہئے۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 641۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

طالب دُعا: حفیظ احمد الہ دین، منیجر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان مع فیملی وافراد خاندان

حضرت مصلح موعودؓ نے ایک جگہ اس کی خوبصورت وضاحت فرمائی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو قسم کے نشانات ہیں۔ ایک تو وہ جن کا پورا کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ دوسرے وہ جن کے پورا ہونے میں ہمارا بھی دخل ہے اور جو ہمارے ذریعہ سے یا ہمارے واسطے سے پورے ہونے ہیں اور ان کو پورا کرنے کے لئے ہمیں بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ کئی علوم ایسے ہوتے ہیں جن کو نبی سمجھ سکتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو نبی کی ضرورت ہی کیوں ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چودہ سو سال بعد ایسی باتیں بتائیں جو موجود تھیں لیکن مسلمانوں کو ان کا علم نہ تھا یا صحیح فہم نہ تھا مثلاً تمام مذاہب کی صداقت۔ آپ نے بتایا کہ وہ پیشوا جس کے لاکھوں کروڑوں پیرو ہوں اور پھر ایک لمبا عرصہ ماننے والے اس پیشوا سے ہدایت حاصل کرتے رہے ہوں اس کے پاس ضرور صداقت ہوتی ہے۔ بیشک بعد میں ان کی تعلیم میں تحریف ہوگئی اور وہ مذہب اپنی اصلی حالت میں نہ رہا جس طرح بدھ ہیں، زرتشت ہیں، کرشن ہیں۔ اپنے اپنے زمانے کے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اور صداقت کے حامل تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے بڑے بڑے بزرگ بھی اگر دوسری قوموں کے بزرگوں کو، ان کے مذہبوں کے سربراہوں کو برا نہیں کہتے تھے تو مشتبہ ضرور تھے۔ تسلی بہرحال نہیں تھی کہ پتا نہیں اصل حقیقت کیا ہے۔ لیکن بہرحال جو لوگ اپنے پیشواؤں کی صحیح تعلیم کو مانتے ہیں دوسروں کی نسبت ان کی حالت بہتر ہے۔ اگر ان کی تعلیم پر عمل کیا جائے تو دنیا بڑی پُرامن ہوسکتی ہے اور ایک نمایاں تبدیلی یہاں نظر آ سکتی ہے۔ لیکن اس کے برعکس جس تعلیم سے اگر برے نتائج نکل رہے ہوں تو وہ بری ہوتی ہے۔ ان تمام پہلے انبیاء کی تعلیم شیطان کے خلاف تھی اور اگر یہ شیطان کی تعلیم ہوتی تو کوئی ان کی پیروی نہ کرتا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ یہ نکتہ قرآن کریم میں موجود تھا لیکن کسی کو اس کا علم نہ ہوسکا یا اس طرح وضاحت نہیں کرسکا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بیان فرمایا۔ آج اس کے باوجود کہ مسلمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے خلاف ہیں لیکن یہی کہتے ہیں اور اس بات کو مانتے ہیں کہ تمام مذاہب کی بنیاد صداقت پر ہے۔ مسلمانوں کا ایک بڑا تعلیمیافتہ طبقہ جو ہے دوسرے مذاہب والوں کو کہتا ہے کہ دیکھو ہمارا مذہب کتنا اچھا ہے کہ آپ کے بزرگوں کو بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مانتا ہے۔

پھر حضرت عیسیٰ کے آسمان پر چڑھ جانے کا عقیدہ ہے وہ بھی اکثر مسلمانوں میں یا تعلیمیافتہ کہلانے والوں میں نہیں رہا۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 14 صفحہ 317-318)

بلکہ اب تو پاکستان میں تو علماء بھی کہنے لگ گئے ہیں کہ یہ مسئلہ ختم ہوگیا ہے۔ کوئی نہیں آنا اور کوئی نہیں چڑھا۔ سو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے جو غیروں کے نظریات بدلے ہیں تو یہ بھی نئی زمین اور نیا آسمان بننے کی دلیل ہیں۔ یہ نشان تو ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے پورے ہوئے۔ لیکن نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کی جو دوسری صورت ہے کہ عملاً بھی نئی زمین اور نیا آسمان بنے اسے ہم نے پورا کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں نے پورا کرنا ہے۔ ایک نیا آسمان بنا کر ہم نے اپنے عقیدے میں نہ صرف تبدیلی پیدا کی بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آ گئے۔ لیکن دوسری صورت جو نئی زمین بنانے کی ہے اس میں ہماری کوششوں کا دخل ہے۔ صرف اچھا آسمان ہونا کچھ فائدہ نہیں دے سکتا جب تک زمین بھی نئی نہ ہو اور بہتر نہ ہو اور اچھی زمین کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ مومن کا دل زمین کی طرح ہوتا ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 14 صفحہ 319)

پس اپنے دلوں کو عقیدے کے لحاظ سے نہیں بلکہ عملوں کے لحاظ سے بھی فائدہ مند بنانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ احسان کیا ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہمارے اعمال کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے نیک بنائے اور ہمارے ہاتھوں سے زمین کو درست کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں طریق بتا دیئے یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں ایک مصالحہ دے گئے اسے کام میں لانا ہمارا کام ہے۔ اب ہم نے دیکھنا ہے کیا واقعی ہم یہ کام کر رہے ہیں؟ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 14 صفحہ 318-319)

پس جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا اگر ہم اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے اور بندوں کا حق ادا کرنے کا کام کر رہے ہیں، اگر ہمارے معاملات خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے ساتھ صاف ہیں اور اس میں امتیازی شان رکھتے ہیں تو یقیناً ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نئی زمین اور نیا آسمان بنانے میں آپ کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ پس اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

بعض باتوں کی طرف میں توجہ بھی دلاتا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بتائی ہیں۔ ایک بات تو بنیادی ہے کہ قرآن کریم کا ہر حکم ہمارے اندر تبدیلی پیدا کرنے والا ہونا چاہئے اور جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی وضاحت فرمائی ہے وہ ایک نئی زمین اور نیا آسمان ہمارے اندر بنانے والا ہے اور پھر اس کو اختیار کر کے اس پر عمل کر کے ہم میں سے ہر ایک نئی زمین اور نیا آسمان بنا سکتا ہے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

"مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی یہ حالت ہو رہی ہے کہ وہ تدبیریں تو کرتے ہیں مگر دعا سے غفلت کی جاتی ہے بلکہ اسباب پرستی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ تدابیر دنیا ہی کو خدا بنا لیا گیا ہے اور دعا پر ہنسی کی جاتی ہے اور اس کو ایک فضول شئے قرار دیا جاتا ہے۔ ...... یہ خطرناک زہر ہے جو دنیا میں پھیل رہا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس زہر کو دور کرے۔ چنانچہ یہ سلسلہ اس نے اسی غرض کے لئے قائم کیا ہے تا دنیا کو خدا تعالیٰ کی معرفت ہو اور دعا کی حقیقت اور اس کے اثر سے اطلاع ملے۔"

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 269۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ لندن)

پس اس غرض کو ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور اس کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے تعلق باللہ کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔

پھر آپ نے فرمایا۔ "یہ زمانہ بھی روحانی لڑائی کا ہے۔ شیطان کے ساتھ جنگ شروع ہے۔ شیطان اپنے تمام ہتھیاروں اور مکروں کو لے کر اسلام کے قلعہ پر حملہ آور ہو رہا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اسلام کو شکست دے مگر خدا تعالیٰ نے اِس وقت شیطان کی آخری جنگ میں اس کو ہمیشہ کے لئے شکست دینے کے لئے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔" (ملفوظات جلد 5 صفحہ 25۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ لندن)

پس اس روحانی لڑائی کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور آگے بڑھنے کی ضرورت ہے اور یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک ہم اپنی روحانیت کے نئے زمین و آسمان پیدا نہ کریں۔ آپ نے جو یہ فرمایا ہے کہ شیطان کو شکست دینے کے لئے اس سلسلے کو قائم کیا ہے۔ اپنے ہر ماننے والے پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ روحانیت میں ترقی کر کے شیطان کا مقابلہ کرے اور پھر حقوق العباد کے معیاروں کو حاصل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ:

"اس بات کو بھی خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے دو حکم ہیں۔ اوّل یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ نہ اس کی ذات میں، نہ صفات میں، نہ عبادات میں۔ اور دوسرے نوع انسان سے ہمدردی کرو۔ اور احسان سے یہ مراد نہیں کہ اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں ہی سے کرو بلکہ کوئی ہو۔ آدم زاد ہو اور خدا تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی بھی ہو۔ مت خیال کرو کہ وہ ہندو ہے یا عیسائی۔ مَیں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا انصاف اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ تم خود کرو" (یعنی اپنے بدلے خود لینے کی کوشش نہ کرو۔) "جس قدر نرمی تم اختیار کرو گے اور جس قدر فروتنی اور تواضع کرو گے اللہ تعالیٰ اسی قدر تم سے خوش ہوگا۔ اپنے دشمنوں کو تم خدا تعالیٰ کے حوالے کرو۔" (ملفوظات جلد 9 صفحہ 164-165۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ لندن)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنے تمام حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ ہم اعتقادی اور عملی لحاظ سے وہ بنیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں بنانا چاہتے ہیں۔ ہماری زمین بھی نئی بن جائے اور ہمارا آسمان بھی نیا بن جائے اور ہم وہ انسان بن جائیں جو نئی زمین اور نئے آسمان بنانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معاون و مددگار ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس جلسے کو بھی ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور یہاں آنے والے بے شمار فضلوں کو سمیٹنے والے ہوں۔ جلسے کے پروگراموں کو آپ لوگ توجہ سے سنیں اور اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔ ہر تقریر ہر پروگرام بڑا اچھا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
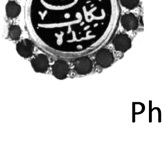

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی مئی، جون 2015ء

❁ انشاء اللہ یہاں آنے والے، یہاں رہنے والے احمدی اس مسجد کو آباد کرنے والے احمدی اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنے والے ہوں گے ❁ یہاں آنے والے ہر شخص کو یہ احساس دلانے کی ضرورت ہے کہ یہ گھر جو ہم نے خدا کے نام پہ بنایا ہے صرف عبادت کرنے والا گھر نہیں ہے بلکہ یہاں سے محبت اور پیار کی باتیں آپ تک پہنچیں گی، محبت اور پیار کے تحفے آپ کو دیئے جائیں گے ❁ احمدی بلاوجہ کی رنجشیں پیدا کر کے اور فساد پیدا کر کے ماحول کو بگاڑنے کی کوشش نہیں کرتے یہ نمونہ آپ نے یہاں جماعت میں یقیناً دیکھا ہوگا اور اس مسجد کے بننے کے بعد اس نمونہ کا اظہار مزید کھل کر انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی طرف سے ہوگا ❁ آج دنیا کو شدت پسندی کی بجائے محبت کی ضرورت ہے، پیار کی ضرورت ہے، بھائی چارہ کی ضرورت ہے، آپس کے تعلق کی ضرورت ہے یہی وہ تعلیم ہے جس کو ہم ہر جگہ پھیلاتے بھی ہیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں ❁ جماعت احمدیہ کی یہ مسجد ہر ایک کیلئے کھلی ہے اور یقیناً کھلی ہے اس لئے کھلی ہے تا کہ ہمارے آپس میں محبت اور تعلقات بڑھیں ❁ امن ہی اصل چیز ہے اور امن سے ہی انسانیت کی قدریں قائم ہوتی ہیں اور امن قائم ہوتا ہے محبت اور پیار اور آپس کے تعلقات پیدا کرنے سے اور دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے سے، پس یہ باتیں ہیں جو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئیں کہ ہم نے امن کے قائم کرنے کیلئے ہر سطح پر محبت اور پیار کو رائج کرنا ہے ❁ پس ہمیشہ جب بھی اس مسجد میں آئیں اس سوچ کے ساتھ آئیں کے ہم نے خدا تعالیٰ کی عبادت خالص ہو کر کرنی ہے اور اس کا حق ادا کرنا ہے۔ اور آپس میں بھی محبت اور پیار سے رہنا ہے۔ آپس میں بھائی چارہ کو بڑھانا ہے۔ **(ہناؤ شہر میں مسجد بیت الواحد کی افتتاحی تقریب میں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب)**

❁ خلیفۃ المسیح کے خطاب کا ہر لفظ حقیقت پر مبنی تھا۔ خلیفۃ المسیح کی طبیعت دھیمی ہے۔ بہت محبت کرنے والے اور پُر اثر شخصیت کے مالک ہیں۔ خلیفہ نے آج اپنے خطاب میں ہمیں اسلام کی خوبصورت تعلیم بتائی۔ ایسی تعلیم تو مجھے چرچ میں بھی کبھی نہیں ملی۔ (ایک مہمان خاتون SCHNDLER صاحبہ)

❁ ہماری تعلیم یہ ہے کہ ہمسائے سے محبت کرو۔ لیکن ہمارے پاس صرف تعلیمات ہی رہ گئی ہیں۔ آج حضور انور کا خطاب سن کر ایسے لگا کہ یہ تعلیمات پھر سے زندہ ہوگئی ہیں۔ مَیں سمجھتی ہوں کہ ہم عیسائی آپ کے خلیفہ کی آج کی تقریر سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ (ایک جرمن مہمان خاتون MRENE PRUSSIG صاحبہ)

❁ میں بے شک عیسائی ہوں اور عیسائیت پر عمل کرتی ہوں لیکن آج خلیفہ کے خطاب نے ہمارے دلوں کو چھولیا ہے۔ ہم نے ان کی باتوں سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ آپ نے جو بھی بیان فرمایا ہمارے لئے حیران کن تھا۔ (ایک جرمن مہمان خاتون KATHJA SOMMER صاحبہ)

❁ خلیفہ وقت کی تقریر نے ہم پر بہت اچھا اثر چھوڑا ہے مجھے اس کی تحریری کاپی دیں اور اس کو سب کے لئے انٹرنیٹ پر بھی لگائیں۔ (ERIC PIPA صاحب، ضلعی کمشنر)

❁ میرے لئے پہلے مشکل تھا کہ اسلام کے بارہ میں کوئی اچھی رائے بناؤں۔ مگر آج خلیفۃ المسیح نے جو اسلام پیش کیا ہے اس اسلام کو دیکھ کر مجھے لگتا ہے کہ اسلام امن اور رحم کی تعلیم دینے والا مذہب ہے۔ (سابق ممبر آف پارلیمنٹ BERND REUTER صاحب)

❁ خلیفۃ المسیح نے جو یہ کہا ہے کہ اصل امن تب ممکن ہوسکتا ہے جب اتفاق سے اکٹھا رہا جائے۔ اور یہ میرے نزدیک بالکل درست ہے۔ آپ کے خلیفہ کی باتیں سچائی سے بھرپور ہیں۔ (ایک جرمن مہمان RUFIX صاحب)

❁ میرے لئے یہ آج کا پروگرام نہایت ہی حیران کن تھا کیونکہ میرا اسلام کے بارہ میں تصور بالکل ہی مختلف تھا جو کہ یقیناً میڈیا کا قصور ہے۔ لیکن آج مجھے خلیفۃ المسیح کے خطاب سے معلوم ہوا ہے کہ جو اسلام آپ کی جماعت پیش کرتی ہے وہ بہت اعلیٰ قسم کا ہے۔ (ایک پروٹسٹنٹ مہمان رونالڈ صاحب)

❁ خلیفہ صاحب نہایت ہی روحانی شخصیت معلوم ہوتے ہیں اور جو بات وہ بیان کرتے ہیں اسے ایک ایسے متاثر کن انداز سے بیان کرتے ہیں جو دوسرے کو قائل کر لیتی ہے۔ مجھے وہ بہت نرم دل لگے اور پیار کرنے والے۔ (ایک ممبر پارلیمنٹ Bettina Muller صاحبہ)

❁ خلیفۃ المسیح کے خطاب نے ہم پر گہرا اثر کیا ہے۔ خلیفۃ المسیح بہت ہی بڑے عالم معلوم ہوتے ہیں اور ان کا علم بہت بلند لگتا ہے۔ مجھے خلیفہ صاحب بہت پیار و محبت کرنے والے اور رحم دل لگے ہیں۔ (ایک سرکاری ملازم Kazalak صاحب)

❁ خلیفۃ المسیح ایک بہت متاثر کن اور رعب دار شخصیت ہیں جو اپنا پیغام ایک نہایت ہی زبردست انداز میں دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ اور یہ پیغام دلوں پر اثر کرتا ہے۔ وہ بہت معتبر اور مستند ہیں۔ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ آج ان سے ملنے کا موقع ملا ہے۔ (لارڈ میئر ہناؤ شہر)

(حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب سن کر معززین کے تاثرات)

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی 27، 28 اور 29 مئی 2015 کی مصروفیات

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بر موقع افتتاح مسجد ’بیت الواحد‘ HANAU جرمنی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد وتعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:

تمام معزز مہمانوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ امن اور سلامتی میں رکھے۔ اس کے بعد میں تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو وقت نکال کر ہمارے اس فنکشن میں تشریف لائے۔ اور اس وقت جو تعداد یہاں کے مہمانوں کی مجھے نظر آرہی ہے جن میں سے اکثریت احمدی نہیں ہے، یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہاں کے رہنے والے لوگ کھلے دل کے لوگ ہیں اور جاننا چاہتے ہیں کہ ان کے ہمسایوں میں آ کے کون لوگ بسے ہیں۔ اور یہی ثبوت ہے ان کے کھلے دل ہونے کا کہ وہ یہاں تشریف لائے اور اس مسجد کے افتتاح کے موقع کو رونق بخشی۔

مساجد کا افتتاح ایک مذہبی فنکشن ہے اور اس مذہبی فنکشن میں ایسے لوگوں کا آنا جن کا اس مذہب سے کوئی تعلق نہیں میرے نزدیک ایک بہت بڑی بات ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ لوگ چاہتے ہیں کہ اس شہر کے لوگ آپس میں پیار اور محبت سے مل جل کر رہیں۔ پس اس بات پر میں آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔اور تمام مقررین کا بھی جنہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور بڑا کھل کر اظہار کیا۔ اور یہ شکریہ ادا کرنا میرا فرض ہے۔ایک دینی فریضہ بھی ہے اور اخلاقی فریضہ بھی ہے کیونکہ بانی اسلام حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتے تو تم خدا تعالیٰ کا بھی شکریہ ادا کرنے والے نہیں ہو۔ پس جو لوگ ایک مسجد اس لئے بنا رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور اس عبادت کے ساتھ اسکا شکرگزار بندہ بنا جائے، وہ یہ کس طرح برداشت کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل نہ کرتے ہوئے اللہ کے رسول کے حکم پر عمل نہ کرتے ہوئے ان لوگوں کا شکریہ ادا نہ کریں جو ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے ہیں۔مل جل کر رہنے والے ہیں۔ پس یہ میرا شکریہ ادا کرنا ایک میرا دینی فریضہ بھی بن جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمارے یہاں کے نیشنل امیر صاحب نے اپنے خیالات کے اظہار میں یا شہر کے تعارف میں کہا کہ شہر میں بہت سارے علمی اور ادبی لوگ بھی پیدا ہوئے، مختلف قسم کے دوسرے لوگ بھی آئے۔ شہروں کی ایک حقیقت تو یہی ہوتی ہے کہ شہروں میں بسنے والے مختلف طبقات ہوتے ہیں، مختلف قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ نہ کسی شہر کو اس لئے برا کہا جا سکتا ہے کہ وہاں کے چند لوگ شدت پسند ہیں اور نہ کسی شہر کی خوبی صرف اتنی ہے کہ وہاں پہ چند اچھے لوگ رہتے ہیں۔ بلکہ شہر تو مجموعہ ہے لوگوں کا۔ اور جب اکثریت اچھے لوگوں کی ہو جو پیار اور محبت سے رہنے والے ہوں تو شہر کی یہی سب سے بڑی خوبی ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی یہ شہر بڑا خوش قسمت ہے کہ یہاں کی اکثریت بہت اعلیٰ اخلاق رکھنے والے لوگوں کی ہے۔

اس مسجد کی جگہ کے بارہ میں بتایا گیا ہے کہ یہاں ایک سُپر مارکیٹ ہوتی تھی اور ایک سپر مارکیٹ میں لوگ اپنی گروسری خریدنے کیلئے، شاپنگ کرنے کیلئے اور مختلف ضروریات کو پورا کرنے کیلئے جاتے ہیں اور رقم خرچ کرتے ہیں۔ لیکن یہاں اس سپر مارکیٹ کو اب جو مسجد میں تبدیل کیا گیا ہے تو اس میں دنیاوی اور مادی چیزیں تو نہیں ملیں گی۔لیکن یہ جو ایک خدا کا گھر بنایا گیا ہے، اس خدا کا گھر، جس نے کہا کہ میری عبادت بھی کرو اور اعلیٰ اخلاقی قدروں کا اظہار بھی کرو، اپنے ہمسایوں کے حقوق بھی ادا کرو اور امن اور محبت کی فضا بھی قائم کرو۔ پس اب اس جگہ، شہر کے لوگوں کیلئے یہاں رہنے والوں کیلئے یہ روحانی مال میسر آئے گا یہ چیزیں میسر آئیں گی جو بغیر کسی قیمت کی ادائیگی کے میسر آسکتی ہیں اور انشاء اللہ یہاں آنے والے، یہاں رہنے والے احمدی اس مسجد کو آباد کرنے والے احمدی اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنے والے ہوں گے۔اور ہر احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ مسجد بننے کے بعد اس کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ اس نے مسجد کے حق کو اگر ادا کرنا ہے تو اس مسجد میں آکر خدائے واحد کی صرف عبادت کرنا کافی نہیں ہے۔ بلکہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ بھی ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اپنے ہمسایوں کے حق ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ محبت اور پیار کی فضا کو پہلے سے زیادہ بہتر کرنے کی ضرورت ہے اور یہاں آنے والے ہر شخص کو یہ احساس دلانے کی ضرورت ہے کہ یہ گھر جو ہم نے خدا کے نام پہ بنایا ہے صرف عبادت کرنے والا گھر نہیں ہے۔ بلکہ یہاں سے محبت اور پیار کی باتیں آپ تک پہنچیں گی۔

محبت اور پیار کے تحفے آپ کو دئے جائیں گے۔ اور یہی وہ اصل حقیقت ہے جو مسجد کی ہونی چاہئے اور ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم احمدی مسلمانوں، احمدی مسلمان اس لئے کہتا ہوں کہ اس وقت مسلمانوں میں بہت سارے ایسے طبقات ہیں جن پہ شدّت پسندی کا الزام لگایا جاتا ہے یا بعض ایسے ہیں جن سے بعض حرکات ہو سکتی ہیں۔لیکن جماعت احمدیہ وہ جماعت ہے جو اس زمانہ میں اس مسیح موعود اور مہدی موعود کو ماننے والی ہے جس نے آکے ہمیں یہ بتایا کہ اسلام محبت، پیار اور بھائی چارہ کی تعلیم دیتا ہے۔ہمیں بتایا کہ تم اس خدا کو ماننے والے ہو، اس خدا کی عبادت کرنے والے ہو جس نے قرآن کریم کی پہلی سورۃ میں ہی ہمیں یہ حکم دے دیا کہ میں رب العالمین ہوں۔ میں صرف مسلمانوں کا رب نہیں۔مسلمانوں کا خدا نہیں۔ میں عیسائیوں کا بھی ربُّ ہوں۔ میں یہودیوں کا بھی رب ہوں۔ میں دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کا بھی رب ہوں۔ حتیٰ کہ میں ہر انسان کا رب ہوں۔حتیٰ کہ تمام مخلوق کا رب ہوں۔پس اللہ تعالیٰ کی یہ ربوبیت ہمیں بتاتی ہے کہ خدا تعالیٰ سب کو پالنے والا ہے، سب کی پرورش کرنے والا ہے۔ سب کی زندگی کے سامان پیدا کرنے والا ہے اور سب کو زندگی دینے والا ہے۔

پس جب ہم اس خدا کی عبادت کرتے ہیں جو سب کی پرورش کرنے والا ہے تو پھر ایک حقیقی احمدی مسلمان کی خصوصیت تب ہی ہو سکتی ہے جب وہ اپنے ہمسایوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی اس صفت پر عمل کرتے ہوئے، لوگوں کو یہ احساس دلائے کہ میرے سے تمہیں نقصان نہیں پہنچے گا۔ بلکہ اگر تمہیں میری مدد کی ضرورت ہو تو میں ہر مدد کیلئے تیار ہوں۔ میں تمہارے لئے ہر قسم کی خدمت کرنے کیلئے تیار ہوں تمہاری پرورش کرنا جو میرے خدا کا کام ہے، اگر میرے میں طاقت ہے تو اس کیلئے بھی اور ہر یتیم کیلئے، ہر بیمار کیلئے، ہر ضرورتمند کیلئے میں آگے آنے والا ہوں۔

پس جب ہم اللہ تعالیٰ کیلئے یہ کہتے ہیں کہ وہ ربُّ العالمین ہے اور جب اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ مجھے ماننے والے میری صفات کو بھی اختیار کریں تو یہ صفت بھی ہمیں اختیار کرنی چاہئے اور تب ہی ہم حقیقی مسلمان بھی بنتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے نبی، بانی اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ فرمایا کہ بندوں کی خدمت میں آگے بڑھو۔آپ نے جب نبوت کا دعویٰ کیا اس سے پہلے مکہ میں ایک تنظیم قائم کی خدمت انسانیت کیلئے، خدمت خلق کیلئے، کچھ اچھے صاحب حیثیت لوگ جمع ہوئے اور انہوں نے کہا ہم خدمت کریں گے۔ لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کریں گے۔ لوگوں کی تکلیفوں کو دور کریں گے۔اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں شامل ہوئے اور جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کے مقام سے سرفراز فرمایا اور اس وقت آپ پہلے سے بڑھ کر انسانیت کی خدمت کرنے والے بن گئے تب بھی آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ گو کہ میں نبی ہوں گو کہ میرے ماننے والے انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں۔لیکن وہ تنظیم جو اسلام سے پہلے قائم ہوئی تھی اور جس میں اب بھی غیر مسلم لوگ شامل ہیں، چاہے وہ غیر مسلم ہوں اگر مجھے بلائیں کہ اس تنظیم میں شامل ہو جاؤ اور انسانیت کی خدمت کرو تو میں خوشی سے جاؤں گا اور اس میں شامل ہو کر انسانیت کی خدمت کروں گا۔تو یہ مقام ہے ایک مسلمان کا، ایک حقیقی مسلمان کا، ایک احمدی مسلمان کا کہ کس طرح وہ انسایت کی خدمت کو ترجیح دیتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے بعض جگہ یہ بھی فرمایا کہ تمہاری عبادتیں بعض دفعہ خدمت انسانیت کے کاموں کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں یا بعض دفعہ تمہاری عبادتوں کی بنسبت خدمت انسانیت کے، کم ترجیح ہے۔ یا بعض دفعہ اگر تمہیں انسانیت کی خدمت کیلئے بلایا جائے یا کسی انسان کی تکلیف دور کرنے کیلئے بلایا جائے تو تم عبادت کو چھوڑو اور پہلے اپنے بھائی کی تکلیف دور کرو۔پس یہ ہے وہ تعلیم اس حقیقی مسلمان کی، جو مسجد میں عبادت کیلئے آتا ہے اور یہ تعلیم اس کو عمل کرنے کیلئے دی گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میئر صاحب نے یہاں تقریر کی ۔ ان کا میں شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اور یہاں کی کونسل نے یہاں کے سیاست دانوں نے اس مسجد کے قیام کیلئے بھرپور کوشش کی اور پھر صرف انتظامیہ کی مدد سے مسجد نہیں بن سکتی تھی۔ جب تک ہمارے ہمسائے اور یہاں کے مقامی لوگ بھی اس میں شامل نہ ہوتے پس میں آپ سب کا اس لحاظ سے بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کے آپ لوگوں نے ہماری مسجد کی تعمیر میں، اس کے قائم کرنے میں مدد کی اور ایک گھر احمدی مسلمانوں کو اس لئے مہیا کر دیا کہ وہ اپنے خدا کی عبادت کر سکیں اور یہاں اکٹھے ہو کر جمع ہو کر انسانیت کی خدمت کے منصوبے بنا سکیں۔ یہاں کے شہریوں کی خدمت کیلئے اپنی پلاننگ کر سکیں اور ان شہریوں کو جگہ مہیا کر سکیں کہ وہ یہاں آئیں اور اپنے فنکشن کریں۔

ہماری مساجد تو ہر ایک کیلئے کھلی ہوتی ہیں۔ اور اسی لئے بعض جگہ پہ ملٹی پرپز ہال بھی بنائے جاتے ہیں۔ اسی لئے کہ جو بھی فنکشن ہوں، بے شک غیر مسلموں کے بھی ہوں وہاں آکے آرام سے کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میئر صاحب نے ایک بڑی اچھی بات کی کہ دنیا اکٹھی ہو رہی ہے۔ یہ بات میں اکثر جگہ بیان کرتا ہوں ۔ وہ زمانہ ختم ہو گیا جب دنیا میں فاصلے ہوتے تھے۔اب فاصلے سمٹ گئے ہیں ۔سفر کے فاصلے بھی سمٹ گئے ہیں اور رابطوں کے فاصلے بھی سمٹ گئے ہیں۔اگر سفر مہینوں کا گھنٹوں میں طے ہونے لگا ہے تو رابطوں کے فاصلے، مہینوں کے سیکنڈز کے اندر اندر طے ہونے لگے ہیں۔ بلکہ سیکنڈ سے بھی کم حصہ میں طے ہونے لگے ہیں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ خبر پہنچ جاتی ہے ۔پس جب ایسی صورتحال ہو تو دنیا ایک دوسرے کو جان لیتی ہے۔ایک دوسرے کے حالات سے واقفیت حاصل کر لیتی ہے۔اب ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے دوسو چھ ممالک میں ہیں۔ یہاں اس شہر میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ چند سیکنڈ میں مثلاً اس جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہی، چند سیکنڈ میں یا اس سے تھوڑی دیر کے بعد یہی فنکشن ساری دنیا کے احمدی جان لیں گے۔ بلکہ نہ صرف احمدی لوگ بلکہ احمدی لوگوں سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی جان لیں گے۔ بلکہ بعض جگہ ایسی صورتحال بھی ہے کہ وہاں کے مقامی ٹی وی چینل اور ریڈیو خبریں دیتے ہیں۔ان کو بھی پتا لگ جائے گا وہ بھی شاید یہ خبر دے دیں۔تو اتنے فاصلے سمٹ گئے ہیں کہ ایک شہر جس کی آبادی نوّے ہزار کہی جاتی ہے، اس شہر میں ہونے والے اس پروگرام کی خبر دنیا کے ہر ملک میں پھیل جائے گی۔تو اس سے زیادہ اور کیا دلیل فاصلے سمٹنے کی ہو سکتی ہے۔

اس چھوٹے سے شہر میں باوجود اس کے کہ اس کی آبادی نوے ہزار ہے مجھے یہ سن کہ حیرت ہوئی کہ یہاں ایک سو ستائیس قومیں رہتی ہیں اور محبت اور پیار سے رہتی ہیں۔ اتنی مختلف قسم کی نسلوں اور قوموں کا یہاں رہنا یہی بتاتا ہے کہ اس شہر کے لوگوں میں کھلے دل ہونے کی نہ صرف صلاحیت ہے بلکہ اس کا اظہار ان کے عمل سے بھی ہوتا ہے۔ پس اس شہر کے رہنے والوں کی یہ ایک بہت بڑی خوبی ہے اور میری دعا ہے کہ یہ خوبی ہمیشہ ان لوگوں میں قائم رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ میں نے کہا کہ ہمارے پیدا کرنے والے نے ہمیں بتایا کہ تم میری صفات کو اختیار کرو۔ اس نے ہمیں کہا کہ ایک دوسرے سے محبت اور پیار رکھو اس نے محبت اور پیار ہماری فطرت میں پیدا کیا ہے۔ لیکن بعض دفعہ بعض مفاد پرست عناصر فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دلوں میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں سے بچنا ہر عقلمند انسان کا کام ہے۔ اور جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے اگر ہمارے میں کوئی فتنہ ڈالنے کی کوشش کرے بھی یہ کہنے کی کوشش کرے بھی کہ فلاں آپ کے خلاف بول رہا ہے یا فلاں نہیں بول رہا تو اگر ضرورت ہو تو قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے ہم ضرور اسکا جواب دیتے ہیں۔ لیکن بلا وجہ کی رنجشیں پیدا کر کے اور فساد پیدا کر کے ماحول کو بگاڑنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اور میرا خیال ہے کہ یہ نمونہ آپ نے یہاں جماعت میں یقیناً دیکھا ہوگا۔ اور اس مسجد کے بننے کے بعد اس نمونہ کا اظہار مزید کھل کر انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی طرف سے ہوگا۔

پس میں یہاں کے مہمانوں سے، یہاں کے شہریوں سے یہ بھی درخواست کروں گا کہ اس محبت اور پیار اور بھائی چارہ اور آپس میں مل جل کے رہنے کی خوبی کو ہم نے ہمیشہ قائم رکھنا ہے۔ اور اگر کوئی فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو ہم نے مل کر اس کو ختم کرنا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ اس بارہ میں ہر قدم میں آپ کے ساتھ ہوگی بلکہ سب سے آگے ہوگی۔ آج دنیا کو شدت پسندی کی بجائے محبت کی ضرورت ہے۔ پیار کی ضرورت ہے۔ بھائی چارہ کی ضرورت ہے۔ آپس کے تعلق کی ضرورت ہے۔ پس اگر ہم نے دنیا میں محبت اور پیار پیدا کرنا ہے تو ہر سطح پر، ہر شہر کی سطح پر، ہر علاقہ کی سطح پر، ہر ملک کی سطح پر اور دنیا کی سطح پر آپس میں برداشت اور محبت اور پیار کو پیدا کرنے کیلئے بھرپور کوشش کرنی پڑے گی اور مل جل کر اس کام کو کرنا پڑے گا۔ مختلف قومیں ہیں مختلف مذاہب ہیں، مختلف قبیلے ہیں جو خدا تعالیٰ نے بنائے ہیں لیکن ایک چیز اللہ تعالیٰ نے سب کو کہی کہ تم لوگ فساد کرنے والے لوگوں کی باتوں میں نہ آؤ۔ بلکہ آپس میں محبت اور پیار کو بڑھاؤ اور یہی وہ تعلیم ہے جس کو ہم ہر جگہ پھیلاتے بھی ہیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ میں نے اور میئر صاحب نے بھی اس کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ کی یہ مسجد ہر ایک کیلئے کھلی ہے اور یہ یقیناً کھلی ہے۔ اس لئے کھلی ہے تا کہ ہمارے آپس میں محبت اور تعلقات بڑھیں۔ یہاں مختلف پارلیمنٹیرین نے بھی خطاب کیا۔ سیاستدانوں نے خطاب کیا کہ امن کو برباد کرنے والے بہت سارے لوگ ہیں جو برباد کرتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا انکا کام ہی فساد ہے۔ پس ہم نے ان فسادیوں سے بچنا ہے اور یقیناً ایک عقلمند انسان کا کام ہے کہ فسادیوں سے بچا جائے۔ اور محبت اور پیار کو قائم کیا جائے۔ دنیا نے آپس کے تعلقات کو خراب کر کے، فساد پیدا کر کے، جھگڑے اور لڑائیاں پیدا کر کے، کیا حاصل کیا ہے۔

گزشتہ جو دو جنگ عظیم ہوئی ہیں ان میں ہم نے یہی دیکھا کہ دنیا تباہ ہوئی اور کئی دسیوں ملین لوگ اس دنیا سے چلے گئے اور جنگوں سے اپنی جانیں گنوا بیٹھے۔ پس امن ہی اصل چیز ہے اور امن سے ہی انسانیت کی قدریں قائم ہوتی ہیں۔ اور امن قائم ہوتا ہے محبت اور پیار اور آپس کے تعلقات پیدا کرنے سے اور دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے سے، پس یہ باتیں ہیں جو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئیں کہ ہم نے امن کے قائم کرنے کیلئے ہر سطح پر محبت اور پیار کو رائج کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن کریم امن قائم کرنے کیلئے ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ تم نے ہر مذہب کی عبادت کرنے والے کی حفاظت کرنی ہے۔ اور ہر مذہب کی عبادت گاہ کی حفاظت کرنی ہے۔ قرآن کریم میں یہی حکم آیا ہے کہ اگر ان فساد کرنے والے لوگوں اور مذہب کو ختم کرنے والے لوگوں کے ہاتھوں کو نہیں روکو گے تو یہ نہ کسی چرچ کو باقی رہنے دیں گے نہ کسی synagogue کو باقی رہنے دیں گے نہ کسی اور عبادت خانہ کو باقی رہنے دیں گے اور نہ کسی مسجد کو باقی رہنے دیں گے۔ مطلب یہ کہ یہاں آکر عبادت کرنے والوں کے دلوں میں فساد اور کدورتیں پیدا کریں گے۔ جس کی وجہ سے پھر یہاں مسجدوں میں یا عبادت گاہوں میں پیار اور محبت کی تعلیم دینے کی بجائے فساد کی تعلیم دی جائیگی۔ اور پھر یہ بھی ہے کہ یہ لوگ نہیں چاہتے کہ پیار اور محبت کی جگہیں دنیا میں قائم ہوں۔ جب کہ جتنی مذہبی عبادت گاہیں ہیں وہ پیار اور محبت کی تعلیم دینے کیلئے قائم کی گئی ہیں۔ پس قرآن کریم ہمیں کہتا ہے کہ تم صرف مسجد کی حفاظت نہ کرو بلکہ ہر مذہب کے ماننے والے کی عبادت گاہ کی حفاظت کرو۔

پس یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جس پر ہم عمل کرتے ہیں اور یہی وہ حقیقی نسخہ ہے جو قرآن کریم نے ہمیں دیا ہے۔ جس سے آپس میں مذاہب کی محبت بھی پیدا ہوتی ہے اور ایک دوسرے سے تعلق بھی پیدا ہوتا ہے اور ایک دوسرے کے جذبات کا اور احساسات کا خیال بھی رکھا جا سکتا ہے۔ بلکہ قرآن کریم تو ہمیں یہ بھی کہتا ہے کہ تم، جو بتوں کی عبادت کرنے والے ہیں انکے بتوں کو بھی برا نہ کہو کیونکہ جواب میں وہ تمہارے خدا کو برا کہیں گے اور پھر اس کے نتیجہ میں دنیا میں فساد پیدا ہوگا۔ اور یہ کسی صورت میں اللہ تعالیٰ کو برداشت نہیں کہ حقیقی مسلمان اس فساد میں involve ہو۔ اور جو لوگ اس قسم کے کاموں میں ملوث ہیں جو فساد پیدا کر رہے ہیں، چاہے مسلمان ہوں وہ اسلام کی تعلیم سے ہٹے ہوئے ہیں وہ اسلام کو بدنام کرنے والے ہیں۔ اسلام کی تعلیم تو پیار اور محبت کی تعلیم ہے اور جہاں کہیں سختی کا حکم ہے تو وہاں امن اور سلامتی قائم کرنے کیلئے سختی کا حکم ہے۔ نہ کہ غلط قسم کے مفادات حاصل کرنے کیلئے ہے۔ اسی طرح ایک حقیقی مسلمان کا فرض ہے کہ تمام دنیا کے مذاہب کے جو بانی ہیں ان کی عزت کرے تمام مذاہب کے جو انبیاء ہیں انکی عزت کرے اور ہم سب انبیاء کو مانتے ہیں اور سب کی عزت اور احترام کرتے ہیں اسی لئے ہم دوسرے مذاہب سے یہی درخواست کرتے ہیں کہ آپ لوگ بھی بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور احترام کریں تا کہ دنیا میں امن اور پیار اور محبت قائم ہو تا کہ مسلمانوں کے جذبات مجروح نہ ہوں اور محبت اور پیار کی فضا قائم کر کے ایک دوسرے کے پیار کو جیتنے والے بنے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بانی جماعت احمدیہ نے ہمیں بتایا کہ یقیناً وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا جو نبی بن کر آئے جنہوں نے مذاہب کی بنیاد ڈالی وہ لوگ سچے اور نیک لوگ تھے۔ پاک اور صاف لوگ تھے۔ امن اور پیار اور محبت کرنے والے لوگ تھے۔ تب ہی تو کروڑوں انسانوں نے ان کو مانا اور ان کے پیچھے چلے۔ پس جب ایسے لوگ جنہوں نے لاکھوں کروڑوں انسانوں کی حالت کو بدلا اور ان کا تعلق اپنے پیدا کرنے والے خدا سے بھی پیدا کیا اور آپس میں ایک دوسرے سے محبت قائم کرنے کی کوشش کی تو ان لوگوں کی عزت اور احترام کرنا ہمارا فرض ہے۔

پس یہ ہے اس مسجد کا مقصد اور ہر اس مسجد کا مقصد جو جماعت احمدیہ دنیا میں قائم کرتی ہے اور جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 206 ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہے۔ مساجد مختلف شہروں میں بنتی ہیں، مختلف ملکوں میں بن رہی ہیں۔ قصبوں میں اور گاؤں میں بن رہی ہیں۔ اور ہر جگہ اس خوبصورت تعلیم کو ہم پھیلاتے ہیں۔ اور یہی وہ خوبصورت تعلیم ہے جو مختلف قوموں میں آپ کو ہر جگہ نظر آئے گی اور یہی جماعت احمدیہ کی خوبصورتی ہے کہ جہاں بھی جائیں وہاں ہر احمدی چاہے وہ افریقہ کے ممالک ہوں یا ایشیا کے ممالک ہوں یا امریکہ کے ممالک ہوں یا یورپ کے ممالک ہوں یا فار ایسٹ کے ممالک ہوں یا آسٹریلیا ہو یا ساؤتھ امریکہ ہو۔ ہر جگہ جماعت احمدیہ کی یہی خوبصورتی آپ کو نظر آئے گی کہ جماعت جہاں یہ پیغام دیتی ہے کہ ایک خدا کو پہچانو اور اس کی عبادت کرو وہاں یہ بھی پیغام دیتی ہے کہ آپس میں محبت اور پیار اور بھائی چارہ کی فضا قائم کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ان باتوں کے بعد میں جماعت احمدیہ کے افراد کو بھی کہتا ہوں کہ اب یہ مسجد بننے کے بعد لوگوں کی نظریں آپ پر پہلے سے زیادہ ہوں گی۔ یہ مسجد کے دو مینار جو آپ نے کھڑے کئے ہیں یہ صرف خوبصورتی کیلئے نہیں ہونے چاہئیں بلکہ یہ پیار محبت اور امن کا اور خدائے واحد کی عبادت، خدا تعالیٰ کی خاطر کرنے کا سمبل ہونے چاہئیں۔ پس ہمیشہ جب بھی اس مسجد میں آئیں اس سوچ کے ساتھ آئیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی عبادت خالص ہو کر کرنی ہے اور اس کا حق ادا کرنا ہے۔ اور آپس میں بھی محبت اور پیار سے رہنا ہے۔ آپس میں بھائی چارہ کو بڑھانا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے پر سلامتی بھیجنی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب تم مسجد میں آتے ہو تو تمہارا مقصد وحدت کو قائم کرنا ہے اور جب وحدت قائم ہوگی تب ہی خدائے واحد کی عبادت کرنے والے بنو گے۔ اور وحدت اس وقت قائم ہوتی ہے جب تم ایک دوسرے سے اثر لیتے ہو۔ بعض روحانی لحاظ سے کم ہوتے ہیں۔ بعض زیادہ ہوتے ہیں۔ اور جب جماعت کے طور پر کھڑے ہو کر نمازیں پڑھ رہے ہوں گے۔ صف میں کھڑے ہوں گے ایک دوسرے کا اثر لے رہے ہوں گے۔ ایک دوسرے سے نور حاصل کر رہے ہوں گے۔ پس جب ایک دوسرے سے نور حاصل کرنا ہے تو اس نور کا حصہ بننے کیلئے خود کوشش بھی کرنی پڑے گی۔ اور یہی کوشش کرنی ہوگی کہ میں اپنے بھائی سے بھی روحانیت لوں اور اپنے بھائی کو روحانیت دوں۔ اور وہ اسی صورت میں ممکن ہے جب آپ حقیقی رنگ میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے اس کا حق ادا کرنے والے ہوں گے اور اس کے بندوں کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ کرے کہ یہ مسجد ان تمام مقاصد کو پورا کرنے والی ہو اور آپ لوگ آپس کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہوں۔ اپنے خدا کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہوں۔ اپنے ہمسایوں کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہوں اور اس شہر کے ہر شخص کے حق ادا کرنے والے ہوں۔ اور محبت اور بھائی چارہ اور پیار اور امن کی تعلیم کو اس مسجد کو بننے کے بعد پہلے سے زیادہ اس شہر میں پھیلانے والے ہوں۔ جزاک اللہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بجکر پچپن منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

بعد ازاں اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں کھانا کھایا۔

مسجد بیت الواحد کی اس افتتاحی تقریب میں 124 مہمان شامل ہوئے جن میں لارڈ میئر شہر HANAU CLAUS KAMINSKY، صوبہ HESSEN کے ایک ضلعی کمشنر ERIC PIPA صاحب، جرمن نیشنل

پارلیمنٹ کے تین ممبرز BETTINA MULLER KORDULA صاحبہ، SCHULZ ASCHF صاحبہ، CHRISTINE BUCHHOLZ صاحب اور اس کے علاوہ مختلف سرکاری حکام، وکلاء، ڈاکٹرز، انجینئرز، اساتذہ، جرنلسٹس اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہوئے۔

RTL ٹیلیوژن کے جرنلسٹ اور انکی ٹیم مسجد کی افتتاحی تقریب کی COVERAGE کے لئے آئی ہوئی تھی۔ تقریب کے اختتام پر یہ ٹیم سٹیج پر آگئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔

جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ احمدیہ کمیونٹی رواداری اور بھائی چارہ کو معاشرہ میں کس طرح پروموٹ کرتی ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہم تو ہمیشہ ہی پوری دنیا میں یہی پیغام پھیلا رہے ہیں کہ اسلام رواداری سکھاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی مثال دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپؐ پر اور آپ کے ماننے والوں پر اتنا ظلم ہوا کہ آپؐ کو مکہ چھوڑ کر مدینہ جانا پڑا۔ وہاں بھی آپ پر اور آپ کے ماننے والوں پر مظالم کا سلسلہ جاری رہا اور جب دشمن جنگ پر اتر آیا تو آپ ﷺ کو دفاعی جنگ کا حکم ملا۔ اور یہ حکم اس لئے نہیں تھا کہ آپ ﷺ صرف اسلام کو بچائیں۔ یا صرف مسلمانوں کو بچائیں بلکہ اس لئے تھا کہ تمام مذاہب کی عبادت گاہوں، مساجد، چرچز، SYNAGOGUE کو بچالیں اور یہ حکم مذہبی آزادی کو قائم کرنے کے لئے تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم تو مذہبی رواداری کے قیام کے لئے ہر وقت کوشش کرتے ہیں۔ لندن میں ایک ریلیجنس کانفرنس کا انعقاد کیا تھا۔ GOD IN 21ST CENTURY عنوان تھا۔ اس میں عیسائی، یہودی، ھندو، دروزی، اور دوسرے مذاہب کے لیڈر آئے تھے اور سب نے اپنے اپنے مذہب کے حوالہ سے ایڈریس کیا تھا۔ اس کانفرنس کا یہی مقصد تھا کہ ہم سب رواداری، بھائی چارہ اور امن کی باتیں کریں اور امن کا قیام ہو۔

جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ یہاں آپ لوگوں کا خطبہ جمعہ جرمن زبان میں بھی ہوتا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں صرف جرمنی کی بات نہیں۔ ساری دنیا میں وہاں کی مقامی زبانوں میں بھی ہوتا ہے تا کہ جو لوگ مقامی زبانیں جانتے ہیں ان کو بھی سمجھ آئے۔ انڈونیشیا میں انڈونیشین زبان میں ہوتا ہے۔ پاکستان میں اردو زبان میں ہوتا ہے اور یو کے کی جماعتوں میں انگریزی زبان میں بھی ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا میں خطبہ جمعہ اردو زبان میں دیتا ہوں اور اس کا آٹھ مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو رہا ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیم کے لحاظ سے کوئی ایسا حکم نہیں ہے کہ صرف فلاں خاص زبان میں ہی خطبہ دیا جائے۔

اس انٹرویو کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جونہی سٹیج سے نیچے تشریف لائے تو ایک بوزنین خاتون جو آج کی اس تقریب میں شامل تھیں، حضور انور کے قریب آگئیں۔ ان کی آنکھوں سے مسلسل آنسو جاری تھے اور بے اختیار کہہ رہی تھیں کہ میں نے حضور انور کو خواب میں دیکھا ہے۔ میں نے حضور انور کا چہرہ آسمان سے اُترتے خواب میں دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ حضور کا چہرہ بہت ہی خوبصورت تھا، بہت نور تھا۔ سفید لمبی داڑھی تھی اور سر پر سفید پگڑی تھی۔ اس خاتون نے خواب میں ہی رونا شروع کر دیا اور بے اختیار روتی گئی۔ نیند سے بیدار ہونے کے بعد بھی روتی رہی۔

یہ خواب اس خاتون نے دو سال قبل دیکھا تھا مگر آج بھی اس کے ذہن میں نقش تھا۔

جب یہ خاتون حضور انور کے سامنے کھڑی تھی تو مسلسل رو رہی تھی اور کہتی تھی کہ مجھے یقین نہیں آرہا کہ میں حضور کے سامنے کھڑی ہوں۔

اُس نے اپنا ایک اور خواب سنایا جو بارہ سال قبل اس نے دیکھا تھا کہ ایک سفید رنگ کا گھوڑا اُترتے دیکھا ہے۔ اس گھوڑے نے مجھے ایک چھوٹا سفید رنگ کا گھوڑا دیا ہے اور ساتھ ہی ان کی آواز آئی کہ اس کی حفاظت کرنا یہ تمہارے لئے امانت ہے۔

اس خاتون نے یہ خواب بیان کر کے حضور انور سے اس کی تعبیر چاہی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ اس خواب کی ایک تعبیر یہ بھی ہوسکتی ہے کہ پرانے زمانے میں گھوڑے حفاظت اور سواری کے لئے استعمال ہوتے تھے خاص طور پر جنگوں میں چونکہ اس زمانے میں جہاد تلوار کا نہیں ہے بلکہ قلم کا ہے۔ اس لئے آپ کو متوجہ کیا گیا ہے کہ آپ قلم کا جہاد کریں یعنی زیادہ سے زیادہ علم حاصل کریں اور سچائی کو پہچاننے کی کوشش کریں۔ حضور انور نے فرمایا تو یہ اس کی ایک تعبیر ہوسکتی ہے۔

آخر پر موصوفہ فاطمہ صاحبہ پھر کہنے لگیں کہ میں نے حضور انور کو بالکل اسی روپ میں خواب میں دیکھا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے لئے یہ خواب مبارک فرمائے۔

بعد ازاں جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی سے باہر تشریف لائے تو تمام بچے ایک قطار میں کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعد ازاں لوکل مجلس عاملہ، وقار عمل میں حصہ لینے والے افراد اور شعبہ جائیداد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی چھت پر گنبد رکھنے کے بارہ میں ہدایات دیں کہ کس طرح آپ گنبد کے وزن کے لحاظ سے چھت کو مضبوط کر سکتے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں سے روانگی سے قبل صدر صاحب جماعت HANAU کو ہدایت دی کہ جو مسجد کا مین ENTRANCE ہے اور اس کا جو برآمدہ ہے اور تکون نما چھت ہے اس چھت کے سامنے والے حصہ کے اوپر ایک چھوٹا سا مینارہ بنائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باقاعدہ اس کا ایک نقشہ بنا کر دکھایا۔

مہمانان کرام کے تاثرات

آج کی اس تقریب میں شامل ہونے والے بہت سے مہمانوں نے اپنے تاثرات اور دلی جذبات کا اظہار کیا۔ بہت سے مہمانوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب نے ان کے دل پر گہرا اثر چھوڑا ہے اور یہ مہمان اس اثر کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

ایک خاتون SCHNDLER صاحبہ نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ آج خلیفۃ المسیح کے خطاب کا ہر لفظ حقیقت پر مبنی تھا۔ خلیفۃ المسیح کی طبیعت دھیمی ہے۔ بہت محبت کرنے والے اور پُر اثر شخصیت کے مالک ہیں۔ خلیفہ نے آج اپنے خطاب میں ہمیں اسلام کی خوبصورت تعلیم بتائی۔ میں نے آنکھیں بند کرلیں اور خلیفہ کی باتوں کو سنتی جاتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دنیا کا کوئی پُرامن انسان محبت کی تعلیم دے رہا ہے۔ ایسی تعلیم تو مجھے چرچ میں بھی کبھی نہیں ملی۔

ایک جرمن مہمان خاتون MRENE PRUSSIG نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ہماری تعلیم یہ ہے کہ ہمسائے سے محبت کرو۔ لیکن ہمارے پاس صرف تعلیمات ہی رہ گئی ہیں۔ آج حضور انور کا خطاب سن کر ایسے لگا کہ یہ تعلیمات پھر سے زندہ ہوگئی ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہم عیسائی آپ کے خلیفہ کی آج کی تقریر سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں اور جو محبت اور پیار آپ پھیلا رہے ہیں یہ ہمیں یکساں کرتی ہے۔

ایک جرمن مہمان خاتون KATHJA SOMMER صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ ایسے محسوس ہوا جیسے ہمارا ایک روحانی باپ ہے اور وہ ہم سے بات کر رہا ہے اور ہم سب اس کے بچے ہیں اور اس کے سامنے برابر ہیں۔ کوئی چھوٹا بڑا نہیں ہے۔

میں بے شک عیسائی ہوں اور عیسائیت پر عمل کرتی ہوں لیکن آج خلیفہ کے خطاب نے ہمارے دلوں کو چھو لیا ہے۔ ہم نے ان کی باتوں سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ آپ نے جو بھی بیان فرمایا ہمارے لئے حیران کن تھا۔ مجھے ایک بات بہت پیاری لگی کہ سب سے قبل انسانوں کی خدمت کریں۔ اگر عبادت کے لئے جا رہے ہوں تو کسی کو مدد کی ضرورت ہو تو اس کی مدد کریں۔

ERIC PIPA صاحب، ضلعی کمشنر نے کہا۔

خلیفہ وقت کی تقریر نے ہم پر بہت اچھا اثر چھوڑا ہے۔ آپ غیر مسلمان شہریوں سے براہ راست مخاطب ہوئے۔ اس طرح سے آپ نے تمام انسانوں کا ایک خدا کی طرف سے ہونے پر توجہ دلائی۔ اور یہ سکھایا کہ ایک دوسرے کی عزت نفس کا خیال رکھو اور مسائل کو امن کی راہوں پر چلتے ہوئے حل کرو۔ اب آپ کی جماعت کا فرض ہے کہ آج جو پیغام خلیفہ نے دیا ہے اس کو پبلک تک زیادہ تر پہنچانے کی کوشش کریں تا کہ ہم اس علاقہ میں، جرمنی میں، یورپ میں اور پوری دنیا میں امن اور پیار سے اکٹھے رہنے والے بن سکیں۔ مجھے آپ کی تقریر بہت پسند آئی ہے۔ مجھے اس کی تحریری کاپی دیں اور اس کو سب کے لئے انٹرنیٹ پر بھی لگائیں۔

شہر HANAU کی CDU پارٹی کے CHAIRMAN نے کہا:

کچھ لوگوں کی وجہ سے تمام اسلام کو بدنام کیا جاتا ہے۔ آج ہم نے خلیفۃ المسیح کا خطاب سنا ہے۔ اب میں چاہتا ہوں کہ اس علاقہ کا امام آکر ہماری پارٹی سے خطاب کرے اور اگر وہ آج کے خلیفہ کے اس پیغام کو اسی طرز میں پیش کر پائے تو آسانی سے ہماری پارٹی سے سولہ یا اٹھارہ سفیر مل جائیں گے جو آج کے اس پیغام کو آگے پہنچائیں گے۔

ایک مہمان نے کہا:

خلیفہ کا خطاب یقین سے بھرا ہوا تھا اور آپ کے الفاظ کا چناؤ بہت اچھا تھا جیسے امن اور ہم آہنگی۔ یہ اقدار ہم میں بھی ہیں مگر آپ کا بیان بہت ہمدرد تھا۔ میں بہت متاثر ہوا ہوں۔

BERND REUTER ایک سابق ممبر آف پارلیمنٹ نے کہا:

میرا یہ یقین ہے کہ ایک مسجد معاشرہ میں بہتری لاسکتی ہے اور لانا چاہئے اس طرح سے کہ اس کے

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی و افراد خاندان

ذریعہ سے لوگوں کا آپس میں رابطہ ہو اور ایک دوسرے کے خیالوں سے واقف ہوں اور ایک دوسرے سے جان پہچان ہو اور افہام و تفہیم ہو۔

ایک مہمان نے کہا کہ

میرے لئے پہلے مشکل تھا کہ اسلام کے بارہ میں کوئی اچھی رائے بناؤں۔ مگر آج خلیفۃ المسیح نے جو اسلام پیش کیا ہے اس اسلام کو دیکھ کر مجھے لگتا ہے کہ اسلام امن اور رحم کی تعلیم دینے والا مذہب ہے۔ یہ تصورِ اسلام قرآن کے مفہوم کے عین مطابق ہے۔

ایک مہمان نے کہا:

خلیفہ نے اسلام کی بنیادی تعلیمات پیش کیں اور بہت عمدہ رنگ میں پیش کیں اور اس کی بغیر کسی تامل کے تصدیق کرنی ضروری ہے۔ میں نے خود تو اسلام کا مطالعہ نہیں کیا مگر آج جو خلیفۃ المسیح نے کہا وہ مجھے بہت ہی مثبت معلوم ہوتا ہے۔ مجھے آج تک معلوم نہیں تھا کہ اسلام بھائی چارہ، آپس میں ہمدردی کو قائم کرنا اور ایک دوسرے کی عزت نفس کا خیال رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن آج باتیں سن کر دل میں بہت اثر ہوا ہے۔

CHRISTNIE BUCHHOLZ صاحبہ ممبر آف پارلیمنٹ نے کہا:

مجھے محسوس ہوا ہے کہ یہاں HANAU میں احمدیہ جماعت بہت مقبول ہے۔ خاص طور پر آج کے زمانہ میں جہاں مسجد بنانا بہت مشکل ہے اور اسلام سے نفرت ہے۔ اس لئے آج کا افتتاح بہت مثبت رنگ رکھتا ہے کہ لوگ آکر اسلام کے بارہ میں جان سکتے ہیں اور مسجد کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ لوگ آپس میں ملیں۔ مجھے آج یہ موقع ملا کہ قریب سے خلیفہ سے کچھ بات کرسکوں۔ کھانے کے دوران مختصر گفتگو بھی ہوئی اور مجھے بہت اچھا لگا۔ خلیفہ بہت OPEN اور AMUSING ہیں۔ میرے لئے یہ بڑی اعزاز کی بات ہے کہ میں آپ سے مل سکی۔

ایک مہمان نے کہا:

مجھ خلیفہ بہت باوقار انسان معلوم ہوتے ہیں جنہوں نے بہت احسن رنگ میں خطاب فرمایا۔ اس خطاب نے ہم پر بہت اثر ڈالا ہے۔

مسجد کے ہمسایہ میں ایک جرمن مہمان RUFIX صاحب نے کہا:

آج کا پروگرام بہت اچھا لگا۔ مجھے پہلے تو جماعت احمدیہ کا کوئی علم نہ تھا۔ دعوت کے بعد INTERNET پر کچھ معلومات جماعت کے بارہ میں حاصل کیں اور خلیفہ کے خطاب کے بعد مجھے یہ سب سچا معلوم ہوتا ہے۔ اسلام کا جواَب تک تصور تھا جو آج کل ہر جگہ غلط پیش کیا جاتا ہے، اب درست ہو گیا ہے اور سچی حقیقت معلوم ہوئی ہے۔ اور خلیفۃ المسیح نے جو یہ کہا ہے کہ اصل امن تب ممکن ہوسکتا ہے جب اتفاق سے اکٹھا رہا جائے۔ اور یہ بالکل میرے نزدیک درست ہے۔ آپ کے خلیفہ کی باتیں سچائی سے بھرپور ہیں۔

ایک مہمان MURDOC صاحب نے کہا:

خلیفۃ المسیح کا آنا اور ان کا خطاب مجھے بہت ہی متاثر کن لگا ہے۔ یہ بات مجھے بہت پسند آئی جس کا خلیفہ صاحب نے ذکر کیا کہ کھلے دل سے آپ ہمسایوں کے ساتھ تعلق قائم کریں گے۔ اور یہ ایک نہایت اہم قدم ہے۔ پھر خلیفہ صاحب کی یہ بات کہ ہر انسان، جس مذہب سے بھی تعلق رکھتا ہو، اس مسجد میں آسکتا ہے اور ہر کوئی آپ سے مدد حاصل کرسکتا ہے۔ پھر مجھے خلیفہ صاحب کا یہ فقرہ بھی ذہن نشین ہے کہ ادھر مسجد میں صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے نہیں اکٹھا ہوا جاتا بلکہ انسانوں کی مدد و معاونت کیلئے بھی ادھر لوگ آسکتے ہیں۔

ایک مہمان Ronald صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

''میرے لئے یہ آج کا پروگرام نہایت ہی حیران کن تھا کیونکہ میرا اسلام کے بارہ میں تصور بالکل ہی مختلف تھا جو کہ یقیناً میڈیا کا قصور ہے۔ لیکن آج مجھے خلیفۃ المسیح کے خطاب سے معلوم ہوا ہے کہ جو اسلام آپ کی جماعت پیش کرتی ہے وہ بہت اعلیٰ قسم کا ہے۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت متاثر کن تھا اور آپ رعب دار معلوم ہورہے تھے۔ ہم جو پروٹسٹنٹ ہیں ان میں تو ایسا کوئی روحانی سربراہ نہیں محض بشپ ہوتے ہیں۔ کیتھولیکس میں تو پوپ ہوتا ہے اور ان کا مقام بھی اس کی طرح کا لگ رہا ہے۔''

ایک ممبر پارلیمنٹ Bettina Muller صاحبہ نے کہا:

''خلیفہ صاحب نہایت ہی روحانی شخصیت معلوم ہوتے ہیں اور جو بات وہ بیان کرتے ہیں اسے ایک ایسے متاثر کن انداز سے بیان کرتے ہیں جو دوسرے کو قائل کرلیتی ہے۔ میرے پر تو انہوں نے ایک ایسا اثر کیا کہ مجھے وہ بہت نرم دل لگے اور پیار کرنے والے۔ اگر مجھے کہا جائے کہ خلیفہ صاحب کے بارہ میں ایک ہی لفظ میں بتاؤ تو میں ''نرم دل'' کہوں گی۔''

ایک سرکاری ملازم Kazalak صاحب نے کہا:

''مسجد کا افتتاح بہت ہی اعلیٰ رہا اور Hanau کے تمام شہریوں کیلئے یہ مسجد فائدہ پہنچانے والی ہے۔ میں آج کے پروگرام سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ خلیفۃ المسیح کے خطاب نے ہم پر گہرا اثر کیا ہے۔ خلیفۃ المسیح بہت ہی بڑے عالم معلوم ہوتے ہیں اور ان کا علم بہت بلند لگتا ہے۔ مجھے خلیفہ صاحب بہت پیار و محبت کرنے والے اور رحم دل لگے ہیں۔''

ایک مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

''خلیفہ کا خطاب سن کر اور یہ معلوم کرکے مجھے حیرت ہوئی کہ اسلام اور عیسائیت کی تعلیم میں کتنی مشابہت ہے۔ خلیفہ صاحب کی یہ بات بہت پسند آئی کہ عبادت سے زیادہ اہم تو انسانوں سے اچھا سلوک اور پیار اور محبت سے پیش آنا ہوتا ہے۔ آج خلیفۃ المسیح نے پیار اور امن کے حوالہ سے باتیں کیں اور یہ بہت ضروری ہوتا ہے۔ آج کل لوگ اس کو بھول جاتے ہیں۔''

Hanau شہر کے لارڈ میئر نے کہا:

''آج کا افتتاح نہایت ہی عظیم الشان تھا اور خاص طور پر خلیفہ صاحب کے خطاب نے اس بات کو واضح کیا کہ کونسی بات اصل میں اہمیت کی حامل ہے۔ یہ ماٹو محبت سب کیلئے اور نفرت کسی سے نہیں ایک ایسا ماٹو ہے جس کی ہمیں نہ صرف Hanau میں ضرورت ہے، بلکہ پورے جرمنی میں، یورپ میں اور دنیا بھر میں اس کی ہمیں ضرورت ہے تاکہ ہم ان لوگوں کے خلاف مل کر آواز بلند کرسکیں جو نفرت پھیلانا چاہتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح ایک بہت متاثر کن اور رعب دار شخصیت ہیں جو اپنا پیغام ایک نہایت ہی زبردست انداز میں دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ اور یہ پیغام دلوں پر اثر کرتا ہے۔ وہ بہت معتبر اور مستند ہیں۔ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ آج ان سے ملنے کا موقع ملا ہے۔''

ایک مہمان خاتون نے حضور انور کے چہرۂ مبارک کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

''حضور کے چہرے سے محبت اور امن جھلکتا ہے۔ اور ایک عجیب سکون نظر آتا ہے۔ اسی طرح ایک اور مہمان خاتون نے کہا کہ وہ اس بات پر حیران تھیں کہ کیسے حضور کی آمد کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی اور امن کا دریا فضا میں پھیل گیا۔''

ایک مہمان نے بات چیت کے دوران کہا:

''معاشرتی کاموں کیلئے حضور انور کی جدوجہد قابلِ ستائش ہے۔ اور میں اس بات کا شکرگزار ہوں کہ حضور انور جماعت کو بھلائی کے راستے پر چلا رہے ہیں اور آج خلیفہ نے صرف جماعت کیلئے ہی نہیں بلکہ ساری انسانیت کیلئے پیغام بھیجا ہے۔''

ایک جرمن مہمان حضور انور کی تقریر سے بہت متاثر تھے کہنے لگے:

''حضور انور کا یہ فرمانا چونکہ پہلے یہاں ایک سپر مارکیٹ تھی اس لئے یہاں لوگ مادی ضرورت کی اشیاء خریدتے تھے اور اب یہاں سے روحانی اور اخلاقی اقدار حاصل کی جاسکیں گی۔ اس بات نے مجھے بہت متاثر کیا۔ اسی طرح ایک اور صاحب نے یوں تبصرہ کیا کہ حضور کے الفاظ بہت زبردست ہیں اور یقین سے پُر ہیں۔''

ایک سیاست دان نے جاتے جاتے کہا:

''اتنی منظم جماعت میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ اور میں کسی غلطی کی طرف نشان دہی نہیں کرسکتا۔''

ایک خاتون کے تاثرات مسجد کے احاطہ میں آنے پر یہ تھے:

''جب میں نے قدم ہی رکھا تھا تو مجھے ایک عجیب امن کا احساس ہوا۔''

ایک انجینئر جس نے مسجد کی تعمیر میں کام بھی کیا اس کا کہنا تھا:

''حضور نے جتنی بھی باتیں کیں، میں ان سب سے مکمل اتفاق کرتا ہوں۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ میرا خیال تھا کہ یہ تقریب چرچ کی تقریبوں کی طرح ہوگی جن میں زیادہ دکھاوا ہوتا ہے۔ لیکن یہ ایک سادہ مگر بہت اچھی تقریب تھی جس میں مجھے ایسا لگا کہ دنیا اور مذہب میں کوئی زیادہ فرق نہیں ہے۔''

ایک صاحب جو اپنی اہلیہ کے ساتھ آئے تھے گفتگو کے دوران کہنے لگے:

''پردے کا جو اصول اسلام سکھاتا ہے وہ درست ہے۔ اسی طرح انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ اگر دوسرے مذاہب اور فرقوں کے سربراہان بھی یہ باتیں کہیں جو حضور فرمارہے ہیں تو بہت خوشی ہو۔''

کئی لوگوں نے اس بات پر انتہائی خوشی کا اظہار کیا کہ حضور انور نے یہ پیغام دیا ہے کہ اس مسجد کے دروازے سب کیلئے کھلے ہیں۔

''مسجد بیت الواحد'' HANAU کی اس افتتاحی تقریب کے بعد نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس بیت السبوح فرنکفرٹ جانے کیلئے روانہ ہوئے۔

کلام الامام

''جب خدا تعالیٰ سے تعلق شدید ہو تو پھر شجاعت بھی آجاتی ہے اس لئے مومن کبھی بزدل نہیں ہوتا۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 317)

طالبِ دعا: ایڈوکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، حیدرآباد

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح میں تشریف آوری ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے ’’مسجد بیت الواحد‘‘ کے افتتاح کے پروگرام کو COVERAGE دی۔

مسجد بیت الواحد Hanau کے افتتاح کی خبریں میڈیا میں

Bild اخبار نے مسجد بیت الواحد کے افتتاح کے حوالے سے خبر دیتے ہوئے لکھا:

(یہ جرمنی کا سب سے بڑا روزنامہ ہے اور اس نے اپنے علاقائی ایڈیشن میں مسجد کے افتتاح کی خبر دیتے ہوئے لکھا ہے کہ)

احمدیہ مسلم جماعت کے ۶۴ سالہ روحانی پیشوا خلیفہ مرزا مسرور احمد لندن سے تشریف لائے۔ لارڈ میئر نے کہا کہ پہلے پہل لوگوں میں خوف پایا جاتا تھا۔ لیکن شفافیت، openness، اور متعلقہ لوگوں کے ساتھ بات چیت کے ذریعہ ہم اس کو جلدی ہی ختم کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ پھر لکھا ہے کہ میئر نے بتایا کہ وہاں ۱۲۷ اقوام اور ۲۰ مذاہب اور فرقوں سے تعلق رکھنے والے لوگ آزادی ضمیر اور مذہب کی حمایت کرتے ہیں۔ رواداری ایک چیلنج ہے، جو ہر روز ہمیں نئے سرے سے سر کرنا ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر اور ایک دوسرے کی عزت کرتے ہوئے تعصّبات کو کم کیا جاسکتا ہے۔

His holiness مرزا مسرور احمد نے کہا یہاں اب کوئی مادی چیزیں فروخت نہیں کی جائیں گی۔ یہ اب خدا کا ایک گھر ہے۔ اس میں وہ چیزیں پیش کی جائیں گی جو بلند اور خوبصورت اخلاقی اقدار کو ظاہر کریں۔ محبت، ہم آہنگی اور ہمدردی اس گھر سے پھیلیں گے۔ ہم تمام انسانوں کیلئے، جو مشکلات کا شکار ہوں، حاضر ہیں، یہ مسجد تمام انسانوں اور مذاہب کیلئے کھلی ہے۔

لیکن انہوں نے خبردار بھی کیا کہ اگر ہماری صفوں میں کسی نے بدامنی پھیلانے کی کوشش کی، تو ہم ملکی قوانین کے مطابق اس کے خلاف اقدام اٹھائیں گے۔ دنیا کو تشدد اور انتہا پسندی کی ضرورت نہیں۔ امن ایک بڑی دولت اور مطمح نظر ہے۔

اخبار نے اس کے ساتھ مسجد کی تصویر اور حضور کی تصویر دی ہے۔

Hanau کے مقامی اخبار Hanauer Anzeiger نے اپنی ۲۹؍مئی ۲۰۱۵ء کی اشاعت میں قریباً نصف صفحہ کی خبر دی ہے۔

مومنین کیلئے ایک بڑا دن

لکھا ہے کہ خلیفہ، جنہیں ان کے پیروکار اور لارڈ میئر عزت سے Your Holiness کہہ کر مخاطب کرتے ہیں، نے اس بات پر زور دیا کہ ان کی جماعت ایک پرامن جماعت ہے۔ اس جماعت کا ایک اہم ماٹو محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں ہے۔ ۲۰۰ سے زائد مہمانوں اور کم از کم اتنے ہی ماننے والوں کے سامنے برطانیہ سے آنے والے خلیفہ نے مذاہب کے درمیان صلح اور توازن کی نصیحت کی۔ کہا کہ احمدی مسلمانوں کا فرض ہے کہ انسانوں کی خدمت کریں۔ ان کی مساجد اور مراکز غیر مسلموں کیلئے بھی کھلے ہیں۔ لیکن ہر دنیاوی حکومت کا بھی یہ کام ہے کہ تمام عبادت گاہوں کی حفاظت کرے، خواہ وہ عیسائی ہوں، یہودی، مسلمان، بدھ یا کوئی اور۔

حضرت مرزا مسرور احمد نے کہا کہ دنیا کو لڑائی، استحصال، اور انتہا پسندی کی ضرورت نہیں۔ دنیا کو محبت، صبر وتحمل اور امن کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد جماعت کے قانونی سٹیٹس، سکولوں میں اسلامیات کی تعلیم اور لارڈ میئر کی تقریر وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ امیر صاحب، شعبہ سومساجد کے کارکنان کا ذکر ہے۔ اسی طرح مسجد کی تفصیلات،، لاگت وغیرہ بتائی ہے۔

Echo اخبار نے مسجد بیت الواحد کے افتتاح کے حوالے سے خبر دیتے ہوئے لکھا:

صوبہ ہیسن کی وسیع ترین مساجد میں سے ایک کا بدھ کے روز افتتاح ہوا جس میں جماعت کے روحانی سربراہ شامل ہوئے۔ خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد لندن سے تشریف لائے تھے۔ یہ احمدیہ مسلم جماعت کی مسجد ہے جو کہ پہلی اور ابتک واحد مسلمان تنظیم ہے جس کے پاس مخصوص قانونی سٹیٹس موجود ہے اور اس طرح عیسائی فرقوں کے برابر ہے۔ مسجد کے متعلق بتایا ہے کہ اس میں 500 افراد کی عبادت کی گنجائش ہے۔ خلیفہ نے نماز کی امامت کی اور اس کے بعد لارڈ میئر کے ساتھ اخروٹ کے دو درخت لگائے۔ لارڈ میئر Kaminsky نے کہا کہ ان کی خواہش ہے کہ مسجد اس بات میں ممد ثابت ہو کہ مختلف مذاہب اور پس منظر کے لوگ ڈائیلاگ کے ذریعہ ایک دوسرے کو بہتر طور پر جان سکیں اور تعصّبات کم ہوں۔ جماعت احمدیہ کے بیان کے مطابق جمعہ کا خطبہ جرمن زبان میں بھی ہوگا۔ یہ اس بات کا ایک نشان ہوگا کہ احمدی مسلمان جرمنی میں جذب ہونا چاہتے ہیں۔ صوبہ ہیسن میں جماعت کی ۱۵ مساجد ہیں۔

Hanau کے ہی ایک اور مقامی اخبار Hanauer Post نے ۲۹؍مئی ۲۰۱۵ء کی اشاعت میں قریباً نصف صفحہ کی خبر دی۔

خلیفہ کی آمد کی وجہ سے آنسو مسجد کے افتتاح پر اظہار جذبات

ایک احمدی نوجوان نوید احمد کے حوالے سے لکھا ہے کہ اس نے فرنکفرٹ سے آکر طوعی طور پر ڈیوٹی دی تا کہ وہ خلیفہ کو ایک نظر دیکھ سکے۔ ورنہ اسے اس کا موقع نہیں ملنا تھا۔ جماعت احمدیہ کے افراد کیلئے ان کے عالمی سربراہ کا دورہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ ایک نوجوان نے کہا کہ یہاں موجود ہونا اور ان کو دیکھ سکنا میرے لئے سب کچھ ہے۔ یہ بہت جذباتی کیفیت ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ خلیفہ خدا نے منتخب کیا ہے۔ مسجد میں نماز پڑھتے وقت اپنے پیشوا کے ساتھ نئے قالین پر گھٹنے ٹیکتے اور اپنے خدا سے بات کرتے ہوئے بہت سے مردوں کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ اخبار نے مسجد کی تفصیل اور مہمانوں کا ذکر کیا ہے۔ تقریب کے دوران اکثریت مہمانوں کی تھی۔ خلیفہ نے اپنی تقریر میں کہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کھلے دل کے لوگ ہیں اور ہمیں یہاں خوش آمدید کہتے ہیں۔ وہاں ایک بینر پر لکھا تھا وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے اور اس بات پر مرزا مسرور احمد نے اپنی تقریر میں زور دیا۔ احمدی مسلمانوں کی اعلیٰ اخلاقی اقدار ہیں۔ ہم مدد کرنے کو تیار اور اپنے ہمسایوں کا خیال رکھتے ہیں۔ ہم ایک ہم آہنگی اور محبت کی فضا قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور کوئی بدامنی پیدا نہیں کرتے۔ خلیفہ نے Hanau مسجد کی تعمیر میں تعاون کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا اور اس کے بعد لارڈ میئر کی تقریر کا ذکر کیا ہے۔

اخبار Gelenhauser neue Zeitung

جرمنی کی سب سے خوبصورت آلڈی

آلڈی (Aldi) وہ سپر مارکیٹ ہے جو اب مسجد میں تبدیل کی گئی ہے اور جرمنی بھر میں بہت مشہور ہے۔ کبھی یہاں لوگ روزمرہ کی ضرورت کی چیزیں خریدنے آتے تھے۔ اب یہاں وہ کچھ پیش کیا جائے گا جو پیسے سے نہیں خریدا جاسکتا۔ ان الفاظ کے ساتھ خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد، جو کہ مسلمان مذہبی تنظیم احمدیہ مسلم جماعت کے مذہبی پیشوا ہیں، اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ یہ جگہ جہاں لوگ عبادت کیلئے اکٹھا ہوا کریں گے پہلے ایک سپر مارکیٹ تھی۔ اس کے بعد مسجد اور جماعت کا مختصر تعارف دیا ہے۔

ٹیلویژن چینل RTL نے ۲۹؍مئی ۲۰۱۵ء کی شام کو حضور انور کا مختصر انٹرویو نشر کیا۔

اس پر ۲ منٹ ۲۳ سیکنڈ کی خبر اسی دن نشر ہوئی۔ خبر میں مسجد کے افتتاح کے مناظر احباب جماعت اور نظمیں پڑھنے والی بچیوں کو دکھایا گیا۔ حضور کی آمد، تقریب میں شمولیت، نماز پڑھانے کے مناظر ہیں۔ حضور کا یہ بیان دکھایا ہے کہ ہم ساری دنیا اور یورپ میں مساجد تعمیر کرتے ہیں۔ یہ ہمارا مقصد ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ دنیا کو اسلام کی صحیح تعلیمات پیش کرسکیں۔ بتایا گیا ہے کہ یہاں پہلے سپر مارکیٹ تھی اب مسجد کی تعمیر ہوگئی۔

اس مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے کل ۵۰ خبریں شائع ہوئی ہیں۔ اکثر اخبارات نے افتتاح سے پہلے بھی ایک خبر دی تھی کہ افتتاح ہونے والا ہے اور پھر دوبارہ خبر دی ہے۔

❁…❁…❁

28؍مئی بروز جمعرات 2015ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور دنیا بھر کے مختلف ممالک کی طرف سے موصول ہونے والی رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے۔ جب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی میں مقیم ہیں، دنیا کی مختلف جماعتوں سے روزانہ فیکسز اور ای میل کے ذریعہ خطوط اور رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔ اسی طرح یہاں جرمنی کی مختلف جماعتوں کے افراد کی طرف سے بھی سینکڑوں کی تعداد میں خطوط موصول ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روزانہ ساتھ کے ساتھ یہ ساری ڈاک ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :
’’ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد4 صفحہ 292)
طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
وسع مکانک الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

نماز ظہر تک حضور انور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی ادائیگی میں مصروف رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوپہر دو بجے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

فیملی ملاقات

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج شام کے اس سیشن میں 45 فیملیز کے 137 افراد اور 27 افراد نے انفرادی طور پر، اس طرح مجموعی طور پر 164 افراد نے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ان سبھی فیملیز اور احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

آج ملاقات کا شرف پانے والوں میں فرنکفرٹ کی جماعت سے آنے والی فیملیز اور احباب کے علاوہ دوسری مختلف جماعتوں

KOLN, MARBURG, STADE, TRIER, BOCHOLT, HATTERSHEIM, AALEN, AHAUS, FRIEDBERG, FREINSHEIM, NEUFAHRN, WALDSHUT, VIERSEN, KREUZNACH, ERFURT

اوسنا برگ، میونخ، کاسل، کوبلنز اور ویزبادن سے آنے والی فیملیز اور احباب شامل تھے۔ ان سبھی نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا اور ہر ایک ان بابرکت لمحات سے برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ بیماروں نے اپنی صحت یابی کے لئے دعائیں حاصل کیں۔ مختلف پریشانیوں اور مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی تکالیف دور ہونے کے لئے دعا کی درخواستیں کیں اور تسکین قلب پا کر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔ بعضوں نے اپنے کاروبار اور مختلف معاملات کے لئے رہنمائی حاصل کی۔

طلبا و طالبات نے تعلیمی میدان اور امتحانات میں کامیابی کے حصول کے لئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ غرض ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا۔ دیدار کی پیاس بجھی اور یہ چند مبارک لمحات انہیں ہمیشہ کے لئے سیراب کر گئے۔

پاکستان سے آنے والی ایک فیملی جب ملاقات کر کے دفتر سے باہر آئی تو ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں اور خاتون مسلسل رو رہی تھیں۔ کہنے لگیں کی جب سے ہوش سنبھالا ہے ہم نے حضور کو ٹی.وی پر ہی دیکھا ہے۔ آج اپنی زندگی میں پہلی دفعہ اپنے سامنے اتنے قریب سے دیکھا ہے۔ یہ چند لمحات میرے لئے ناقابل بیان ہیں کہ میں اتنی خوش نصیب ہوں کہ حضور انور کو دیکھ لیا ہے اور چند گھڑیاں حضور انور کے قرب کی نصیب ہو گئی ہیں۔ اللہ یہ سعادت اس فیملی کے لئے مبارک کرے۔

بہت خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کو اپنے پیارے آقا کا دیدار اور پھر قرب کے یہ چند لمحات نصیب ہو رہے ہیں۔ یہ مبارک لمحات ان کی ساری زندگی کا سرمایہ ہیں۔ ان کی ساری زندگی ایک طرف اور یہ مبارک لمحات ایک طرف، اور ان کا کوئی بدل نہیں۔ اللہ کرے کہ ہم ان مبارک لمحات کی قدر اور حفاظت کرنے والے ہوں۔ یہ صرف ہمارے لئے ہی نہیں بلکہ ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی سرمایہ ہیں۔ ان لمحات کی برکتوں سے ہماری نسلیں بھی حصہ پائیں گی اور بامراد ہوں گی۔ انشاء اللہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

9 بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پچیس بچوں اور بچیوں سے قرآن مجید کی ایک ایک آیت سُنی اور آخر پر دُعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے آمین کی تقریب میں شمولیت کی سعادت پائی۔

شمائل احمد منیر، فراز احمد میر، عدیل احمد، نوریز علی منظور، جلیس احمد ظفر، جاذب احمد ظفر، زین مظفر، کامران اظہر کاہلوں، احمد رحمان، آزین شہزاد شیخ، ذیشان عمر، سید سفیر احمد، عثمان محمود، علی سفیان چوہدری، عاشر احمد ناصر، افراسیاب نسیم۔

عاتکہ احمد، مدیحہ اطہر، رانیہ احمد، لائبہ ملک، مشعل اعوان، سجل خان، عافیہ چوہدری، عطیہ ملہی، م سفرہ ناصر۔

تقریب آمین میں حصہ لینے والے یہ بچے جرمنی کی مختلف جماعتوں DARMSTADT, DIETZENBACH, RIEDSTADT, اور TAUNUS سے آئے تھے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشا جمع کر کے پڑھائی اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

۞...۞...۞

29 مئی بروز جمعۃ المبارک 2015

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کا انتظام ''بیت السبوح'' کے قریب ہی واقع ایک سپورٹ ہال SPORT AND FREIZEITZENTRUM KALBACH میں کیا گیا تھا۔ یہ سپورٹ ہال بڑا وسیع و عریض ہال ہے۔ اس کے ایک حصہ میں مرد حضرات کا انتظام تھا اور دوسرے حصہ میں خواتین کا انتظام تھا۔

اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے جرمنی کی مختلف جماعتوں سے احباب جماعت مرد و خواتین صبح سے ہی اس سپورٹ سینٹر پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ بعض فیملیز تو بڑے لمبے سفر طے کر کے آئی تھیں۔ کولون سے آنے والی فیملیز 190 کلومیٹر، ہائڈل برگ سے آنے والی یک صد کلومیٹر، کوبلنز سے آنے والی 135 کلومیٹر BONN سے آنے والے 180 کلومیٹر، کاسل سے آنے والے 200 کلومیٹر اور ہمبرگ سے آنے والے احباب پانچ صد کلومیٹر کا لمبا فاصلہ طے کر کے جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہنچے تھے۔

جمعہ پر مجموعی حاضری 8700 تھی۔ جس میں سے 5500 مرد احباب اور 3200 خواتین تھیں۔ احباب جماعت کی آمد کا ایک تانتا بندھا ہوا تھا۔

آج کا خطبہ جمعہ اس سپورٹ ہال سے براہ راست MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر میں LIVE نشر ہو رہا تھا۔ اور اس کے مختلف زبانوں کے تراجم بھی حسب طریق LIVE نشر ہو رہے تھے۔

ایک بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''بیت السبوح'' سے سپورٹ ہال KALBACH کے لئے روانہ ہوئے۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سپورٹ ہال تشریف آوری ہوئی جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس بصیرت افروز خطبہ جمعہ کا خلاصہ اخبار بدر 4 رجون 2015، شمارہ نمبر 23 میں اور مکمل خطبہ جمعہ 18 رجون 2015، شمارہ نمبر 25 میں شائع ہو چکا ہے۔

حضور انور کا یہ خطبہ تین بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور نے نماز جمعہ و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس بیت السبوح تشریف لے آئے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقات

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 47 فیملیز کے 152 افراد اور 34 احباب نے انفرادی طور پر، اس طرح مجموعی طور پر کل 199 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔

ان سبھی فیملیز اور احباب نے اپنے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا نو بجے ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

نو بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لائے اور تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 24 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

ریحان احمد، کامران طاہر، بنیامین، ساحل کلیم، صبور عطاء القدوس، تفرید احمد، مبرور احمد ناصر، شہر یار احمد خورشید، فاران طاہر، معظم زیب رانا، رمیز عبید، وہاب سعید، عاطف احمد جاوید، ثاقب احمد جاوید، نجیب الدین عمر احمد

عزیزہ تہمینہ بُشریٰ حسن، عزیزہ زوہا سلیم، عزیزہ صبیحہ رحمان، عزیزہ شافیہ ثاقب شیخ، عزیزہ تاشفہ محمود، عزیزہ فریحہ ندرت ملک، عزیزہ آمنہ غفار، عزیزہ امۃ المصور رزاق، عزیزہ حنا کنول، عزیزہ علیشہ اقبال

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشا جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

۞...۞...۞

ارشاد حضرت امیر المومنین

''اس وقت جس کامیابی کے حصول کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے وہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنا اور آپ کی بعثت کا مقصد بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا اور اس سے زندہ تعلق پیدا کروانا ہے۔ اسی طرح مخلوق کے جو ایک دوسرے پر حق ہیں اُن کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا اور اُن کی ادائیگی کرنا ہے۔''

(بیان فرمودہ خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین مورخہ 8 رنومبر 2013)

طالب دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی سونگڑہ اُڈیشہ

بدظنی بہت بُری چیز ہے انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنی شروع کر دیتا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 22رمئی 2015 بطرز سوال وجواب بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ بھارت 2015

سوال خطبہ کے شروع میں حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بدظنی سے بچنے کے متعلق کس آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 13 کی تلاوت فرمائی اور وہ آیت یہ ہے: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو، بچا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں)

سوال بدظنی کے انتہائی خطرناک نقصانات کا حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کس رنگ میں ذکر فرمایا؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے نقصانات کا ذکر کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش فرمائے۔ آپؑ فرماتے ہیں: ’’فساد اس سے شروع ہوتا ہے کہ انسان ظنون فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کرے۔ اگر نیک ظن کرے تو پھر کچھ دینے کی توفیق مل جاتی ہے۔ جب پہلی ہی منزل پر خطا کی تو پھر منزل مقصود پر پہنچنا مشکل ہے۔ بدظنی بہت بری چیز ہے۔ انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنی شروع کر دیتا ہے۔‘‘

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ’’دوسرے کے باطن میں ہم تصرف نہیں کر سکتے اور اس طرح کا تصرف کرنا گناہ ہے۔ انسان ایک آدمی کو بدخیال کرتا ہے اور پھر آپ اس سے بدتر ہو جاتا ہے...... سُوءِ ظن جلدی سے کرنا اچھا نہیں ہوتا۔ تصرف فی العباد ایک نازک امر ہے۔ اس نے بہت سی قوموں کو تباہ کر دیا کہ انہوں نے انبیاء اور ان کے اہل بیت پر بدظنیاں کیں۔‘‘

سوال ’’دوسرے کے باطن میں ہم تصرف نہیں کر سکتے‘‘ اس کی حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا تشریح فرمائی؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’کسی کے دل تک ہماری پہنچ نہیں ہو سکتی...... یہ خیال کرنا کہ ہماری لوگوں کے دلوں تک پہنچ ہے یہ بہت حساس معاملہ ہے بہت نازک چیز ہے۔‘‘

سوال حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مالی بے ضابطگی کا اعتراض کرنے والوں کو حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ میں کیا پیغام دیا؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ میں اعتراض کرنے والوں کو فرمایا: ’’تم پر حرام ہے کہ آئندہ ایک پیسہ بھی سلسلہ کی مدد کے لئے دو۔ گو میری عادت نہیں کہ میں سخت لفظ استعمال کروں مگر میں کہتا ہوں کہ اگر تم میں ذرہ بھی شرافت باقی ہو تو اس کے بعد ایک دمڑی تک سلسلہ کے لئے نہ دو اور پھر دیکھو سلسلہ کا کام چلتا ہے یا نہیں چلتا۔ اللہ تعالیٰ غیب سے میری نصرت کا سامان پیدا فرمائے گا اور غیب سے ایسے لوگوں کو الہام کرے گا جو مخلص ہوں گے اور جو سلسلہ کے لئے اپنے اموال قربان کرنا باعث فخر سمجھیں گے۔‘‘

سوال پیغامیوں کے جماعت سے الگ ہونے کی ایک وجہ کیا تھی جو حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی؟

جواب پیغامیوں کے الگ ہو جانے کی ایک وجہ حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ بیان فرمائی کہ وہ بدظنی کیا کرتے تھے۔ حضور فرماتے ہیں: ’’حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جو ہم سے علیحدہ ہو گئے ہیں ان میں اپنے بھائیوں پر بدظنی کرنے کی عادت تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ حضرت صاحب (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی نسبت کہہ گزرے کہ آپ جماعت کا روپیہ اپنے ذاتی مصارف پر خرچ کر لیتے ہیں۔ آپ نے مجھے فرمایا (یعنی حضرت مصلح موعود کو) کہ یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ لنگر کے لئے جو روپیہ آتا ہے اسے میں اپنے ذاتی مصارف میں خرچ کر لیتا ہوں مگر ان کو معلوم نہیں کہ لوگ جو میرے لئے نذروں کا روپیہ لاتے ہیں۔ میں تو اس میں سے بھی لنگر کے لئے خرچ کرتا ہوں۔‘‘

سوال گو ہم حضرت مسیح موعودؑ کا زمانہ تو نہیں دیکھ سکتے لیکن اس کی برکات کو پا سکتے ہیں اس کا کیا طریقہ حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیان فرمایا؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’بیشک آج دنیوی لحاظ سے لوگ ہماری بات زیادہ سنتے ہیں۔ زیادہ لوگوں تک ہماری پہنچ ہے۔ بڑے بڑے سیاستدانوں تک اور حکومتوں تک کو بھی ہم بات سنا دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کے لحاظ سے مالی طور پر بھی جماعت زیادہ مضبوط ہے۔ آج ایک ایک آدمی جتنا چندہ دیتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں سال بلکہ دو سال میں بھی اتنا چندہ نہیں آتا تھا مگر اس کے باوجود یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ زمانہ اس زمانے سے بہتر ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے وارث بن سکتے ہیں۔ گو وہ زمانہ تو نہیں دیکھ سکتے۔ اگر ہمارے اندر یہ جذبہ اور جوش پیدا ہو جائے کہ ہم نے آپ کے مشن کی تکمیل میں اسی طرح اخلاص اور وفا سے کام کرنا ہے۔ جو آپ روح پھونکنا چاہتے تھے اور اس روحانیت میں ترقی کرنے کی کوشش کرنی ہے جو آپ نے اپنے صحابہ میں پیدا کی۔‘‘

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی محبت کا کیا عالم تھا؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ میں بیان فرماتے ہیں: ’’مجھے خدا تعالیٰ نے ایسا دل دیا تھا کہ میں بچپن سے ہی ان باتوں کی طرف متوجہ تھا۔ میں نے ان لوگوں کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت کا اندازہ لگایا ہے جو آپ کی صحبت میں رہے۔ میں نے سالہا سال ان کے متعلق دیکھا ہے کہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جدائی کی وجہ سے اپنی زندگی میں کوئی لطف محسوس نہ ہوتا تھا اور (حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد) دنیا میں کوئی رونق نظر نہ آتی تھی۔ فرمایا کہ حضرت خلیفہ اول جن کے حوصلے کے متعلق جو لوگ واقف ہیں جانتے ہیں کہ کتنا مضبوط اور قوی تھا۔ وہ اپنے غموں اور فکروں کو ظاہر نہیں ہونے دیتے تھے مگر انہوں نے کئی دفعہ جبکہ آپ اکیلے ہوتے اور کوئی پاس نہ ہوتا مجھے کہا میاں! جب سے حضرت صاحب فوت ہوئے ہیں مجھے اپنا جسم خالی معلوم ہوتا ہے اور دنیا خالی خالی نظر آتی ہے۔ میں لوگوں میں چلتا پھرتا اور کام کرتا ہوں مگر پھر بھی یوں معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں کوئی چیز باقی نہیں رہی۔ آپ کے علاوہ کئی اور لوگوں کو بھی میں نے دیکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں رہے۔ ان کی محبت اور عشق ایسا بڑھا ہوا تھا کہ کوئی چیز انہیں لطف نہ دیتی اور وہ چاہتے کہ کاش ہماری جان نکل جائے تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جا ملیں۔‘‘

سوال اپنے روزمرّہ کے اخراجات وگزر اوقات کے متعلق حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے کارکنوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’بعض لوگوں کے ایسے حالات ہوتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا گزارہ نہیں ہوتا اور بعض مجھے خطوں میں لکھتے بھی ہیں۔ مجھے علم ہے جیسا کہ میں نے کہا کہ پاکستان ہندوستان وغیرہ میں مہنگائی بہت زیادہ ہے اور کارکنوں کے جو الاؤنس ہیں ان سے گزارے مشکل سے ہوتے ہیں۔ لیکن جو زیادہ سے زیادہ گنجائش کے مطابق سہولت دی جا سکتی ہے وہ دی جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کو ان لوگوں کی طرف بھی دیکھنا چاہئے جو انتہائی غربت میں گرفتار ہیں۔ بیماری کی صورت میں بچوں کے اور اپنے علاج کی بھی توفیق نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا چاہئے اور اس پر توکّل کرنے کی زیادہ ضرورت ہے اور اس کی طرف اپنی ضروریات کے لئے جھکنے کی ضرورت ہے بجائے اس کے کہ اِدھر اُدھر دیکھا جائے۔‘‘

سوال قادیان سے حضرت مسیح موعودؑ کی الفت کا کون سا واقعہ حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیان فرمایا؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ میں فرماتے ہیں: ’’ایک موقع پر جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لاہور گئے ہوئے تھے اور آپ کا وصال ہو گیا ہے۔ ایک دن آپ نے مجھے ایک مکان میں بلا کر فرمایا کہ محمود دیکھو یہ دھوپ کیسی زرد سی معلوم ہوتی ہے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں مجھے تو ویسی ہی معلوم ہوتی تھی جیسی ہر روز دیکھتا تھا تو میں نے کہا کہ نہیں اسی طرح کی ہے جس طرح ہر روز ہوا کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا نہیں یہاں کی دھوپ کچھ زرد اور مدھم سی ہے۔ قادیان کی دھوپ بہت صاف اور عمدہ ہوتی ہے۔ چونکہ آپ نے قادیان میں ہی دفن ہونا تھا اس لئے آپ نے یہ ایک ایسی بات فرمائی جس سے قادیان سے آپ کی محبت اور الفت کا پتا لگتا ہے۔‘‘

سوال اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ’’پس یہ عہد ہے (حضرت مصلح موعودؓ کا عہد کہ اگر ساری جماعت بھی تیرے دین سے پھر جائے تو مَیں اس کے لئے اپنی جان لڑا دوں گا) جو ہمیں ہر ایک کو کرنے کی ضرورت ہے۔ آج جبکہ دنیا میں دہریت کا بڑا زور ہے ہمیں اس عہد کو نئے سرے سے کرنے کی ضرورت ہے اور پُرجوش طریقے سے نبھانے کی ضرورت ہے اور اپنے عملوں کو خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم شرک سے بھی دُور رہیں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کی تکمیل کی بھی بھرپور کوشش کریں گے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ جو ہم نے اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو لہرانے کا عہد کیا ہے اسے بھی پورا کریں گے انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

❁...❁...❁

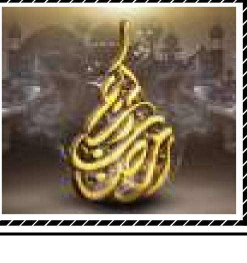
قارئین بدر کو ماہ رمضان
بہت بہت مبارک ہو (ادارہ)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا جماعت کی عورتوں پر یہ احسان ہے کہ احمدی عورت کے لئے ایک ایسی تنظیم قائم فرمادی جس میں وہ اپنی صلاحیتوں کو اُجاگر کرسکتی ہے

اگر آپ عبادت کررہی ہیں اور نمازوں کی ادائیگی کررہی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان عبادتوں کے طفیل آپ کے بچوں کے مستقبل بھی روشن کردے گا اور آپ پر بے شمار فضل فرمائے گا

کوشش کریں کہ زمانے کی لغویات، فضولیات اور بدعات آپ کے گھروں پر اثر انداز نہ ہوں انٹرنیٹ اور ٹیلیفون وغیرہ ہر ایسی چیز جس کا ناجائز استعمال شروع ہوجائے وہ بھی لغویات میں ہے

فیشن میں لباس اگر ننگے پن کی طرف جارہا ہو تو یہ بھی بے حیائی بن جائے گی۔ اپنی حیا اور حجاب کا خیال رکھیں اور اس کی حدود میں رہتے ہوئے جو فیشن کرنا ہے کریں۔ غیر محرم جوان لڑکے لڑکیوں اور مردوں اور عورتوں کے آزادانہ میل جول سے بھی بچیں

احمدی بچیوں کے لئے مناسب تفریح کے انتظامات کرنا لجنہ کا کام ہے

بچپن سے ہی بچیوں کے ذہنوں میں یہ بات ڈالنی چاہئے کہ تمہارا ایک تقدّس ہے تاکہ وہ ہر قسم کی لغویات اور گناہوں سے بچتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والی ہوں

لجنہ اماء اللہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کے موقع پر 11رجون 2006ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج لجنہ اماء اللہ جرمنی کے اس اجتماع سے مَیں پہلی بار مخاطب ہو رہا ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے جمعہ کو ذکر کیا تھا کہ جماعت پر خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ احسان ہے یا اس وقت کیونکہ لجنہ کی بات ہو رہی ہے اس لئے لجنہ کے حوالے سے یوں کہنا چاہئے کہ جماعت کی عورتوں پر یہ احسان ہے کہ احمدی عورت کے لئے ایک ایسی تنظیم قائم فرمادی جس میں وہ اپنی صلاحیتوں کو اُجاگر کرسکتی ہے۔ اور اُن صلاحیتوں سے، اُن استعدادوں سے خود بھی فائدہ اٹھاسکتی ہے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاسکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے احمدی عورت میں رکھی ہیں۔

(آج کل پولن کی الرجی بہت زیادہ ہے۔ مجھے بھی ہو جاتی ہے۔ اس لئے رکنا پڑتا ہے۔ غلطی مَیں نے یہ کی کہ خدام الاحمدیہ کی گیمز دیکھنے چلا گیا) بہرحال مَیں ذکر کر رہا تھا کہ احمدی عورت ان استعدادوں سے خود بھی فائدہ اٹھاتی ہے اور دوسروں کو فائدہ پہنچاسکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے احمدی عورت میں رکھی ہیں۔

مردوں کی ذیلی تنظیمیں نہ بھی ہوتیں تب بھی اُن کے پاس تو جماعتی سطح پر ایک ذریعہ میسر تھا جہاں وہ جمع ہو کر اپنے جلسے اور اجلاسات کر لیتے تھے اور اپنی عقل اور علم اور تجربے سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچا سکتے تھے۔ اس صورت میں کہ اپنی صلاحیتوں کا اظہار کر کے دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتے۔ گو کہ یہ بھی ایک خاص عمر اور تجربے اور مقام کے لوگوں کو ہی موقع ملتا تو بہرحال مَیں عورتوں کا ذکر کر رہا تھا کہ عورتوں کے لئے بھی کسی بھی سطح پر علمی روحانی یا جسمانی صحت کے بہتر کرنے کے مواقع میسر نہ تھے یا احمدی عورت کے لئے احمدی معاشرے میں اس طرح کے مواقع میسر نہ تھے۔ لجنہ کی تنظیم کے قیام سے آپ کو، احمدی عورت کو اللہ تعالیٰ نے وہ مواقع میسر فرمادیئے جہاں آپ اپنے علم اور تجربے سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاسکتی ہیں اور اپنی صلاحیتوں اور اہلیتوں کو مزید چمکا سکتی ہیں۔ پس اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور اللہ تعالیٰ کے آپ کو یہ موقع مہیا فرمانے پر شکر گزار بندی بن جائیں اور اُس اُولوالعزم موعود بیٹے کے لئے بھی دعا کریں جس کی دُور رَس نگاہ نے جماعت کے ہر طبقے پر نظر رکھتے ہوئے اُسے جماعت کا مفید وجود بنانے کی کوشش کی۔

اس شکرگزاری کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے ایک بندے یا بندی کو اس کے احسانوں پر اُس کی کرنی چاہئے، بہترین ذریعہ اُس کی یاد اور اُس کا ذکر ہے۔ اور اُس کے ذکر اور عبادت کا بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق نمازوں کی ادائیگی ہے۔ اِس میں پانچ وقت کی نمازیں بھی ہیں اور نوافل کی ادائیگی بھی ہے۔ یہ حکم مردوں اور عورتوں سب کے لئے یکساں ہے۔ اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ صحابیات اور نیک عورتیں جو اسلام میں پہلے گزری ہیں وہ نمازوں کی بڑی پابندی کیا کرتی تھیں بلکہ روایات میں آتا ہے کہ ان عبادات میں مردوں سے آگے بڑھ جاتی تھیں یا اُن سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتی تھیں۔ ساری ساری رات نوافل کی ادائیگی میں گزارتی تھیں اور دن کو روزے رکھا کرتی تھیں یہاں تک کہ اُن کے خاوندوں کو آنحضرتؐ کے پاس آکر یہ عرض کرنی پڑی کہ ان کو اتنی عبادت کرنے سے روکیں کیونکہ خاوندوں کے اور بچوں کے اور گھروں کے بھی کچھ حقوق ہیں جو ان کو ادا کرنے چاہئیں۔ اِس زمانے میں بھی دیکھتے ہیں کہ عبادت کرنے والی ایسی خواتین ہیں جن کے عبادتوں کے خاص معیار تھے، نمازوں کو کبھی ضائع کرنے والی نہیں تھیں۔ نوافل کی ادائیگی کرنے والی تھیں اور اتنی پابندی سے پانچ وقت کی نمازیں ادا کرتی تھیں کہ ان کو دیکھ کر گھڑی کے وقت بھی درست کئے جاسکتے تھے۔

اِس وقت مَیں یہاں حضرت امّاں جان حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ جو حضرت مسیح موعودؑ کی دوسری زوجۂ محترمہ تھیں، آپ کے ساتھ شادی بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کی تھی اور آپ کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبشر اولاد سے نوازا تھا، اُن کی ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ ایک تو یہ تھا کہ آپ عمومی طور پر خواتین کی تربیت کے لئے ہمہ وقت مصروف رہتی تھیں۔ کبھی قادیان میں احمدی گھروں میں تربیت اور خدمتِ خلق کی غرض سے جاتی تھیں اور اکثر یہ ہوتا کہ عورتیں آپ کو ملنے کے لئے آپ کے پاس آتیں اور اُس روحانی اور علمی مائدے سے فائدہ اٹھانے کے لئے جمع ہوتیں جو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی صحبت کی وجہ سے، حضرت مسیح موعودؑ کی قوتِ قدسیہ کی وجہ سے، حضرت اماں جان کو بھی ملتا تھا۔

بہرحال اس وقت مَیں نمازوں اور عبادت کی بات کر رہا تھا کہ ان کے پاس جانے والی خواتین بیان کرتی ہیں کہ جب ہم بیٹھے ہوتے، مختلف موضوعات پر باتیں ہو رہی ہوتیں، آپ ہمیں نصائح فرما رہی ہوتیں اور ہم اُن نصائح سے فیضیاب ہو رہے ہوتے تو اس دوران اگر اذان ہو جاتی، آپ فوراً باتیں چھوڑ کر کھڑی ہو جاتیں کہ اب نماز کا وقت ہو گیا ہے مَیں بھی اندر جا کر نماز پڑھ آؤں تم لوگ بھی نماز پڑھ لو۔ اور پھر نماز سے فارغ ہو کر جب آپ باہر واپس آتیں تو پوچھتیں کہ نماز پڑھ لی ہے؟ ایک خاتون ایسے ہی ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتی ہیں کہ مَیں اپنے چھوٹے بچے کے ساتھ حضرت امّاں جان کو ملنے گئی۔ حسبِ معمول آپ نے حال دریافت کیا اور بڑی خوشی کا اظہار کیا کہ تم آئی، باتیں ہوتی رہیں۔ اِس دوران میں اذان ہوگئی آپ اُٹھ کر اندر چلی گئیں کہ مَیں نماز پڑھ کر آتی ہوں، بچیو! تم بھی نماز پڑھ لو۔ وہ خاتون کہتی ہیں کہ مَیں نے چھوٹے بچے کی وجہ سے کہ بعض دفعہ چھوٹے بچوں کے پیشاب وغیرہ کرنے سے کپڑے گندے ہو جاتے ہیں، سوچا کہ گھر جا کر نماز پڑھ لوں گی۔ جب نماز سے فارغ ہو کر حضرت اماں جان واپس آئیں تو پوچھا نماز پڑھ لی؟ مَیں نے عرض کی کہ بچے کی وجہ سے کپڑے گندے ہونے کا شبہ تھا اس لئے گھر جا کر پڑھ لوں گی۔ اس پر آپ نے بڑی ناراضگی سے فرمایا کہ اپنے نفس کے جو بہانے ہیں ان کو بچوں پر نہ ڈالا کرو۔ بچے اللہ تعالیٰ کا انعام ہوتے ہیں۔ ان کو انعام سمجھو اور اپنے اللہ کی عبادت میں روک نہ

بناؤ۔ اللہ تعالیٰ اِس سے ناراض ہوتا ہے۔

تو ایسی مائیں جو بچوں کی مصروفیت کی وجہ سے یا بچوں کی وجہ سے مصروفیت کا اظہار کرتی ہیں اور اپنی نمازیں وقت پر نہ پڑھنے یا بالکل ہی ادا نہ کرنے کے بہانے بناتی ہیں، ان کے لئے ایک نصیحت ہے کہ ان بچوں کو تو اللہ تعالیٰ کا انعام سمجھتے ہوئے اور زیادہ اُس کا شکر گزار ہونا چاہئے اور شکر گزاری کا یہ تقاضا ہے کہ پہلے سے بڑھ کر اُس کی عبادت کرو، نہ کہ عبادتوں کو بھول جاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ قدرت رکھتا ہے کہ یہ انعام واپس لے لے کہ اگر یہ میرے اور میری بندی کے درمیان میں حائل ہے، روک بنا ہوا ہے، اگر میرے اس انعام کی وجہ سے ایک احمدی ماں اس کو میرے مقابلے میں شریک بنا کر کھڑا کر رہی ہے تو اُس کو اِس انعام سے محروم کردوں۔ پھر جس کو بہانہ بنایا جارہا ہے وہی بچہ بڑے ہو کر آپ کے لئے تکلیف اور دکھ کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ معاشرے میں آپ کو بدنام کرنے والا بھی بن سکتا ہے۔ لیکن اگر آپ عبادت کر رہی ہیں اور نمازوں کی ادائیگی کر رہی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان عبادتوں کے طفیل آپ کے بچوں کے مستقبل بھی روشن کردے گا اور آپ پر بے شمار فضل فرمائے گا، بہت سی کامیابیوں سے نوازے گا۔ یہی اللہ تعالیٰ کا مومنوں سے وعدہ ہے کہ عاجزی سے نمازیں پڑھنے والے، اُس کے آگے جھکنے والے، کسی کو اُس کا شریک نہ بنانے والے، اُس کے فضلوں کے وارث ٹھہرتے ہیں۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت کریں، اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں۔ ایک مومنہ مسلمان احمدی عورت کے لئے یہ ایک بنیادی حکم ہے ورنہ اس زمانے کے امام کو ماننے کے دعوے بالکل کھوکھلے ہیں کیونکہ بیعت آپ نے اس لئے کی ہے کہ اپنے آپ میں تبدیلی پیدا کرنی ہے۔

جماعت میں آپ اس لئے شامل ہوئی ہیں کہ اپنے اندر ایک نیک اور پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اپنے خدا سے زندہ تعلق جوڑنا ہے اور پھر صرف یہی نہیں کہ آپ نے صرف اپنا تعلق خدا سے جوڑنا ہے بلکہ اپنے خاوند کے بچوں کے، اپنے بچوں کے نگران کے طور پر اس بات کی بھی نگرانی کرنی ہے کہ آپ کی اولاد لڑکے ہوں یا لڑکیاں ہوں اُن کو بھی خدا تعالیٰ کے قریب لانے والا بننا ہے، اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا بننا ہے، اُس کی محبت اور پیار دل میں پیدا کرنے والا بننا ہے۔ ان کے دل میں بھی یہ بات میخ کی طرح گاڑنی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بغیر ہماری زندگی بے فائدہ ہے۔ اور جب یہ روح آپ اپنی اولادوں میں پیدا کردیں گی تو پھر دیکھیں کہ آپ کی نسلوں کی خود بخود اصلاح ہوجائے گی۔ آپ کو یہ فکر نہیں رہے گی کہ ہماری اولادیں اس معاشرے کے زیر اثر برباد ہو رہی ہیں۔ آپ اس فکر سے آزاد ہوجائیں گی کہ ہمارے بچے جب سکولوں اور کالجوں میں جاتے ہیں تو وہاں کے ماحول کے زیر اثر خدا کو نہ بھول جائیں۔ کیونکہ آج کل اس نام نہاد ترقی یافتہ دنیا میں، نئی نسل میں مادیت کی طرف رجحان کی وجہ سے اور مذہب میں بگاڑ پیدا ہو کر سچائی کے ختم ہوجانے کی وجہ سے عملاً ایک بڑی تعداد ان ملکوں میں مذہب سے دُور ہٹ گئی ہے۔ یعنی وہ لوگ جو احمدی بچے نہیں ہیں، احمدی نوجوان نہیں ہیں۔ عیسائی ہیں یا دوسرے مسلمان بھی مذہب سے دُور ہٹتے چلے جارہے ہیں اور اُن کا مذہب صرف نام کا ہے تو اس معاشرے میں گھلنے ملنے کے باوجود اگر آپ نے اپنے بچوں کی تربیت اس نہج پر کی ہے کہ ان کا تعلق خدا سے جوڑ دیا ہے تو پھر جیسا کہ مَیں نے کہا یہ ساری فکریں آپ کی ختم ہوجائیں گی۔

یہ نمازیں اور خدا سے تعلق آپ کے بچوں کو شراب، نشہ، جُوآ، زنا، جھوٹ، چوری یا ہر قسم کی برائیوں سے محفوظ رکھیں گی کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا اعلان ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ (العنکبوت:46) یعنی یقینا نماز تمام بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کی جائے، نہ کہ دنیا دکھاوے کے لئے اور نہ ہی گلے پڑا ایک فرض سمجھ کر کہ اس بوجھ کو اتارو، جلدی جلدی ٹکریں مارو اور نماز کو ختم کرو۔ ایسی نمازیں پھر کچھ فائدہ نہیں دیتیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسی کاہلی اور سستی سے ادا کی گئی جو نمازیں ہیں اِن پڑھنے والوں کے منہ پر ماری جاتی ہیں۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ مَیں نے جنّ و انس کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے یہ عبادتیں اللہ تعالیٰ کے مقام کو بلند نہیں کرتیں بلکہ خود اُس عبادت کرنے والے کی دنیا و عاقبت کو سنوارتی ہیں۔

پس آپ جن کے ہاتھ میں مستقبل کی نسلوں کو سنوارنے کی ذمہ داری ہے آپ کا کام ہے کہ اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کریں۔ اپنے آپ کو بھی ایک خدا کی عبادت کرنے والا بنائیں اور اپنے بچوں کے لئے یہ نیک نمونے قائم کرتے ہوئے ان کی بھی نگرانی کریں کہ ان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو رہا ہے (کہ نہیں)۔

بعض لوگ کہتے ہیں، خاص طور پر مائیں یہ اظہار کرتی ہیں کیونکہ ان کو احساس بھی زیادہ ہوتا ہے اور اکثر ایک عمر کے بعد زیادہ احساس ہوجاتا ہے تو وہ یہ اظہار کر رہی ہوتی ہیں کہ 14,13,12 سال کی عمر تک تو ہمارے بچے لڑکی یا لڑکا ٹھیک تھے، جوانی کی عمر کو پہنچ کر ایک دم پتہ نہیں کیا ہوگیا ہے کہ جماعت سے بھی دور ہٹ گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے بھی دور ہٹ گئے ہیں اور اس معاشرے کے گند میں پڑ رہے ہیں۔ بعض بچے بچیاں بلوغت کی عمر کو پہنچ کر جب اُن کو یہاں کا قانون آزادی دے دیتا ہے، گھروں سے نکل گئے ہیں اور ایسے بچے اور بچیاں علیحدہ رہ رہے ہیں۔ ماں باپ کی طرف سے یہ ”پتہ نہیں کیوں؟“ کی بات کی جاتی ہے یہ غلط ہے۔ اُن کو پتہ ہے کہ کیوں اس طرح ہو رہا ہے۔ اس لئے کہ ماں باپ نے اپنی عبادتوں کے نمونے بچوں کے سامنے نہیں دکھائے، نہ بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ہوتی ہے لیکن اُس کے لئے بھی دُعا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اُس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ماں یا باپ، ان میں سے کوئی ایک بھی اپنے نمونے قائم کر کے تربیت کی طرف توجہ نہیں دے رہا اور بچوں کے لئے دعا نہیں کر رہا تو پھر بچوں کے بگڑنے کے امکانات ہوتے ہیں۔ پس گاڑی کے پہیوں کی طرح اپنے آپ کو بیلنس رکھنا ہوگا۔ دونوں کو ایک ساتھ چلنا ہوگا۔ تب ہی آپ کے بچے اپنی زندگی کا سفر بغیر کسی حادثے کے گزارنے کے قابل ہوسکتے ہیں اور اپنی زندگیوں کو معاشرے کا مفید وجود بنانے کے قابل ہوسکیں گے۔ پس اس بنیادی اور انتہائی اہم بات کی طرف ابتدا سے ہی توجہ دیں۔

پھر گھروں کے ماحول کو جب آپ پاک کرلیں گی تو پھر آپ اس کوشش میں بھی رہیں گی کہ زمانے کی لغویات، فضولیات اور بدعات آپ کے گھروں پر اثرانداز نہ ہوں۔ کیونکہ یہی چیزیں ہیں جو ان پاک تبدیلیوں کی کوششوں کو گُھن کی طرح کھا جاتی ہیں جس طرح لکڑی کو گُھن کھا جاتا ہے۔ یہاں اس معاشرے میں (آج کل اس کو تہذیب یافتہ معاشرہ سمجھا جاتا ہے حالانکہ یہاں کی ہر چیز تہذیب یافتہ نہیں ہے) یہ لوگ جو لہو و لعب میں پڑے ہوئے ہیں بڑے مہذب اور تہذیب یافتہ کہلاتے ہیں۔ آزادی ضمیر کے نام پر سڑکوں گلیوں بازاروں میں بیہودہ حرکتیں ہو رہی ہیں۔ لباس کی یہ حالت ہے کہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس ننگے لباس کو جس کو یہ لوگ تہذیب کہتے ہیں چند سو سال پہلے بلکہ بعض ملکوں میں چند سال پہلے تک بھی اور بعض ملکوں میں آج بھی جب وہاں کے مقامی لوگ، جنگلوں میں رہنے والے، تیسری دنیا کے غریب ملکوں کے لوگ یہ کپڑے استعمال نہیں کرتے تو ان کو یہ بدتہذیب اور جنگلی کہتے ہیں اور اقدار سے عاری لوگ کہتے ہیں اور جب یہ لوگ خود ایسی حرکتیں کر رہے ہوں تو یہ حرکتیں تہذیب بن جاتی ہیں۔ پس آپ لوگوں کو اس معاشرے سے اتنا متاثر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کے اپنے ملکوں میں بھی آج سے چند دہائیاں پہلے، چند سال پہلے بلکہ آج بھی جو رائل (Royal) فیملیاں ہیں، جو اُونچے بڑے خاندان ہیں ان کے لباس شریفانہ ہیں۔ بازو لمبے ہیں تو پوری سلیوز (Sleeves) ہیں۔ فراک ہیں تو لمبی ہیں یا میکسیاں ہیں یا گاؤن استعمال کئے جاتے ہیں۔ پہلے کئے جاتے تھے اور اب بھی بعض کرتی ہیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا رائل فیملیز میں آج بھی استعمال کی جاتی ہیں۔ اچھے خاندان، شریف لوگ، خواہ وہ کسی بھی ملک کے ہوں شراب میں دھت ہونے اور اودھم مچانے اور ننگے لباس کو دنیا میں ہر جگہ بُرا سمجھتے ہیں۔ کسی مذہب کے زیرِ اثر تو وہ نہیں ہوتے۔ یہ یا تو ان کی خاندانی روایات ہیں جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے لباس شریفانہ رکھے ہوتے ہیں یا فطرت ان کو کہتی ہے کہ ننگے لباس پہننا غلط ہے، تمہارا اپنا ایک خاص مقام ہے اس کی خاطر تم نے اچھے لباس پہننے ہیں جو سلجھے ہوئے نظر آئیں۔ اسی طرح لغویات میں گندی اور ننگی فلمیں ہیں۔ گندی اور ننگی کتابیں ہیں۔ رسالے ہیں، یہ سب اس بہانے سے مارکیٹ میں پھیلائی جاتی ہیں کہ اس زمانے میں جنسی تعلقات کا پتہ لگنا چاہئے تاکہ ان برائیوں سے بچا جاسکے۔ پتہ نہیں یہ بچتے تو ہیں کہ نہیں لیکن ہر سڑک پر، ہر گلی کے نکڑ پر جو ایسے اخلاق سوز قسم کے اشتہارات ہیں وہ ضرور معاشرے کو برائیوں میں گرفتار کردیتے ہیں۔ جو چیز فطری ہے جب اس کا پتہ لگنے کی ضرورت ہے، جب وقت آئے گا تو خود بخود اس کا پتہ چل جائے گا۔ علم کے نام پر اس ذہنی عیاشی سے اپنے آپ کو بچانا چاہئے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ اپنے تمام اعضاء کو زنا سے بچاؤ۔ پس ہر عورت کو ایک فکر کے ساتھ اپنے بچوں کو سمجھانا چاہئے اور ہر بچی کو جو بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے، جس کا دماغ میچور (Mature) ہوچکا ہے۔ یہ احساس ہونا چاہئے کہ یہ برائیاں ہیں جو مزید گندگیوں میں دھکیلتی چلی جائیں گی، اس لئے ان سے بچنا ہے۔

ہر ایسی چیز جس کا ناجائز استعمال شروع ہوجائے وہ بھی لغویات میں ہے۔ مثلاً انٹرنیٹ کے بارے میں مَیں پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں۔ یہ اس زمانے کی ایجاد ہے اور یہ ایجادات اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کے زمانے میں مقدر کی ہوئی تھیں۔ قرآنِ کریم میں مختلف ایجادات کا اعلان بھی فرمادیا۔ انٹرنیٹ بھی ان میں سے ایک ہے اور ٹیلی فون کا نظام جو ہے وہ بھی ان میں سے ایک ہے۔ ٹیلی وژن کا نظام ہے یہ بھی ان میں سے ایک ہے جنہوں نے اس زمانے میں اشاعت کے لئے کام آنا تھا۔ لیکن اگر ان ایجادات کا غلط استعمال کریں گی تو یہ لغویات میں شمار ہوں گی اور ایسی لغویات سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اور ان سے بچنے کا بھی حکم ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے مومن کی تعریف یہ ہے کہ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ جو لغو سے اعراض کرنے والے ہوں۔ لغویات سے بچنے والے ہوں۔ جب انٹرنیٹ پر دوستوں سے چیٹ (Chat) کرنے اور اس میں دوسروں کا مذاق اڑانے اور پھکڑ توڑنے، ایک دوسرے کے خلاف کام میں لائیں گی یا لوگوں کے رشتوں میں دراڑیں پیدا کرنے کے کام میں لائیں گی، کسی دوسری عورت کی زندگی اس کے خاوند سے انٹرنیٹ پر گفتگو کرکے برباد کریں گی، ایک دوسرے کی چغلیاں ہو رہی ہوں گی تو یہی کارآمد چیز جو ہے یہ لغویات میں بھی شمار ہوگی اور گناہ بھی بن رہی ہوگی۔

نماز باجماعت کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”انسان اکیلی نماز زیادہ پڑھتا ہے۔ جماعت کے ساتھ نماز گو چھوٹی اور مختصر ہی ہو مگر اس میں ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ امام کے ماتحت اعمال میں کس قدر زیادتی ہوتی ہے۔“ (خطبات نور صفحہ 13-12)

طالب دُعا: برہان الدین چراغ مع فیملی ولد چراغ الدین صاحب، ننگل باغبان۔ قادیان

احادیث نبوی ﷺ

حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کی مخلوق کے بارہ میں غور و فکر کیا کرو لیکن اللہ کی ذات کے بارہ میں نہ سوچو ورنہ ہلاک ہوجاؤ گے کیونکہ تم اس کی قدرت کا احاطہ نہیں کرسکتے۔ (العظمۃ جلد 1 صفحہ 215 حدیث نمبر 4_5 باب الامر بالتفکر فی آیات اللہ از عبداللہ بن محمد اصبہانی۔ دار العلمیہ ریاض)

طالب دعا: ایڈوکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اڈیشہ مع فیملی وافراد خاندان

پھر آج کل موبائل فون پر ٹیکسٹ میں پیغامات دیئے جاتے ہیں۔ یہ بھی آج کل ایک نیا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ گپیں مار کر وقت ضائع کرنے کا اور نامحرموں سے بات کرنے کا بڑا سستا طریقہ ہے۔ بڑے آرام سے کہہ دیا جاتا ہے کہ ٹیکسٹ میسج (Text Message) ہی تھا، کونسی بات کرلی ہے۔ ایک دوسرے سے رابطے اس طرح بڑھتے ہیں کہ سہیلی نے اپنے دوستوں میں سے کسی کا فون دے دیا یا اپنے دوستوں کو اپنی سہیلی کا فون دے دیا، موبائل نمبر دے دیا یا کسی بھی ذریعہ سے ایک دوسرے کے نمبر ہاتھ آگئے تو پھر ٹیلی فون پر ٹیکسٹ میسج کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ 14,13,12 سال کی بچیاں بچے لے کر پھر رہے ہوتے ہیں۔ پیغامات دے رہے ہوتے ہیں۔ اور یہی عمر ہے جو خراب ہونے کی عمر ہے اور پھر آخر کار انجام ایسی حد تک چلا جاتا ہے کہ جہاں وہ جو لغو ہے وہ گناہ بن جاتا ہے۔ اس لئے احمدی بچیاں اپنی عصمت کی خاطر اپنی عزت کی خاطر اپنے خاندان کے وقار کی خاطر اپنی جماعت کے تقدس کو مدِ نظر رکھتے ہوئے جس کی طرف وہ منسوب ہو رہی ہیں، جس سے وہ منسلک ہیں، ان چیزوں سے بچیں اور اسی طرح احمدی مرد بھی سن رہے ہیں وہ بھی اپنے آپ کو اس سے بچائیں۔

مَیں پہلے لباس کی باتیں کر رہا تھا۔ لباس کے ننگ کے ساتھ ہی ہر قسم کی بیہودگی اور ننگ کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔ ماں باپ کہہ دیتے ہیں کہ کوئی بات نہیں بچیاں ہیں۔ فیشن کرنے کا شوق ہے، کرلیں، کیا حرج ہے۔ ٹھیک ہے فیشن کریں لیکن فیشن میں جب لباس ننگے پَن کی طرف جا رہا ہو تو وہاں بہر حال روکنا چاہئے۔ فیشن میں برقع کے طور پر جو کوٹ پہنا جاتا ہے وہ بھی اس قدر تنگ ہو کہ مردوں کے سامنے جانے کے قابل نہ ہو تو وہ فیشن بھی منع ہے۔ یہ فیشن نہیں ہوگا پھر وہ بے حیائی بن جائے گی۔ پھر آہستہ آہستہ سارے حجاب اُٹھ جائیں گے اور اسلام حیا کا حکم دیتا ہے۔ پس اپنی حیا اور حجاب کا خیال رکھیں اور اس کی حدود میں رہتے ہوئے جو فیشن کرنا ہے کریں۔ فیشن سے منع نہیں کیا جاتا لیکن فیشن کی بھی کوئی حدود ہوتی ہیں ان کا بھی خیال رکھیں۔ فیشن کا اظہار اپنے گھر والوں اور عورتوں کی مجلسوں میں کریں۔ بازار میں اور باہر اور ایسی جگہوں پر جہاں مردوں کا سامنا ہو وہاں فیشن کے یہ اظہار ایسے نہیں ہونے چاہئیں جس سے بلا وجہ کی برائیاں پیدا ہونے کا امکان ہو سکے۔

اسلامی پردے کی تعریف قرآن کریم نے بڑی کھول کر بیان کردی ہے۔ اِس کو پڑھیں اور اِس پر عمل کریں۔ اِس بارے میں مَیں بھی اور پہلے خلفاء بھی بڑی تفصیل سے کئی دفعہ سمجھا چکے ہیں، اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں، اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ حکم تو یہ ہے کہ عورت مردوں سے بات بھی ایسے رنگ میں کرے، ایسے لہجے میں کرے جس سے کسی قسم کی نرم آواز کا اظہار نہ ہوتا ہو، تا کہ مردوں کے دل میں کبھی کوئی غلط خیال پیدا نہ ہو۔ پھر مردوں کے میل جول سے بھی بچنا چاہئے۔ اس سے بھی اعراض کریں۔ ایک عمر کے بعد بچیاں اپنی کلاس فیلو اور سکول فیلو لڑکوں سے بھی ایک حجاب پیدا کریں۔ جب بھی ضرورت ہو ایک حجاب کے اندر رہتے ہوئے بات ہونی چاہئے۔ لڑکیاں خود بھی اس بات کا خیال رکھیں اور ماں باپ بھی، خاص طور پر مائیں اس بات کی نگرانی کریں کہ ایک عمر کے بعد لڑکی اگر دوسرے گھر میں جاتی ہے تو محرم رشتوں کے ساتھ جائے اور جس گھر میں کسی سہیلی کے بھائی کسی وقت میں موجود ہوں، تو خاص طور پر ان اوقات میں ان گھروں میں نہیں جانا چاہئے۔ پھر بعض جگہ یہ بھی ہوتا ہے کہ کوئی احساس نہیں دلایا جاتا تو جو کلاس فیلو لڑکے ہوتے ہیں وہ گھروں میں بڑی عمر تک آتے چلے جاتے ہیں۔ اللہ کا فضل ہے کہ احمدی معاشرے میں ایسی برائیاں بہت اِکّا دُکّا شاذ ہی کہیں ہوتی ہیں۔ اکثر بچ رہے ہیں لیکن اگر اس کو کھلی چھٹی دیتے چلے گئے تو یہ برائیاں بڑھنے کے امکانات ہیں۔ رشتے برباد ہونے کے امکانات ہیں۔

لڑکیوں نے اگر اس معاشرے میں تفریح کرنی ہے تو ہر جگہ پر اس کا سامان کرنا لجنہ کا کام ہے۔ پھر مساجد کے ساتھ یا نماز سنٹرز کے ساتھ کوئی انتظام کریں جہاں احمدی بچیاں جمع ہوں اور اپنے پروگرام کریں۔ اگر بچپن سے ہی بچیوں کے ذہن میں یہ بات ڈالنی شروع کردیں گی کہ تمہارا ایک تقدّس ہے اور اس معاشرے میں جنسی بے راہروی بہت زیادہ ہے، تم اب شعور کی عمر کو پہنچ گئی ہو اس لئے خود اپنی طبیعت میں حجاب پیدا کرو جو تمہارے اور تمہارے خاندان کے اور جماعت کے لئے نیک نامی کا باعث بنے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِلّا ماشاء اللہ تمام بچیاں اس بات کو سمجھتے ہوئے نیکی کی راہ پر قدم مارنے والی ہوں گی۔

ہر بچی اور ہر عورت یاد رکھے کہ اُس نے اِس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کے عہد کی تجدید کی ہے۔ یہ عہد کیا ہے کہ مَیں اپنے آپ کو دوسروں سے ممتاز کروں گی۔ میرے میں اور دوسروں میں ایک فرق نظر آئے گا۔ کوئی انگلی ہماری طرف اس اشارے کے ساتھ نہیں اٹھ سکتی کہ یہ لڑکی بڑی دنیادار ہے، دین سے ہٹی ہوئی اور لغو حرکات کرنے والی ہے۔ اور ہر عورت بھی اگر اس بات کا خیال رکھے گی کہ مَیں نے زمانے کے امام کے ساتھ ایک عہد کیا ہے کہ مَیں نے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے اور اپنی اولاد کے اندر بھی پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے اور اس کے لئے اپنی پوری کوشش صرف کردینی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ، ایسی عورتیں اور ایسی بچیاں معاشرے میں ایک مقام حاصل کرنے والی ہوں گی اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے ان کوششوں کے ساتھ جب اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اس کی عبادت کرنے والی ہوں گی تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ آپ میں وہ پاک تبدیلیاں پیدا کردے گا، آپ کی اولادوں میں وہ پاک تبدیلیاں پیدا کردے گا جس سے آپ کا معاشرے میں ایک ایسا مقام ہوگا جہاں آپ کا اور آپ کے بچوں کا نام بڑے احترام سے لیا جائے گا۔ خدا تعالیٰ آپ سب کو یہ مقام حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو ہماری آئندہ نسلوں کی پاکیزگی کی ضمانت ہو اور ہم اس زمانے کے امام سے کئے ہوئے عہد کو ہمیشہ پورا کرنے والے ہوں۔

....

(نوٹ: خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کے بارہ میں کچھ دریافت فرمایا۔ صدر صاحبہ لجنہ کی آواز کیسٹ سے سمجھ نہیں آسکی۔ حضور ایدہ اللہ نے جو فرمایا اور کیسٹ میں ریکارڈ ہے وہ تحریر ہے۔)

خطاب کے بعد حضور نے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ جرمنی سے دریافت فرمایا کہ آپ کے ہاں ایک احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن ہے۔ اس کے علاوہ کیا آپ نے ایک مسلم سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن بھی بنائی ہوئی ہے؟ اگر ہے تو وہ کیا ہے اور اس کے کیا کام ہیں؟ آپ نے دو ایسوسی ایشنیں کیوں اور کس کی اجازت سے بنائی ہوئی ہیں؟ اور کون اس کے نگران ہیں؟

محترمہ صدر صاحبہ کی وضاحت پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن پہلے صرف لڑکوں کی تھی۔ پھر مَیں نے کہا کہ لڑکیوں کو بھی اس میں شامل کرلیں۔

حضور انور نے مزید فرمایا: باقی آپ نے دو الگ الگ آرگنائزیشنز بنائی ہوئی ہیں۔ ایک کا نام آپ نے احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن اور دوسری کا نام اسلامی سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن رکھا ہوا ہے۔ یہ نئی نئی بدعات ہیں جو آپ لوگ پیدا کر رہے ہیں۔ اس سے تو یہ تأثر ابھرتا ہے کہ احمدیت کوئی علیحدہ چیز ہے اور اسلام کوئی علیحدہ چیز ہے۔ حالانکہ احمدیت کا نام اسلام کے نام سے ہی ہے۔ پس صرف ایک ہی احمدیہ مسلم سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن ہے اور یہی اس تنظیم کا نام ہوگا۔ اسی کے تحت سب کام کروائیں اور اسی کے ذریعہ اپنے سٹوڈنٹس کو گائیڈ کریں۔ ان کی آئندہ تعلیم میں راہنمائی کریں اور پھر سیمینار بھی منعقد کریں اور اسلام کی تبلیغ بھی کریں۔ اللہ آپ کی نصرت فرمائے۔

بہر حال اس کی Overall نگرانی شعبہ امور طلباء کے سپرد ہوگی۔ لجنہ میں سیکرٹری امور طلباء تو ہے نہیں۔ اس لئے لجنہ میں جو معاون صدر ہوگی وہ انچارج کے طور پر اس کی نگرانی کرے گی یا لجنہ کی نائب صدر کے سپرد ایک شعبہ ہو جو سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کی نگرانی رکھے۔ یہ ایک ہی آرگنائزیشن ہوگی۔

چلیں اب دعا کریں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 19؍جون 2015)

☆......☆......☆

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256, 9086224927

سٹڈی
ابراڈ
Prosper Overseas
is the India's Leading
Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.
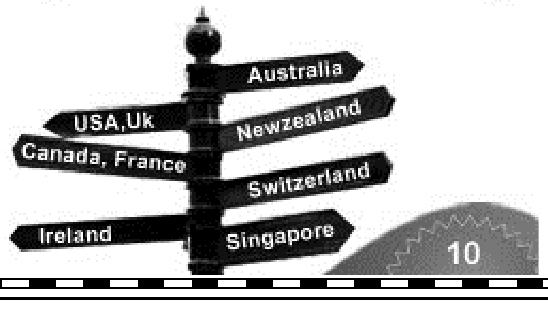

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

جماعتی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ 31 مئی 2015 کو مجلس انصار اللہ کشمیر نے مکرم قاری نواب احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مکرم محمد ابراہیم شاہ صاحب ناظم انصار اللہ سرینگر نے تعارفی تقریر کی۔ بعدازاں مکرم عبدالرشید ضیا صاحب نگران دعوت الی اللہ کشمیر نے بعنوان ''آنحضرتؐ بحیثیت مبلغ اعظم''، مکرم ناصر احمد ندیم صاحب نے بعنوان ''آنحضرتؐ کا انفاق فی سبیل اللہ'' اور مکرم فاروق احمد ناصر صاحب مبلغ سرینگر نے ''آنحضرتؐ کا غیروں سے حسن سلوک'' کے موضوع پر تقریر کی۔ خاکسار نے شکریہ احباب پیش کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (شفیق احمد نائک، ناظم انصار اللہ کشمیر)

جلسہ یوم خلافت

جماعت احمدیہ سوئی میں مورخہ 31 مئی 2015 کو امیر ضلع پانی پت و سونی پت کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شیخ عبدالہادی صاحب نے کی۔ نظم مکرم شیخ عبدالباری صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم صغیر احمد خان صاحب نے بعنوان ''خلافت سے محبت اور ہماری ذمہ داریاں''، مکرم رحمٰن خان صاحب نے بعنوان ''خلافت کی اطاعت'' اور خاکسار نے ''خلافت کی اہمیت و برکات'' کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (نورالدین ناصر، نائب انچارج ضلع پانی پت و سونی پت)

مجلس انصار اللہ ضلع 24 پرگنہ بنگال کے سالانہ اجتماع کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ 24 مئی 2015 کو احمدیہ مسلم مشن ڈائمنڈ ہاربر میں مجلس انصار اللہ ضلع 24 پرگنہ کے سالانہ اجتماع کا انعقاد ہوا۔ مکرم شیخ محمد علی صاحب مبلغ انچارج 24 پرگنہ کی زیر صدارت افتتاحی اجلاس کا ہوا۔ تلاوت، نظم اور عہد کے بعد صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا اور اسکے بعد مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ اختتامی تقریب مکرم طاہر محمود صاحب ناظم انصار اللہ 24 پرگنہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت، نظم اور عہد کے بعد مہمان خصوصی مکرم شیخ محمد علی صاحب نے تقریر کی۔ شکریہ احباب کے بعد مقابلہ جات میں اول، دوم، سوم آنے والے انصار کو انعامات دئے گئے۔

(شیخ مفسر احمد، مبلغ سلسلہ ضلع 24 پرگنہ)

شموگہ میں مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ کے لوکل اجتماع کا انعقاد

مورخہ 9 تا 10 مئی 2015 بروز ہفتہ و اتوار مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ کے لوکل اجتماع کا انعقاد ہوا۔ نماز تہجد صبح 4:30 بجے ادا کی گئی۔ نماز فجر و درس کے بعد ناشتے وغیرہ سے فارغ ہو کر 10:30 بجے مکرم سید بشیر الدین محمود احمد صاحب کی زیر صدارت افتتاحی اجلاس کا آغاز ہوا جس میں خدام و اطفال کے مابین علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔

مورخہ 10 مئی کو خدام و اطفال کے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال کو انعامات دئے گئے۔

مورخہ 16 تا 17 مئی 2015 بروز ہفتہ و اتوار مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ مرکرہ کے زونل اجتماع کا انعقاد ہوا۔ جس میں شموگہ سے 50 افراد شامل ہوئے۔ تمام علمی و ورزشی مقابلہ جات میں خدام و اطفال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ (قائد مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ)

وسّع مکانک الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTION

SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS

SINCE 1985

Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7314: میں شمائلہ خلعت بنت مکرم داؤد احمد قوم احمدی مسلمان طالبہ عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ ناصر آباد ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-1-2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: داؤد احمد — الامۃ: شمائلہ خلعت — گواہ: بشیر الدین

مسل نمبر 7315: میں نکہت پروین زوجہ مکرم سید لیاقت علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15-1-2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/5000 روپے ادا شد، زیور طلائی ایک جوڑی بالی وزن 5 گرام 22 کیریٹ قیمت اندازاً -/10,000 روپے، نقرئی پازیب ایک جوڑی وزن 200 گرام قیمت اندازاً -/6,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد — الامۃ: نکہت پروین — گواہ: سید لیاقت علی

مسل نمبر 7316: میں مبشرہ فہیم زوجہ مکرم فہیم احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15-11-2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/96,000 روپے بذمہ خاوند، زیور طلائی ایک عدد انگوٹھی وزن 1.450 گرام 18 کیریٹ قیمت اندازاً -/2900 روپے، زیور نقرئی پازیب ایک جوڑی وزن 54.440 گرام 20 کیریٹ قیمت اندازاً -/1900 روپے، زیور طلائی ایک عدد ناک پھول وزن 0.250 گرام قیمت اندازاً -/550 روپے۔ میرا گزارہ آمد جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلیم احمد — الامۃ: مبشرہ فہیم — گواہ: فہیم احمد

مسل نمبر 7317: میں محمد یونس ولد مکرم عبدالرشید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 60 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 17-11-2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مکان مع زمین 5 (شام لاٹ ہے) مرلہ قیمت اندازاً -/8,00,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد انور احمد — العبد: محمد یونس — گواہ: شریف احمد

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

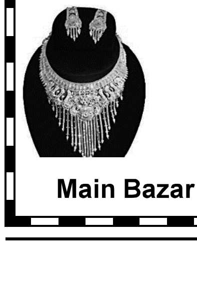

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الیس اللہ بکافٍ عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

رمضان المبارک کے ساتھ تحریک جدید کی گہری مناسبتیں

بانی تحریک جدید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ماہ رمضان المبارک کے ساتھ تحریک جدید کی گہری مناسبتوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’اگر تم رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح فائدہ اُٹھاؤ۔ تحریک جدید یہی ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو اور محنت اور مشقت اور قربانی کا اپنے آپ کو عادی بناؤ۔ یہی سبق رمضان تمہیں سکھانے کیلئے آتا ہے۔ پس جس غرض کے لئے رمضان آیا ہے اس غرض کے حاصل کرنے کیلئے جدوجہد کرو.... ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیئے کے اس کا رمضان تحریک جدید والا ہو اور تحریک جدید رمضان والی ہو۔ رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والی ہو۔ پس جب میں نے کہا کہ رمضان سے فائدہ اُٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں سمجھایا ہے کہ تم تحریک جدید کے اغراض ومقاصد کو رمضان کی روشنی میں سمجھو۔ اور جب میں نے کہا کہ تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں میں نے تمہیں یہ کہا ہے کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اوپر وارد رکھو اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ ۴ نومبر ۱۹۳۸)

اسی ضمن میں 11 نومبر 1938ء کو ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور رضی اللہ عنہ نے جماعت کو چندہ دہندگان تحریک جدید کیلئے بطور خاص دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

’’رمضان کا جو آخری عشرہ آنے والا ہے اس کو تحریک جدید کے متعلق سابق قربانیوں کیلئے شکریہ اور آئندہ کے لئے طاقت کے حصول کیلئے خرچ کرو۔ جن کو گزشتہ سالوں میں قربانی کی توفیق ملی ہے وہ اس کیلئے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں اور ہر ایک دعا کرنے والا اللہ تعالیٰ سے ہر قربانی کرنے کے لئے دعا کرے کہ اس نے شوکت دین اور مضبوطی سلسلہ کیلئے جو قربانی کی ہے اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس پر اپنے فضل اور رحمتیں نازل کرے۔ اور اس کے لئے اپنی محبت اور برکات کا نزول فرمائے۔ اسی محبت اور اخلاص کے مطابق جس کے ساتھ اس نے خدا کی راہ میں قربانی کی تھی۔ آمین۔‘‘ (الفضل 15 نومبر 1938ء صفحہ نمبر 4)

بمطابق اعلان روزنامہ الفضل قادیان 29 نومبر 1938 مخلصین جماعت کا تحریک جدید کے آغاز سے ہی یہ تعامل رہا ہے کہ وہ ہمیشہ ماہ رمضان کے وسط تک اپنے وعدہ جات چندہ تحریک جدید کی صد فیصد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس اب جبکہ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ایک بار پھر بے شمار آسمانی رحمتوں اور برکتوں کے حامل اس ماہ مقدس میں قدم رکھنے والے ہیں جملہ معاونین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنی شاندار جماعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے 20 رمضان المبارک یعنی 19 جولائی تک اپنے واجبات کی مکمل ادائیگی کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جملہ ضلعی ومقامی امراء کرام، صدران وسیکرٹریان تحریک جدید اور مبلغ انچارج صاحبان سے بھی گزارش کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی اپنی اپنی جماعتوں کے صد فیصد ادائیگی کنندگان کی فہرستیں 19 جولائی سے پہلے پہلے بذریعہ ڈاک اور 25 جولائی تک بذریعہ فیکس یا ای میل وکالت مال تحریک جدید قادیان کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ تا تمام جماعتوں کی یکجائی فہرست 29 رمضان کی اجتماعی دعا کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جاسکے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 20

ہے جو بندہ اپنے گناہوں اور غلطیوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کو کھو دیتا ہے تو خدا تعالیٰ کو اس کا ایسا دکھ ہوتا ہے جیسا اس عورت کو اپنے بچے کے کھوئے جانے کا۔ اور پھر جب بندہ توبہ کر کے واپس آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ خوشی پہنچتی ہے جتنی اس عورت کو اپنے بچے کے ملنے سے پہنچی۔ تو ہمارا خدا ہمیشہ بخشنے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ ہم بھی اس کی بخشش کو ڈھونڈنے کے لئے تیار ہوں اور نکلیں۔

پس جب ایسا پیارا ہمارا خدا ہے تو کس قدر ہمیں قربانی کر کے اس کی طرف بڑھنے کی ضرورت ہے کس قدر اس کا عبد بننے کی ضرورت ہے۔ پس اس بابرکت مہینے میں ہمیں اس ستار العیوب اور غفار الذنوب خدا کی طرف دوڑنے کی ضرورت ہے۔ اس کے آگے جھکنے کی بھرپور کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ شیطان ہر کونے پر کھڑا ہمیں اپنے لالچوں میں گرفتار کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے لیکن ہم نے اس سے مقابلہ کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہوئے اس کے ہر حملے سے بچنا ہے اور اسے ناکام کرنا ہے اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بنانا ہے۔ تبھی ہم رمضان سے حقیقی رنگ میں فیضیاب ہو سکیں گے۔ ہم اپنی دعاؤں کو صرف اپنی ذات یا اپنے قریبیوں تک محدود نہ رکھیں بلکہ اس کو بہت زیادہ وسعت دینے کی ضرورت ہے تبھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت میں ہونے کا حق ادا کر سکتے ہیں تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکر گزار ہو سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت میں شامل فرما کر کیا ہے۔ ہمارا کام اپنے آپ کو اس جماعت میں شامل کر کے ختم نہیں ہو گیا۔ احمدی بننے کے بعد یہی کافی نہیں کہ ہم احمدی ہو گئے اور بیعت کر لی بلکہ بہت بڑی ذمہ داری خدا تعالیٰ نے ہم پر ڈالی ہے اور اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو دعاؤں کی طرف توجہ دلائی ہے تا کہ جماعتی ترقی میں ہم معاون و مددگار بن سکیں۔ ہم عاجز ہیں کمزور ہیں اپنی غلطیوں کا اعتراف کرتے ہیں۔ اپنی نا اہلیوں کا بھی اعتراف کرتے ہیں لیکن ان سب کے باوجود ہم وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان مقصد کے حصول کی ذمہ داری ڈالی ہے اور یہ ذمہ داری بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کئے ادا نہیں ہو سکتی۔

پس ہمیں دعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہم تو کمزور بھی ہیں عاجز بھی ہیں کام بہت بڑا ہے اور صرف ہماری کوششیں پورا تو نہیں کر سکتیں۔ ہاں ہم تیرے حکم کے ماتحت ہر قربانی کے لئے تیار ہیں لیکن تو بھی اپنے فضل سے انہی مخفی ذرائع کو ظاہر کر اور ہماری تائید میں لگا دے جو تو نے اس مقصد کے پورا کرنے کیلئے مقرر فرمائے ہیں تا کہ یہ ناممکن کام ممکن ہو جائے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ظاہری آلہ بنایا ہے ورنہ اصل آلۂ کار جس نے دنیا کو فتح کرنا ہے وہ کوئی اور آلہ ہے لیکن ایک درد ان فتوحات کو حاصل کرنے کے لئے ہمارے دلوں میں بہر حال ہونا چاہئے اور وہ درد دعاؤں کی صورت میں ہمارے دلوں سے نکلنا چاہئے۔

پس ان دنوں میں بہت دعائیں کریں۔ اپنے لئے بھی ایک دوسرے کے لئے بھی اور جماعت کی ترقی کے لئے بھی اور دشمن کی ناکامیوں اور نامرادیوں کے لئے بھی۔ اللہ تعالیٰ کے جلال اور شان کے ظہور کے لئے بھی۔ دنیا خدا تعالیٰ کے وجود سے انکاری ہوتی جا رہی ہے خدا کرے کہ اللہ تعالیٰ کو پہچاننے والی بنے۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں اور غلطیوں کو معاف فرمائے اور ہمارے اندر بھی ایسی طاقت پیدا کر دے جس سے کام لیتے ہوئے ہم اسلام کو دنیا کے تمام ادیان پر غالب کر سکیں اور ہم میں سے ہر ایک اسلام کا سچا خادم بن جائے اور دنیا کی خواہشات ہمارے لئے ثانوی حیثیت اختیار کر لیں۔ ہمارے دل اس جذبے سے لبریز ہوں کہ ہم نے دین کو بلند کرنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال اور صلاحیتوں میں ایسی طاقت اور قوت پیدا فرما دے کہ دشمن کی طاقت اور قوت ہمارے مقابلہ میں ہیچ اور ذلیل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہماری خطاؤں کو نہ صرف معاف کرے بلکہ ہمارے دلوں میں گناہوں سے ایسی نفرت پیدا کر دے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو کبھی توڑنے والے نہ ہوں۔ ان لوگوں میں شامل ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم لوگ بھی میرے حکموں پر عمل کرو مجھ پر ایمان کامل کرو۔ نیکیوں اور بھلائیوں سے ہمیں محبت پیدا ہو جائے تقویٰ ہمارے دلوں میں مضبوطی سے قائم ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور عشق ہماری غذا بن جائے۔ ہمارا ہر عمل اور ہمارا ہر قول و فعل اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہو جائے اور جب ہم اس کے حضور حاضر ہوں تو اپنی رضا کا پروانہ ہمیں دینے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ رمضان ہمیں حقیقت میں یہ سب کچھ حاصل کرنے والا بنا دے۔

☆......☆......☆

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 25 June 2015 Issue No. 26

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

تقویٰ ہمارے دلوں میں مضبوطی سے قائم ہوجائے اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور عشق ہماری غذا بن جائے۔ ہمارا ہر عمل اور ہمارا ہر قول و فعل اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہو جائے اور جب ہم اس کے حضور حاضر ہوں تو اپنی رضا کا پروانہ ہمیں دینے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ رمضان ہمیں حقیقت میں یہ سب کچھ حاصل کرنے والا بنادے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 19/جون 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج جمعہ کا بابرکت دن ہے اور رمضان کے بابرکت مہینے کا پہلا روزہ ہے۔ پس آج کا دن بے شمار برکتوں سے شروع ہونے والا دن ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے بابرکت دن ہونے کی اہمیت کے بارے میں یہ خبر دی اور ہمیشہ کے لئے یہ خبر ہے کہ اس دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں مؤمن اپنے رب کے حضور جو دعا کرے وہ قبول کی جاتی ہے۔ اور پھر رمضان کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ کی رحمت اس مہینے میں خاص جوش میں آتی ہے اور مؤمنوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کی بارش ہوتی ہے لیکن ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فضلوں کو جذب کرنے کے لئے بعض شرائط بیان فرمائیں کہ نہ ہی ان دنوں میں بیہودہ باتیں ہوں نہ شور وشر ہو نہ ہی گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑا ہو۔ ہر برائی کے جواب میں روزے دار کا یہ جواب ہونا چاہئے کہ میں روزے دار ہوں اور میں خدا تعالیٰ کی خاطر ان تمام شرور سے بچتا ہوں اور جب یہ حالت ہوگی تو حقیقی رنگ میں روزے کا بھی علم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان کو قبولیت دعا کے مضمون کے ساتھ اس طرح باندھا ہے فرمایا وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ۔ کہ جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو بتا دے کہ میں ان کے پاس ہوں جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہئے کہ وہ دعا کرنے والے بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

پس رمضان کے مہینے میں جو جمعے آتے ہیں ان کی اہمیت دوگنی ہوجاتی ہے۔ دن بھی قبولیت دعا کے دن ہیں اور راتیں بھی قبولیت دعا کی راتیں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں نہیں پتا کہ کون سی گھڑی قبولیت دعا کی گھڑی ہے اس لئے دن بھی اور راتیں بھی دعاؤں میں گزارو۔ پس ان دنوں سے ہمیں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہئے۔ ایک تو رمضان میں عموماً کہ اس میں شیطان کو باندھ کر خدا تعالیٰ نے جنت کے دروازے کھول دیئے ہیں اور بندوں کے قریب آ گیا ہے اور پھر رمضان کے جمعوں سے بھی بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے لیکن سب سے اہم دعا جو ان دنوں میں کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ انتہائی عاجزی سے اور خالص ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا انسان کرے کہ اے اللہ مجھے صرف رمضان میں ہی نہیں بلکہ عام حالات میں بھی ان لوگوں میں شامل کر لے جن کی دعائیں رات کو بھی قبول ہوتی ہیں اور دن کو بھی قبول ہوتی ہیں تا کہ رمضان ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے والا ہو۔ تقویٰ پر چلانے والا ہو۔ میں مستقل ہدایت پانے والوں میں شامل ہوجاؤں۔

رمضان بے شمار برکتوں کا مہینہ ہے لیکن یہ برکتیں انہیں ملتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو قبول کریں اور ایمان میں بڑھیں۔ پس ہمیں یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ نیکی اور تقویٰ پر قائم ہوکر ہی ہم اپنے مقصود کو پا سکتے ہیں اور ذاتی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی ہمیں وہ پھل ملیں گے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقدر کئے ہوئے ہیں۔ انشاء اللہ اور جیسا کہ میں نے کہا ہم عاجزی اور انکساری دکھائیں گے اپنی غلطیوں کا اعتراف کریں گے اور پھر اللہ تعالیٰ کو پانے کی کوشش کریں گے تو پھر پھل بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے لگیں گے۔ انسان میں غلطیاں بھی ہوں۔ گناہگار بھی ہو۔ وہ قصوروار بھی ہو مگر جب تک اس کے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف رہے غلطیوں کا اعتراف کرتا رہے۔ تقویٰ دل میں ہو تو اللہ تعالیٰ گناہوں کو ڈھانپتا چلا جاتا ہے اور آخر کار ایک دن اسے توبہ کی توفیق دے دیتا ہے۔ پس سب سے زیادہ ان دنوں میں اپنے لئے اپنے رشتہ داروں کے لئے افراد جماعت کے لئے یہ دعا ہمیں کرنی چاہئے کہ ہم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ نصیب ہو۔ ایک دوسرے کے لئے جب ہم درد سے دعائیں کریں گے تو فرشتے بھی ہمارے لئے دعاؤں میں شامل ہو جائیں گے اور رمضان کی برکات کے حقیقی اور مستقل نظارے بھی ہم دیکھنے والے ہوں گے۔ تقویٰ کیا ہے تقویٰ خدا تعالیٰ کی خشیت اور خوف ہے اور جب تک ہم میں خدا تعالیٰ کا خوف اور خشیت رہے گی ہماری کمزوریوں اور گناہوں کی بھی خدا تعالیٰ پردہ پوشی فرماتا رہے گا اور ہم اس کی حفاظت میں رہیں گے۔

پس اس مہینے کی برکات سے فیض اٹھانے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کا عبد بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہماری نااہلیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو کچھ دیر کے لئے ٹالتا بھی ہے تو اس مہربان ماں کی طرح جو بچے سے اس کی اصلاح کی خاطر تھوڑی دیر کے لئے روٹھ جاتی ہے اور اس میں پھر سخت غصہ نہیں ہوتا لیکن جب بچہ ماں کی محبت کی وجہ سے اس کی طرف جاتا ہے تو ماں گلے بھی لگا لیتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ جو ماؤں سے بھی زیادہ بخشنے والا ہے وہ تو یہ دیکھتا ہے کہ کب میرے بندے میری طرف توبہ کرتے ہوئے آئیں اور میں انہیں معاف کروں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ پر اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنا خوش وہ شخص بھی نہیں ہوتا جسے جنگل بیابان میں اپنی گمشدہ اونٹنی مل گئی ہو۔ پس یہ رمضان کا مہینہ بھی اس لئے ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں رکھتے ہوئے اگر سارے سال کی کمزوریوں اور غلطیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف اس نیت سے آئے کہ وہ اس کی توبہ قبول کرے تو اللہ تعالیٰ دوڑ کر اس کو گلے لگاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص بالشت بھر میرے قریب ہوتا ہے میں اس سے گز بھر قریب ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ پس ایسا خدا جو ماؤں سے بھی زیادہ مہربان ہے اور جس نے توبہ قبول کرنے اور اپنے بندے سے خوش ہونے کے مختلف سامان کئے ہوئے ہیں اگر بندہ ان سے فائدہ نہ اٹھائے تو پھر یہ بندے کی بدقسمتی ہے اور سخت دلی ہے اس کی۔ اللہ تعالیٰ کی بندے سے محبت کا نقشہ گو ان مثالوں سے کھینچا گیا ہے لیکن حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا نقشہ ان مثالوں سے بہت عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ جس پیار اور محبت سے بندے کی طرف دیکھتا ہے اس کا نقشہ ہم کھینچ ہی نہیں سکتے۔ ان حدیثوں سے بھی واضح ہے کہ مثال دینے کے باوجود کہ حقیقت میں یہ مثالیں گو محبت کا ایک بلند ترین تصور قائم کرتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی بندے سے محبت تمہارے اس دنیاوی مثال کے تصور سے بہت اعلیٰ وارفع ہے اور اس کا احاطہ کرنا حقیقتاً مشکل ہے۔ اس محبت کی ایک اور مثال پیش کرتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی۔ بدر کی جنگ میں جب دشمن شکست کھا چکا تھا اور جنگ تقریباً ختم تھی اور کفار کے بڑے بڑے بہادر سپاہی اپنی سواریوں پر بیٹھ کر انہیں کوڑے مار کر جلد سے جلد میدان جنگ سے بھاگنے اور مسلمانوں سے دور پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے اس وقت ایک عورت میدان جنگ میں بغیر کسی خوف کے پھر رہی تھی اور اس پر ایک جوش اور جنون طاری تھا اور کبھی ایک بچے کو اٹھاتی اور کبھی دوسرے کو۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو دیکھا تو صحابہ سے فرمایا کہ اس عورت کا بچہ گم گیا ہے اور یہ اسے تلاش کر رہی ہے اور ماں کی محبت اس قدر غالب ہے کہ اس کو کوئی فکر نہیں کہ یہ میدان جنگ میں ہے اور یہاں ہر طرف تباہی مچی ہوئی ہے۔ وہ عورت اس طرح دیوانہ وار پھرتی رہی۔ جس بچے کو دیکھتی اسے گلے لگا لیتی لیکن جب غور کرتی تو اس کا بچہ نہ ہوتا پھر اسے چھوڑ کر آگے بڑھ جاتی۔ آخر کار اسے اپنا بچہ مل گیا اس نے اسے گلے لگایا اپنے ساتھ چمٹایا پیار کیا اور پھر دنیا جہان سے غافل ہو کر وہیں اسے لے کر بیٹھ گئی۔ نہ اس کو یہ فکر تھی کہ یہ میدان جنگ ہے نہ اسے یہ فکر تھی کہ یہاں لاشیں ہر طرف بکھری پڑی ہیں اس کو یہ خیال بھی نہ آیا کہ ابھی پوری طرح جنگ ختم نہیں ہوئی اور اسے بھی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے دیکھا کہ جب اس کو اپنا بچہ مل گیا ہے تو کس طرح اطمینان سے بیٹھ گئی لیکن اس سے پہلے جب بچے کی تلاش میں تھی تو کس طرح اضطراب کا اظہار ہو رہا تھا اور بے قرار ہو ہو کر دوڑ رہی تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی مثال اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں سے محبت کی ہے بلکہ وہ اس سے بھی زیادہ محبت رکھتا

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

فون نمبر: 1800 3010 2131
اس ٹول فری نمبر پر فون کرکے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں
شعبہ نورالاسلام کے اوقات
روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad